بادشاہ بننا چاہئیے ہو یا ولی

(یعنی ترجمہ اردو کتاب)

سر العالمین وکشف ما فی الدارین

الملقب

سر المکنون

مصنفہ

زین الدین حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد

محمد بن محمد غزالی

حسب فرمائش مینیجر اے آر اینڈ کمپنی

بازار سریانوالہ لاہور

در رفاہ عام سٹیم پریس لاہور مطبوع گردید

جن اصحاب

کے پاس یہ کتاب پہنچے اور وہ بھی ہماری طرح اسے
حقیقتاً مفید و کارآمد خیال فرماویں تو ان پر لازم
ہے کہ کم ازکم دس خریدار ضرور اس کتاب کے
پیدا کریں۔ اور احباب کو بھی اس کی اشاعت
میں سعی کرنے کی ترغیب فرماویں +

اور اگر کوئی صاحب کاہلوں اور بے ہمتوں کو
خود خرید کر مفت نذر کردیں تو خدا اُن کو اجر دیگا +

منیجر اے۔ آر۔ اینڈ کمپنی بازار سریانوالا
لاہور

فہرست مضامین کتاب بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

(یعنی ترجمہ اردو کتاب)

سر العالمین و کشف ما فی الدارین الملقب بسر المکنون

(تمت)

مینیجر دواخانہ تریاق صحت متصل طویلہ شاہنواز خاں لاہور

ڈاکٹری سنیاسی اور بیدک و یونانی طب کا نچوڑ

طلسمی گولیاں

جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے یہ بینظیر گولیاں ہر قسم کی بلغمی۔ صفراوی۔ سوداوی۔ دموی امراض و نقائص کو دُور کر کے دماغ کو طاقت حافظہ کو ترقی۔ اعصاب کو قوت۔ جگر و طحال۔ گردہ و مثانہ کی اصلاح۔ معدہ کو تقویت۔ دل کو قوی و مسرور۔ روح کو انبساط۔ چہرہ کو بشاش و سرخ۔ بدن مضبوط و چست بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ **علاوہ** برآں جوانی کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کر کے از سر نو **قوت رجولیت** و جوہر تولید کو قائم کر کے بے اندازہ ترقی دیتی ہیں۔ اور **امساک** تو ان کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ جریان و سرعت و انزال کی شکایت باقی رہ جاتی ہے نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے۔ ہر وقت دن عید رات شب برات معلوم ہونے لگتی ہے۔ مستورات کی مخصوصہ امراض کے لئے بھی از حد مفید ہیں۔ **کمال** یہ ہے کہ تریاق سے بڑھ کر زود اثر ہیں اور چند ہی روز کے استعمال سے طبیعت کو اس سطح پر پہنچا دیتی ہیں۔ کہ عمر بھر کے لئے انسان ادویہ سے خلاصی پا لیتا ہے یہ نہیں کہ جب تک کھاتے رہے فائدہ پھر وہی مصیبت۔ طاقتور اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کرا دینا ان کا معمولی کرشمہ ہے۔ عمر رسیدہ حضرات کے لئے خاص کر تیر بہدف ہیں۔ جو لوگ بہت سے معالجات اور سینکڑوں دوائیں کراتے تھک کر مایوس ہو گئے ہوں ایکدفعہ ہم کو ضرور آزمائیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ انشاءاللہ العزیز ان کو ضرور شفاء کلی حاصل ہوگی قیمت فی ڈبیہ پچاس گولی للعہ محصولڈاک ہر کل ہر کا مشتری ہوگا۔

ایک صد سالہ بزرگ کا مجربہ و آزمودہ

طلاء نادرہ

مردمی جیسی دولت کو کھوئے ہوئے خواہ کتنا ہی عرصہ گزر چکا ہو۔ اور اب مایوسی تک نوبت پہنچ چکی ہو۔ اور کتنے ہی علاج بے سود ثابت ہو چکے ہوں۔ کتنا ہی روپیہ برباد ہو چکا ہو۔ مگر خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو جئے اور ہمارا یہ نادر بے مثل طلاء منگوا لیجئے یہ طلاء چند ہی روز کے استعمال سے ہر قسم کی کجی کو دور کر دیتا ہے۔ پٹھوں کو از سر نو مضبوط اور کمزوری کو طاقت سے بدلنے و جوہر قوت و تولید بحال رکھنے میں ہتھیلی پہ سرسوں جمانے کا کام دیتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ نہ پٹی باندھنے کی ضرورت پڑیگی نہ تکلیف دیگا نہ بدبو ہے طبیعت تنگ ہوگی اور نہ آبلے اور چھالے سامنے ہونگے قیمت فی شیشی پہ محصولڈاک ہر کل ہر کا مشتری ہوگا۔ (اس دواخانہ کی جملہ خط و کتابت صیغہ راز میں رکھی جاتی ہے)

مینیجر دواخانہ تریاق صحت متصل طویلہ شاہنواز خاں۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

امام حجۃ الاسلام زین الدین ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی قدس اللہ اوحد فرماتے ہیں چونکہ میں نے اہل زمانہ کی ہمتوں کو مقاصد ظاہری و باطنی کے حاصل کرنے سے قاصر دیکھا اور بہت سے بادشاہوں نے مجھ سے یہ فرمایش کی کہ میں ایک بے نظیر عدیم المثل کتاب ایسی تصنیف کروں جو انکے واسطے حصول سلطنت و دولت اور کل مقاصد میں ممد و معاون ہو۔ پس مینے خدا تعالےٰ سے استخارہ کرکے یہ کتاب تصنیف کی اور سِرُّ الْعَالَمِیْنَ وَکَشْفُ مَا فِی الدَّارَیْنِ اسکا نام رکھا اور چند بابوں اور مقالات پر اس کو مرتب کیا اور ایسی حکمتوں اور ترکیبوں سے اس کتاب کو مزین کیا ہے جن کے ذریعہ سے انسان دینی اور دنیاوی عزت و حشمت اور سلطنت و دولت حاصل کرسکتا ہے۔ اور ایسے مضامین مفید تحریر کئے ہیں جو ہمت انسانی کو بلند کرکے ہر شخص کو حضیض ذلت سے اوج عزت کی طرف عروج کرنے کی رغبت دلاتے ہیں اور اس مطلب کی تحصیل کے واسطے میں نے نہایت کافی و وافی بیان کیا ہے اور اس کی ترتیب و تدبیر نہایت موزونیت

کی ہے پس یہ کتاب عالم اور زاہد اور بادشاہ سب کی رفیق ہے خصوصاً بادشاہ
کو اپنے لشکر کا دل خوش رکھنا اور اُن کو اپنی طرف وعظ و نصیحت کے ساتھ
جذب کرنا نہایت ضروری ہے۔ سب سے پہلے جس شخص نے اس کتاب کو
نقل کر کے مجھ سے مدرسہ نظامیہ میں لوگوں سے پوشیدہ میرے سفر سے
دوبارہ واپس آنے کے بعد پڑھا وہ زمین مغرب کا ایک شخص محمد[1] بن تومرت
اہل سلمیہ سے ہے اور اسی کے ذریعہ سے اُس نے سلطنت حاصل کرلی

یہ کتاب نہایت عزیز ہے اسکو ہر ایک کس و ناکس کے حوالہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ
اس کے اندر ایسے اسرار ہیں جنکا پوشیدہ رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ
عام لوگوں کی طبیعتوں کو ایسی باتوں سے نفرت ہوتی ہے۔ اور اس کتاب میں
ایسے نایاب علوم اور اشارات نفیسہ ہیں جو ایسے غوامض اسرار پر دلالت
کرتے ہیں جنکو سوائے کامل علماء کے کوئی نہیں جان سکتا اور نہ بجز فاضل
حکماء کے کوئی انکو پہچان سکتا ہے۔ اے ناظرین خدا تعالے تم کو اس کتاب
پر عمل کرنے کی توفیق دے کیونکہ وہ تمہاری سب مرادوں کے پورا کرنے پر
قادر ہے۔ مصنف کا کلام ختم ہوا۔

فقیر الی اللہ حسین واعظ عرض کرتا ہے کہ جب میں نے اس کتاب کو عزیز الوجود

---

[1] یہ بزرگ امام غزالی علیہ الرحمۃ کے نامور شاگردوں سے ہے اور اُس نے مراکو کے سلاطین
خاندان مرابطین سے ۵۲۴ھ میں سلطنت انہی تدابیر سے جو اس کتاب میں لکھی ہیں چھین لی اور چونکہ
یہ خود لاولد تھے لہذا انکے شاگرد خاص عبدالمومن کے خاندان میں ایک سو باون سال تک سلطنت رہی انکا
مفصل حال مع احوال خاندان عبدالمومن تذکرہ بہادران اسلام حصہ اول میں درج ہے
وہاں سے دیکھ لیں ہماری معرفت مل سکتا ہے۔

مینجر اے۔ آر۔ اینڈ کو۔ بازار سریانوالہ لاہور

مثل عنقاء مغرب کے نایاب دیکھا اور بہت لوگ اس بات میں شک کرتے تھے کہ یہ کتاب ہے بھی یا نہیں اور بہت سے اس کے منکر تھے کہ یہ کتاب ہو ہی نہیں اور حالت زمانہ کی یہ ہے کہ اہل علم کو لوگ نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور کرامت کو سحر و کہانت شمار کرتے ہیں جس کے سامنے اس کتاب کا ذکر ہوتا وہ نفرت سے منہ پھیر لیتا اور تکبر سے جواب تک نہ دیتا اپنی جہالت اور تکذیب کے غبار میں آنکھیں بند کیئے رہتا۔ آخر جب خلقت کی تکذیب و انکار اس حد تک پہونچا اور خدا تعالی کو اس کتاب کی شہرت و اشاعت منظور ہوئی تو غیب سے اُسکا سامان پیدا ہوا یعنے عالیجناب محمد بن علی بن منصور سید الوزراء معین العلماء والدالیتامی والفقراء سراپا بخشش و احسان حامی دین و ایمان خداء کریم تا ابدالآباد اُن پر رحمت فرمائے کیوں نہ ہو کیسے بزرگوں کی اولاد میں یعنے سید السادات ہیں اپنے بزرگوں کے نام روشن کرنے والے اور اپنے وقت میں اپنے جانشین ہیں اُنہوں نے اس کام پر کمر ہمت کو مضبوط کیا اور بلند ہمتی کے ساتھ اس کتاب کی تلاش و جستجو میں ساعد سعادت کو دراز فرمایا اور نہایت کوشش کے ساتھ قدیم کتبخانوں سے اس کتاب کو نکلوایا تاکہ جاہل غبی اس بات کو جان لے کہ وزیر صاحب موصوف عالی ہمت رضا الٰہی کے طالب ظاہر و باطن سے پاک و پاکیزہ اخلاق ہیں خدائے تعالے ہمیشہ اُنکے سر کو تاج کرامت کے ساتھ مزین اور دارین میں سرسبز اور مؤید و منصور رکھے اور صالحین و مسعودین کے اعلے درجہ میں پہونچائے۔ اس کتاب کے اندر تیئس مقالے ہیں

پہلا مقالہ

معلوم ہو کہ ملک ایک عظیم اور عقیم چیز ہے اور اسی کے واسطے ہر صالح اور طالح اور خاسر و رابح اور رادنے و اعلے میں قصے قضیے اور جھگڑے فساد پیدا ہوتے ہیں اور اسی کے سبب سے آپس میں حسد و بغض اور عداوت کی آتش مشتعل ہوتی ہے اور اس کام کے واسطے اصل ور مرتبہ اور تحصیل اور صبر اور علم اور تحمل بہت ضروری چیزیں ہیں اور سب سے بڑھ کر اصل اصول اس کام کے لئے بلند ہمتی کا ہونا ہے جیسا کہ معاویہ کا قول ہے ھُمُّوا بِمَعَالِی الْاُمُوْرِ لِتَنَالُوْھَا فَاِنِّیْ لَمْ اَکُنْ لِلْخِلَافَۃِ اَھْلًا فَھَمَمْتُ بِھَا فَنِلْتُھَا ترجمہ بڑے بڑے کاموں کا قصد کرو تاکہ وہ تم کو حاصل ہوں کیونکہ میں خلافت کا اہل نہ تھا مگر میں نے اس کا پورا قصد کیا لہذا وہ مجھکو حاصل ہو گئی شاہان سلف کے واقعات بھی تم نے سنے ہونگے کہ اُن میں سے کسی کو ماں باپ سے سلطنت نہیں پہونچی تھی بلکہ ہر ایک نے اپنی کوشش سے حاصل کی تھی۔ شعر

وَکَمْ نُزِعَ الْمُلْکُ مِنْ یَدِ وَارِثٍ مُسْتَحِقٍّ ... مِثْلَ اَھْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ وَسِوَاھُمْ

کتنی ہی سلطنتیں وارث مستحق کے ہاتھ سے نکل گئیں۔ مثل اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کے۔ ہم ذوالقرنین کا مختصر قصہ تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں اصلی نام ان کا صعب بن جبل ہے اور باپ ان کے جولاہے تھے اور ماں کا ان کی ہیلانہ نام تھا یمن کی قوم بنی حمیر میں یہ بحالت یتیمی گذران کرتے تھے ان کی ماں نے سنا کہ شہر قسطنطنیہ میں ایک کارخانہ ہے جس میں مختلف قسم کے کام لوگوں کو سکھائے جاتے ہیں وہ ان کو لیکر اس کارخانہ میں پہنچی

لہ اور بارہا ملک وارث مستحق کے ہاتھ سے چھینا گیا ہے، مثل اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کے ۱۲

سکندر نے وہاں بادشاہ کی تصویر دیکھی اور سب کاموں پر اسکو پسند کیا پھر ان کی ماں نے اسنے پوچھا کہ بیٹا تم اس کارخانہ میں کونسا کام پسند کرتے ہو سکندر نے شاہی تاج پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں تو اسکو پسند کرتا ہوں انکی ماں نے کئی بار ان کو دہوکا دیا مگر یہہ وہی کہے گئے یونان نے ان کو غور سے دیکھا اور پھر انکی ماں سے کہا کہ کیا تمہارا نام ہیلانہ ہے اور یہہ تمہارا بیٹا صعب بن جبیل ہے اُس نے کہا ہاں تب یونان نے ذوالقرنین سے اس مضمون کا عہد و پیمان لیا کہ میں اور میری آل و اولاد و سلطنت سب تمہاری امان میں ہے۔ کیونکہ تمہاری سلطنت کا سایہ شرق و غرب پر محیط ہوگا۔ یہہ ذوالقرنین کی ماں ان کو زمین بابل میں لائی اور کسی سے انکا حال بیان نہ کرتی تھی پھر ذوالقرنین نے تین خواب ایسے دیکھے جو خاص اُن کے کام کی دلیل اور اُن کی سعادت کے گواہ تھے۔ پہلا خواب یہہ دیکھا کہ زمین مثل روٹی کے ہے اور اُنھوں نے اس کو کھا لیا ہے اور دوسرا خواب یہ دیکھا کہ سمندر کو اُنھوں نے پی لیا ہے۔ اور اس کی کیچڑ تک کھا لی ہے۔ اور تیسرا خواب یہہ دیکھا کہ وہ آسمان میں چڑہے اور ستاروں کو توڑ کر زمین پر پہینکدیا ہے۔ اور سورج پر سوار ہو کر چاند کی پیشانی پکڑ لی ہے۔ پھر تب ذوالقرنین کی حضرت خضر سے ملاقات ہوئی اور یہ خواب بیان کیا تو اُنھوں نے ان کو بڑی مبارکباد اور عظیم الشان سلطنت کی حاصل ہونے کی خوشخبری دی اور کہا کہ ایک نہیں دو بلکہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے۔

اسی طرح اگر تم خیال سے دیکھو تو بہت سی اسی قسم کی مثالیں گذر چکی ہیں۔

اس واسطے تمکو لازم ہے کہ بلند ہمتی کے پرندہ پر سوار ہوکر آلات سلطنت حاصل کرو
تاکہ اسکی کیمیا تمہارے پاس موجود ہوجائے اور ایسے سچے اور صاحب علم وفضل
دوست تمہارے پاس مجتمع ہوں جو تمہارا راز کسی کے سامنے فاش نہ کریں اور
اس کتاب سر العالمین کے اسرار سے بخوبی واقف ہوں اور نیز کسی علم کیمیا کے
واقف کو بھی اپنا دوست بناؤ جو سرخ وسفید رنگ بنا کر روپیہ کی امداد تمکو پہنچائے
اور اگر ایسے دوست مہیا نہ ہوں اور ہر طرح سے تمہارا بازو کمزور ہو اور
مال بھی پاس نہ رکھتے ہو پس تم کو چاہیئے کہ خوب علم وفضل حاصل کرو اور ایک
گوشۂ خلوت اختیار کرکے زہد وتقوی کے رستہ پر چلو ۔ اور شاگردوں کو
سبق دینا اور مریدوں کو ارشاد وتلقین کرنا شروع کردو اور جہانتک ہوسکے
انکی تعداد کے بڑہانے میں کوشش کرو۔ اور وقتاً فوقتاً کرامتیں بھی ان کے
سامنے ظاہر کرو تاکہ سچے دل سے وہ تمہارے معتقد اور غلام بے زر خرید
ہوجائیں۔ اور صلاح وتقوی کا رستہ انکو تعلیم کرو اور اپنی عظمت
بطریق حکمت انکے دل میں خوب بٹھا دو۔ پھر جب وہ لوگ اس سبق کو خوب
یاد کرلیں تب لوگوں کی بداعتقادی اور فسق وفجور اور اپنے دشمن بادشاہ
یا حکام کے ظلم وستم پر اُن کی نظر دوڑانی شروع کرو اور مختصر طور سے ایسا
وقتاً فوقتاً سمجھاؤ کہ وہ کل منکرات سے متنفر ہوکر اُن کے قلع وقمع پر آمادہ
ہوجائیں۔ اور پھر ان شاگردوں کو یہ سبق پڑہاؤ کہ وہ ہر جگہ تم کو شہرت
دیں اور بڑے بڑے لوگوں کے دلوں میں تمہاری عظمت بٹھا کر ان کو تمہاری
خدمت میں حاضر کرکے تمہارا معتقد بنائیں ۔

پھر جب یہ تمہاری قلیل جماعت ہر طرح مطیع فرمان ہوجائے اور کچھ قوت

پکڑلے تب تم خاص خاص لوگوں سے نرمی اور رفاقت اور نصیحت کا برتاو ا
کرو اور جو لوگ تمہارے اعتقاد یا مقصد کے برخلاف ہوں اُن سے مباحثہ اور
مجادلہ کرتے رہو اور جو سخت طبیعت اور حاسد ہوں اُن سے سختی کے ساتھ پیش آؤ
دیکھو اسلام کی ابتدا کس طرح ہوئی ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو پہلے پہل یہ حکم ہوا قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ تک یعنی کہدو اے کافرو میں انکی عبادت نہ کرونگا جنکی تم عبادت
کرتے ہو اور نہ تم اُسکی عبادت کرنیوالے ہو جسکی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنیوالا ہوں جسکی
تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اُسکی عبادت کرنیوالے ہو جسکی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے واسطے تمہارا دین اور
میرے واسطے میرا دین ہی پھر جب اسلام فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ
یعنے جب تم کافروں کے مقابل ہو تو اُن کی گردنیں مارو۔ اور کمزوری کیوقت
صلح کرکے جزیہ لینے کا حکم ہوا وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا یعنے اگر وہ
صلح کی طرف مائل ہوں تب تم بھی صلح کو اختیار کرلو۔ پھر جب اقبال اسلامی
کی ہوا چلی اور ترقی کا خیمہ مسلمانوں پر سایہ افگن ہوا تو حکم پہونچا مَا کَانَ لِنَبِیٍّ
اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ یعنے نبی کو یہ لائق نہیں ہے کہ اُن
کے پاس قیدی ہوں اور وہ ان کو فدیہ لیکر چھوڑدیں یہانتک کہ زمین میں
خوب خون بہاویں۔

سلطنت کے طالب کو بھی وتیرہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ہر شخص سے اس کی عقل
کے موافق گفتگو کرے اور عدل و انصاف میں کسی اپنے یا بیگانے کا پاس و
لحاظ نہ کرے۔ لشکر کو وقت پر تنخواہ بانٹے اور ہر مشکل کام کے وقت انعام

واکرام کا امیدوار کرے اور وعدہ کا کسی ادنے شخص سے بھی خلاف نہ کرے اہل فضل کی تعظیم و تکریم بجا لاے مظلوم کے نقصان کی مکافات کرے اور انصاف میں اپنی ذات اور دوسرے کو برابر جانے اور اپنے ملازموں حاکموں یا عاملوں کی تنخواہیں اس قدر مقرر کرے کہ وہ خرچ کے محتاج نہ رہیں ورنہ رشوت کا سلسلہ اُن کے اندر جاری ہو جائیگا اور تمہارا ظلم رعایا میں ظاہر ہوگا اور لوگ تم سے بد دل ہو جائیں گے اور ظاہر و باطن میں تمہارے خلاف کارروائیاں کریں گے

معلوم ہو کہ تمہارے اغراض کے برخلاف مظلوم کی ہمت اور اس کے دل کی بددعا بہت کافی و وافی ہوتی ہے۔ جیسے کہ باران طلبی کے وقت اہل زمین کی دعا اور ان کی دلی خواہش کا اثر آسمان پر ہویدا ہوتا ہے اور مینہ برسنے لگتا ہے۔ سلطان محمود بن سبکتگین نے اپنا ایک ایلچی ہندوستان کے راجہ کے پاس یہ بات دریافت کرنے بھیجا کہ باوجود اس بات کے کہ تم لوگ منکر صانع اور رسولوں کی تکذیب کرنے والے ہو پھر تمہاری عمریں اس قدر دراز کیوں ہوتی ہیں اور ہم لوگ باوجودیکہ خدا پر ایمان رکھنے والے اور رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں اور ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اس کا کیا سبب ہے۔ راجہ نے سلطان کے ایلچی سے کہا کہ میں تم کو اس بات کا جواب اسوقت دونگا جب یہ پھلدار درخت جو تمہارے سامنے ہے خود بخود گر پڑے گا۔ پھر ایلچی کو ایک مکان میں فروکش کر کے بہت اچھی طرح سے ان کی دعوت اور مہمانی کا حکم دیا اب ایلچی صاحب اس فکر میں ہیں کہ دیکھا چاہیے کب یہ درخت گرتا ہے جو میں جواب لیکر واپس جاؤں اور خدا کرے کہ جلدی

یہ درخت گرے پھر تھوڑے ہی دن گذرے تھے جو ایک روز اس درخت کے گرنے
کی آواز آئی اور لوگ دوڑتے ہوئے اس درخت کے پاس گئے راجہ صاحب
بھی آئے اور ایلچی صاحب بھی تشریف لائے جس وقت راجہ نے ایلچی کو دیکھا
کہا بس آپ تشریف لیجائیے آپ کا یہی جواب ہے کہ یہ درخت گر پڑا اپنے
سلطان سے کہنا کہ جب ایک شخص کی ہمت نے پھلدار درخت کو گرا دیا
تو پھر مظلوموں کی ایک جماعت کی ہمت ظالموں کے قلع وقمع میں کیوں نہ
اثر کرے گی اور نیز مظلوموں کی دعا ابر کے اوپر پہونچتی ہے۔
بعض قدیم کتابوں میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے اگر میں ظالم سے بدلہ نہ لوں تو
میں خود ظالم ہوں۔ اور بعض آثار میں وارد ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے اس
شخص کی بد دعا سے ڈرو جسکا میرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے
اور اے طالب سلطنت تم کو معلوم ہو کہ عدل کرنا اور بوقت ضرورت لوگوں
کے دلوں میں اپنی ہیبت قائم کرنے کے واسطے دشمنوں کو قتل کرنا اور سولی
دینا یا زخمی کرنا یا اور اقسام کی تکالیف سے اُن کو ستانا ملک اور رعایا میں
امن اور دلوں میں اطمینان پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بادشاہ زمین میں خدا کا
سایہ ہے ہر مظلوم اپنی دادرسی کے واسطے اسکی خدمت میں حاضر ہوتا
ہے اور ہر چیز کو اس کے موقع پہ کرنا نہایت موزون اور مناسب بلکہ اکثر
اوقات واجب ہوتا ہے اور مفسدوں کے قتل و غارت کرنے سے غریبوں
کی جانیں بچتی ہیں خدا فرماتا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي
الْأَلْبَابِ یعنے اے اہل عقل تمہارے واسطے قصاص میں زندگی ہے
کیونکہ اپنے قتل ہونے کے سبب سے کوئی شخص دوسرے کو قتل نہ کرے گا اور

یہی باعث زندگی ہے۔ عمرو بن عاص جو بدری صحابی تھے معاویہ کو اُنہوں نے افعال قبیحہ پر اپنے عقائد لامیہ اور لونیہ میں بہت زور شور سے آمادہ کیا ہے چنانچہ ایک جگہہ کہا ہے ؎ مُعَاوِیَ فِی الْخَلْقِ لَاتَعْدِلِیْ ۔ یعنے اے معاویہ خلقت میں عدل سے کام نہ لو۔ اور دوسری جگہہ کہا ہے ؎ مُعَاوِیَ اِنِّیْ لَمْ اُبَایِعْکَ فَلْتَۃً ۔ یعنے اے معاویہ میں نے تیری بیعت دفعتہً بغیر سوچے سمجھے نہیں کی ہے۔ اور ایک اور جگہہ کہا ہے ؎ اَفْتِكْ وَلَوْ مَرَّةً فِی الدَّهْرِ وَاحِدَةً ۔ زمانہ میں دل کھول کر جس کام کو کرنا چاہتا ہے کرلے چاہے ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو۔

اور حصول سلطنت کا ایک اور طریق مال کا بکثرت خرچ کرنا ہے۔ اور ایک اور طریق یہ ہے کہ خوب شمشیر زنی کرے مگر اس کے واسطے اپنے لشکر کا دل ہاتھہ میں رکھنا اور مظلوم کی دادرسی کرنی بہت ضروری ہے۔ اور جو چیزیں اوقاف کی قسم سے ہیں خواہ وہ کسی مذہب و ملت کی ہوں ان سے معترض ہونا نچاہیئے اور یہ بات بھی تم کو لازم ہے کہ ایک وقت رعایا کی نگرانی کا اور ایک وقت لشکر کے معاینہ کا مقرر کرو۔ کیونکہ تمہاری غفلت سے رعایا کے اندر ظلم پھیل جائے گا۔ اور سب حکام و عمال حرام خور ہو جائیں گے اور بچشم خود دفتروں کو دیکھا کرو اگر دن کو فرصت نہ ہو تو عشا کے وقت منشیوں نے جو کچھ دن کو لکھا ہے اُس کو دیکھ لیا کرو تاکہ وہ تمہارے خوف سے کچھ تغیر و تبدل نہ کر سکیں۔ کیونکہ بہت سے مظلوم بادشاہ کی غفلت کے باعث اپنے حق سے محروم رہجاتے ہیں۔ اور اگر تم یہ چاہو کہ کوئی حال تم سے پوشیدہ نہ رہے تب تم اپنی زندگانی اس طریقہ سے گذارا کرو جو دوسرے مقالہ میں مذکور ہے

✤

دوسرا مقالہ طرز زندگانی کے بیان میں

اے بادشاہ تمکو لازم ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ اور پھر اشراق کی نماز کے بعد اپنے گھر کے لوگوں کو یا ملازموں کو یا جس جس کام کے واسطے کہنا سننا ہو کہہ سُنکر گھوڑے پر ہتیار لگاکر سوار ہو اور خبر اخبار معلوم کرنے کے واسطے شہر میں گشت کرو تاکہ کوئی مظلوم یا پریشان حالت شخص تمکو ملے تو تم اُس کی دادرسی کرو اور ہتیار لگانے کی ضرورت یہ ہے کہ کوئی دشمن تمپر حملہ نہ کر سکے۔ پھر اس گشت سے فارغ ہو کر اپنے دیوان عام میں بیٹھکر مقدمات فیصل کرو اور خط خطوط کے جواب لکھواؤ ایلچیوں سے گفتگو کرو اور دیوان عام میں اپنے سامنے لوگوں کی دو صفیں دائیں اور بائیں بٹھاؤ اور بیچ کا میدان کھلا رکھو تاکہ کوئی مظلوم یا دشمن وغیرہ تمہاری نظر سے پوشیدہ نہ رہے اور جس شخص پر تم کو شبہ ہو اُس کے حال کو خوب دریافت کرو اور ایسے شخص کو اپنی خدمت میں نہ رکھو جس کے حال سے تم واقف نہ ہو بلکہ ایسے شخص سے خدمت لو جسکی نیک بختی تم کو معلوم ہو یا کوئی معتبر شخص اُسکا ضامن ہو یا وہ شخص تمہارا معتقد ہو۔ اور ایک گروہ اہل علم وفضل اور تجربہ کاروں اور متقی وزیروں اور اہل رائے کا تمہارے پاس رہنا چاہیئے نالائق اور خائن لوگوں سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ جو شخص اپنی جان پر امین نہ ہوگا وہ دوسرے کے حق میں کیا امانداری کرے گا

پھر ظہر کے وقت سے پہلے دیوان عام سے اٹھکر محل میں جاؤ اور لشکر کے واسطے کھانا تقسیم کرنے کا حکم کرو اور اپنے اقربا اور عزیزوں کو بلواکر اُن کے ساتھ

دستر خوان پر کھانا کھاؤ اور بادشاہوں کے واسطے باورچی بھی بہت امین ہونا چاہیئے
اور سب سے پہلے اسی کو اس کھانے میں سے لقمہ کھلانا چاہیئے پھر جو لوگ کھانا لائے
ہوں انکو لقمے کھلانے چاہئیں پھر جو شخص دستر خوان پر کھانا چُنے وہ بھی لقمہ کھائے
جب سب طرح سے اطمینان ہوجائے اُس وقت بادشاہ کو ہاتھ ڈالنا چاہیئے اور یہ
احتیاط اس واسطے ہے کہ شہریار بن زاد آدھا سیب کھانے سے مرگیا تھا اور
ساسان نے شراب کا آدھا پیالہ پی کر جان دی اور حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کو بکری کی دست میں زہر ملا کر کھلایا گیا۔ اور ابو لؤلؤ نے چھری کو زہر آلود
کرکے حضرت عمرؓ کو اس کے ساتھ شہید کیا۔ اور عبدالرحمن بن ملجم نے تلوار
کو زہر آلود کرکے حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کو زخمی
کیا اور اسی سے آپ کی شہادت ہوئی اور جعدہ بنت جعدہ بن کعب عباسی
نے اپنے خاوند حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا اور یہ بکر زہر
خورانی کا شامیوں کی طرف سے تھا جو دانہائے انگور میں جو دُھلے ہوئے نہ
تھے آمیز کرکے دیا گیا تھا انکے علاوہ اور ہزاروں اس قسم کی مثالیں زمانہ میں
موجود ہیں لہذا بادشاہ کو لازم ہے کہ اپنے کھانے اور پینے اور پہننے اور
سونے میں زہر کا بہت خیال اور احتیاط رکھے یہانتک کہ اپنے بچھونے کا
رومال بھی بہت احتیاط سے رکھے اور اپنی سلطنت میں اور دنیا کے غیر
ممالک میں بھی مخبروں کو مختلف لباسوں اور طرز وروش کے ساتھ روانہ
کرے تاکہ ہر قسم کی خبریں ہر ملک سے ان کو پہونچتی رہیں مثلاً کوئی مخبر صوفی
بنا ہوا ہے کوئی فقیر ہے کوئی دکاندار ہے کوئی سوداگر ہے۔
ہارون رشید عباسی کے پاس بہت سو مخبر تھے جو تمام ممالک دنیا سے اُس کو

خبریں پہونچا یا کرتے تھے اور کل بادشاہوں کا یہی طریقہ ہے۔

تیسرا مقالہ

بادشاہ کو چاہیئے کہ پہلے نصف شب میں قضاء مہمات اور پوشیدہ واقعات سننے کے واسطے بیدار رہے اور قدرے دن کو دوپہر کے وقت سو رہے کیونکہ اس سے رات کے جاگنے پر بہت بڑی مدد ملتی ہے اور آخر رات میں سو رہنے سے پہلی رات میں جاگنے کی تھکان جاتی رہتی ہے۔ اور حمام سے جلد فارغ ہو جانا بہت بہتر ہے۔ اور موافق مزاج کے کسی شربت کا استعمال رکھنا بھی ضروری ہے۔ بادشاہ کو یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اپنی متعلق خطوط کے جواب یا فرمانات جو منشی سے لکھوائے ایک نظر خود بھی الکاملا حظہ کر لیا کرے کیونکہ کاتب کی بعض غلطیوں سے سخت فساد پیدا ہو جاتے ہیں دیکھو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ جو محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔ اسی قسم کی غلطی سے تھا یہ واقعہ بہت مشہور اور کتب سیر میں موجود ہے۔

بادشاہ کو لازم ہے کہ کسی لونڈی یا حرم کو اپنی بیوی پر فضیلت نہ دے کیونکہ اس سے حسد کی آگ بھڑکتی ہے اور نتیجہ بد ظاہر ہوتا ہے اور نیز قیام امن میں کسی اپنے یا بیگانے کا پاس و لحاظ نہ کرے بلکہ اپنی ذات کو بالکل تنہا سمجھے کہ کوئی اسکا نہیں ہے جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے ؎

فَلَمْ تَزَلْ قِلَّةُ الْاِنْصَافِ قَاطِعَةً ... بَيْنَ الْاَنَامِ وَلَوْ كَانُوْا ذَوِيْ رَحِمٍ

اور جو اس کے باپ کے دوست آشنا ہیں اُن کے واسطے تواضع اور خوش اخلاقی سے پیش آیے اگرچہ وہ غریب و فقیر ہوں اور اپنے ان دوستوں سے بھی

جو سلطنت حاصل ہونے سے پہلے کے ہیں تعظیم اور محبت کا برتاو ارکہے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں ایک یہودیہ حاضر ہوتی تھی جب وہ آتی آپ اُس کے واسطے کھڑے ہوجاتے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے ایک روز عرض کیا کہ آپ ایک یہودی عورت کے واسطے کیوں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا یہ عورت خدیجہ رضہ کے وقت سے ہمارے پاس آتی ہے یعنے ظہور اسلام سے پہلے سے یہ بات حضور کے لطافت اخلاق سے ہے بادشاہ کو بھی اپنے اخلاق ایسے ہی رکھنے چاہئیں ؎

لَا تُلْقِ فِی بِئْرٍ شَرِبْتَ زُلَالَھَا	اُجْرَۃً فَیُقَالُ اِنَّکَ غَادِرُ

چوتھا مقالہ

ترتیب خلافت کے بیان میں

خلافت نص کے ساتھہ ثابت ہوا اور دلیل اسکی یہ آیت ہے قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَھُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا عرب کے ان لوگوں سے جو پیچھے رہنے والے ہیں کہدو کہ عنقریب تم ایک خوفناک قوم کے مقابلہ کیطرف بلاے جاوگے جن سے تم لڑو یا وہ صلح کرلیں پس اگر تمنے اس حکم کے بجالانے میں اطاعت کی تو خدا تم کو اچھا ثواب دے گا اور اگر تمنے اسی طرح پیٹھہ پھیری جیسیکہ پہلے پھیر چکے ہو تب وہ تم کو سخت عذاب کرے گا۔

رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیق رض نے اطاعت کیطرف بلایا اور لوگوں

ؔ؎ جس کوئیں کا تونے پانی پیا ہے اس میں اینٹ نہ ڈال ورنہ تجھ کو غدر کرنیوالا کہا جائیگا۔

نے اُن کی اطاعت قبول کی اور بعض مفسرین اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں وَ
اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا یعنے جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے پوشیدہ
بات کہی حدیث میں ہے کہ حضور نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا تھا کہ اے حمیرا تمہارا
باپ میرے بعد خلیفہ ہوگا اور ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ جب ہم آپ کو
نہ پاویں تو کس کے پاس جاویں آپ نے ابوبکر صدیق کی طرف اشارہ فرمایا اور
نیز ابوبکر رضہ نے حضور کی حیات میں مسلمانوں کی امامت کی اور امامت دین
کا ستون ہے یہ تو ان لوگوں کا بیان ہے جو نص سے اس کو ثابت کرتے ہیں
پھر یہ لوگ تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضہ پہلے خلیفہ ہوتے تو
ان تینوں خلفاء کو خلافت نصیب نہ ہوتی اور نہ انکو فتوحات اور مناقب
نصیب ہوتے اور حضرت علی رضہ کے چوتھے خلیفہ ہونے سے انکی شان میں کوئی
فرق نہیں آتا جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے سے
آپ کی شان میں فرق نہیں آیا انکے بعد بنی امیہ نے حکمت سے حکومت لے
لی انسے بزور بازو عباسیوں نے چھین لی۔

پس اے سلطنت کے طالب اپنا سامان درست کر اور اپنی حالت کو آراستہ
بنا اور خوب مال خرچ کر اور صبر کے ساتھ کام لے اور لوگوں کو اپنی طرف
منجذب کر اور جہانتک ہوسکے صلاحیت سے کام لے

پانچواں مقالہ

امور سلطنت کی ترتیب وتدبیر میں

جب تم سلطنت پر قابض ہوجاؤ اور مال وخزانہ کثرت کے ساتھ تمہارے تصرف
میں آئے تب تم لوگوں سے اپنی اطاعت پر بیعت اور عہد وا ثق لو اور خوش بیان

لوگوں کو مقرر کرو کہ لوگوں کے سامنے تمہاری اطاعت کے وعظ کہیں اور انکی دلوں کو تمہاری طرف راغب بنائیں شعر

اِذَا هَبَّتْ رِيَاحُكَ فَاغْتَنِمْهَا ۔ فَاِنَّ لِكُلِّ خَافِقَةٍ سُكُوْنٌ
وَلَا تَغْفُلْ عَنِ الْاِحْسَانِ يَوْمًا ۔ فَمَا تَدْرِي السُّكُوْنُ مَتٰى تَكُوْنُ

اور بہت جلد اپنی سلطنت میں رستو اور پل تیار کراؤ تاکہ ضرورت کیوقت تمکو اپنے سے گذرنا آسان ہوا اور اگر تم کسی زوردار شخصکو دیکھو تو طرح طرح کے معالجوں کے ساتھ اسکا علاج کرو اور سب سے آخر دوا داغ دینا ہے۔ اور تم کو یہ بھی ضروری ہے کہ لشکر کی تعداد اور رعایا کی مردم شماری خوب معلوم رکھو اور آمد و خرچ کا حساب سب تم کو معلوم رہنا چاہیئے اور سال میں تین بار لشکر سے قواعد کی مشق کرایا کرو۔ اور چارسو سپاہی بڑے جانباز اور خیر خواہ اپنی اردلی میں رکھو۔ اور اگر جنگ کا ارادہ ہو تو اپنے لشکر کو خوب شکم سیر ہو کر کھانے کو دو اور جب میدان جنگ میں دشمن کے مقابل جاؤ تو اپنے لشکر کی صفیں ایسی ترتیب سے باندھو کہ ایک صف کے پیچھے دوسری ہو اور اپنے خاص خاص سپاہیوں کو حکم کرو کہ تمہارے لشکر کی جو صف شکست کھاکر بھاگے اس کو تلواروں سے قتل کریں اور تم خود کسی بلند جگہہ کھڑے ہو کر جنگ کا معاینہ کرو اور تم خاص اپنے واسطے نہایت عمدہ گھوڑے اور بہادر سپاہی تیار کرو اور یہ یاد رکھو کہ جو شخص ابتدا میں تمہارے ساتھ دہوکا کرے گا وہ آخر میں بھی دہوکہ کرے گا۔ اور تمہارا بگل یعنے بوق تمہارے ساتھ رہنا چاہیئے اور اگر مناسب سمجھو تو ایک بوق لشکر میں بھی رکھو اور ایک لشکر بہادر سپاہیوں کا کسی پوشیدہ

لہ جب تیرے (اقبال کی) ہوا چلے تو اسکو غنیمت سمجھ کیونکہ ہر ایک چلنے والی کو آخر سکون ہوتا ہے اور کسی دن احسان سے غافل نہ ہو کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ سکون کب ہوگا ۱۲

جگہ کمین گاہ میں چھپا دو تاکہ جس وقت تمہاری لشکر میں کمزوری پیدا ہو تو دشمن کو
اپنے پیچھے لگاکر اُس موقعہ پر لاؤ جہاں تمہارا لشکر پوشیدہ ہو اور اپنے لشکر کی ایک
خاص علامت مقرر کرو تاکہ آپس میں ہر ایک دوسرے کو پہچان لے اور کسی قلعہ کے
محاصرہ کرنے سے بددل نہ ہو اور یہ نہ خیال کرو کہ لشکر کو تکلیف ہو گی بلکہ بغیر
فتح کیئے نہ چھوڑو اور اپنے مقتولوں کا قصاص لینے میں کمی نہ کرو جیسا کہ ذو
القرنین نے دارا کے جنگ میں کیا تھا کہ انکو اسقدر تنگ کیا کہ وہ بزدل ہو کر ہمت
ہار بیٹھے۔ پھر اُن کو خوب قتل کیا اور تم مال کے خرچ کرنے میں ہرگز کمی نہ کرو
اور آمدنی کے دفتروں کو دیکھکر جس مد میں مناسب سمجھو کمی یا زیادتی کرو اور
تم کو جنگ کرنیوالوں کا تجربہ ہونا بھی ضروری ہے جو سپاہی بہادری ظاہر
کرے اور بہت سے دشمنوں کو معرض قتل میں لائے اس کو اسقدر انعام دینا
چاہیئے کہ وہ خوش ہو جائے اور جو نامرد و بزدل ہو اس کو سزا دینی چاہیئے۔ اور
اپنے خزانوں کی حالت سے بھی تم کو واقف ہونا چاہیئے کہ کس قدر رقم خزانے
میں بڑھی اور کس قدر کم ہوئی۔ اور اگر تم کو شادی کی ضرورت ہو تو ایسی عورت
تلاش کرو جو مال و جمال اور دین و نسب سب باتیں رکھتی ہو۔ اور شارع علیہ
السلام نے امر تزویج میں دین کی بہت تاکید فرمائی ہے

جس بادشاہ کے مخبر نہیں ہیں وہ مثل جسم بلا روح کے ہے اس بات کو یاد رکھو
اور قلعہ بندی کے جسقدر سامان کی ضرورت ہو اُس کے مہیا کرنے میں بہت
چستی سے کوشش کرو کیونکہ تم کو کچھ خبر نہیں کہ تمہارے اس کامیابی کے بعد
کیا صورت ظاہر ہو اور رعایا خصوصاً لشکر میں ایسا انتظام کرو کہ سپاہ
میں باہم جنگ و لڑائی نہ ہونے پائے جو سولوی فتنے اور فسادوں اور سلمانوں

میں تفرقہ اندازیوں کے وعظ کہتے ہیں ان کے مونہوں میں خاردار لگامیں چڑھا دو
تاکہ ایک حرف نہ بول سکیں اور اپنے حکاموں سے کہدو کہ وہ تمہارے ملک میں
جو غلہ ہے اس کا انتظام کریں اور کسی سوداگر کو اس کی بھرتی سے نہ روکیں کیونکہ
جو پیداوار تمہاری رعایا کے پاس ہے وہ بوقت ضرورت تمہارے ہی واسطے ہے
اور ان لوگوں کی حالت پر غور کرو جنہوں نے زراعت چھوڑ دی ہے اگر انہوں
نے مفلسی اور سامان زراعت نہ ہونے کے سبب سے چھوڑی ہے تب تم کو انکی
امداد کرنی چاہیئے اور اگر ان پر کسی نے ظلم کیا ہے تب انکی دادرسی کرو
چنانچہ ہندوستان کے ایک راجہ کا قول ہے کہ میں گاؤں میں زیادہ رعیا
دیکھکر بہت خوش ہوتا ہوں کیونکہ ان سے آبادی کی علامت معلوم ہوتی
ہے اور زیادہ کثرت کے ساتھ عورت پر پیغام دینے والوں کو دیکھ کر میں
غمگین ہوتا ہوں کیونکہ اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ذوالقرنین اپنی
تمام رعایا کی مردم شماری کرتے تھے اور جب کوئی عورت دودھ کی ہنڈیا
ان کے پاس سے لیکر گذرتی وہ اس کو دیکھتے اگر اس میں چکنائی پاتے تو
خوش ہوتے اور اگر نہ پاتے تو غمگین ہوتے اور کہتے تھے میں کاشتکار کی
حالت ابتر پاتا ہوں اسکا مطلب یہ ہے کہ سلطنت کی بنیاد کاشتکاری
پر ہے اگر کاشتکار نہ رہیں گے تو سلطنت کے خزانے میں کیا داخل ہوگا
اور لشکر اور اہلکاروں کی تنخواہ کہاں سے تقسیم ہوگی غرض کہ ساری
سلطنت کاشتکاری پر منحصر ہے۔ اور جب متغیر طبائع کو تبدیل کرنا ہو
تو ضرور کردے

بائیسواں عباسی ہتھیاروں اور دیگر آلات حرب اور خیمہ و خرگاہ و منجنیق وغیرہ

کو تھوڑے عرصہ کے بعد تبدیل کرا دیتا تھا اور اپنے داروغہ اصطبل سے کہتا تھا کہ
کل اصطبل کی چیزوں کو اسی طرح تبدیل کیا کرو جیسے کہ باسی گھاس تبدیل کرتے ہو!

چھٹا مقالہ

ترتیب حکام کے بیان میں

حاکم ایسے شخص کو بنانا چاہیئے جو رعایا کے ساتھ شفیق مہربان منتظم باہیبت و
باوقار ہو اور اس قدر کام اُس کے سپرد نہ کیئے جائیں جو اسکی طاقت سے باہر ہوں
اور تنخواہ اُس کی معقول مقرر کرنی چاہیئے ایسے اپنے لشکر کو بھی پیٹ بھر
کر کھانا دے۔ اور اگر کسی وقت قلعہ بند ہونے کی نوبت ہو تو اپنے لشکر کو
نہایت ترتیب کے ساتھ قلعہ کی حفاظت پر مقرر کرے اور قلعہ کی فصیل کو
پہلے ہی سے درست کرے اور پہرہ داروں کو بدلتا رہے تاکہ تھک نہ جائیں
اور پانی اور غلہ کی خوب حفاظت کرے اور جس راہ سے یہ چیزیں قلعہ کے
اندر آتی ہوں اس راہ کو بھی چوکی پہرہ سے محفوظ رکھنا چاہیئے اور خود
بنفس نفیس تمام قلعہ اور برج و فصائل پر بادشاہ کو گشت کرنا ضروری
ہے اور رات کے وقت اپنے لشکر سے بھی پرخطر اور پر حذر رہنا چاہیئے تا
کہ کوئی ضرر نہ پہنچائے اور دشمنوں کے حالات بخوبی معلوم کرے اور چھوٹے
سے چھوٹے دشمن کو بھی حقیر نہ جانے کیونکہ مکھی اونٹ کو مار ڈالتی ہے اور
بہت سے بچھو ایسے ہیں جنکے کاٹے سے انسان مرجاتا ہے چنانچہ کسی کا قول ہے

وَلَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرًا فَرُبَّمَا ... تَمُوتُ الْأَفَاعِي مِنْ سُمُومِ الْعَقَارِبِ

یعنے کسی چھوٹی سی بات کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر بڑے بڑے افعی وسانپ
بچھوؤں کے زہر سے مرجاتے ہیں۔

اور دشمنوں کے کرسے بھی ہر وقت ہشیار رہنا چاہیئے اور حاکم یا والی کو شراب نہ پینی چاہیئے کیونکہ شراب میں بہت سی آفتیں ہیں عقل جاتی رہتی ہے اور طرح طرح کی آفتیں اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور خصوصًا صاحب ملک سے بہت لوگ حسد کرتے ہیں ۔

نجاشی حبش کے بادشاہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے سوال کیا کہ تمھارے نبی کا کھانے میں کیا طریقہ ہے جعفر نے فرمایا وہ زمین پر کھانا کھاتے ہیں نجاشی نے کہا یہ بات اُن کی تواضع کے سبب سے ہے جس سے اُن کے اصحاب کے دل اُنکی طرف مائل اور منجذب ہوتے ہیں۔ پھر نجاشی نے کہا کہ اگر تمھارے نبی بادشاہ ہوتے تو خوان پر اپنے بھائیوں اور خاص خاص لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے ۔

تنخواہ میں اگر کسی کو جاگیر دی ہو تو خیر اور اگر ماہوار از نقد مقرر ہو تو ہر مہینہ دینی چاہیئے۔ اور بادشاہ کو السلام علیکم کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور جو سفیر غیر ممالک سے اُس کے پاس آویں اُن کی خاطر و مدارات میں کمی نہ کرے کیونکہ اس کے سبب سے بہت بڑی بدنامی ہوتی ہے اور شعرا اور عوام الناس ہجو کرتے ہیں *

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہفتہ کے دنوں کو تقسیم کر رکھا تھا بعض دن لشکر کی نگہداشت کے واسطے اور بعض دن فیصلوں کے واسطے اور بعض دن سفیروں کی ملاقات کے واسطے اور بعض دن عبادت اور ذکر کے واسطے اور فرماتے تھے اے ارکان سلطنت اہل علم و صلاح کی صحبت اختیار کرو کیونکہ جب تم گمراہ ہو گے تو وہ تم کو ہدایت کریں گے اور جس بات سے تم جاہل ہو گے

وہ تم کو بتلائیں گے اور جب تم غضب میں ہوگے تو وہ تم کو مہربان کرلیں گے اور جب تم محروم ہوگے تو وہ تم کو نفع دیں گے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

وَلَا تَصْحَبْ اَخَا الْجَهْلِ وَاِيَّاكَ وَاِيَّاهُ	فَكَمْ مِنْ جَاهِلٍ اَرْدٰى حَلِيْمًا حِيْنَ اٰخَاهُ

یعنے جاہل کی صحبت میں نہ رہو اور اپنے آپ کو اس سے بچاؤ کیونکہ بہت سے جاہلوں نے حکیموں سے بھائی چارہ کرکے انکو دھکا دیدیا ہے

بادشاہ کو چاہئیے کہ زیادہ لوگوں کو اپنا ہمنشین نہ بنائے اور ہنسی مذاق بالکل چھوڑ دے ہیبت اور وقار کی عادت ڈالے اور وزیر بھی نہایت قابل اور عالم تجربہ کار ہر شخص کے مرتبہ اور عزت سے واقف ہونا چاہیئے جو ہر شخص کے ساتھ اس کی عزت اور قابلیت کے موافق سلوک کرے۔ اور جاہل شخص کی خوش لباسی کچھ عزت نہیں رکھتی ہے۔ نقل ہے کہ بہلول دانا ایک روز ہارون رشید کی دربار میں آئے اور جہاں لوگ جوتیاں اتارتے تھے وہاں بیٹھ گئے ہارون رشید نے اُن سے کہا کہ یہاں صدر مجلس میں تشریف رکھیئے۔ بہلول نے کہا جو مجلس کہ فنا ہونے والی ہے اسکا صدر کہاں ہے اور کچھ یہ شعر پڑھے ہے ؎

كُنْ رَجُلًا وَارْضَ بِصَفِّ النِّعَالِ	وَلَا تَطْلُبِ الصَّدْرَ بِغَيْرِ الْكَمَالِ
فَاِنْ تَصَدَّرْتَ بِلَا اٰلَةٍ	جَعَلْتَ ذَاكَ الصَّدْرَ صَفَّ النِّعَالِ

یعنے تجھ کو چاہیے کہ ایک معمولی شخص بنے اور جوتیوں کی صف میں بیٹھنے کے ساتھ راضی ہوجائے اور بغیر کمال حاصل کیئے صدر جگہہ نہ تلاش کرے پھر اگر بغیر کمال کے صدر جگہہ میں تو بیٹھا تو اس صدر جگہہ کو تو نے جوتیوں کی صف بنادیا

بادشاہی کے لوازمات میں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ بادشاہ ایک خاص کھانا اپنے واسطے پسند کرے جیسا کہ مامون عباسی نے اپنے واسطے ایک

کھانا تجویز کیا تھا جس کا نام ماموںیہ تھا ایسے ہی صاحب عراقی کے کھانے کا نام مہلبیہ تھا اور بنی امیہ ہریسہ اور زلابیہ بکثرت کھاتے تھے اور گوشت کو دہلواتے نہ تھے بلکہ صرف کھال اتار کر پکوا لیتے تھے۔ ابوطالب مکی نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے قوت جماعی کے ضعف کی شکایت کی اُنہوں نے ہریسہ کھانے کو کہا جس کے سبب سے میں اپنی پشت میں قوت پاتا ہوں اور حضرت سکندر ذوالقرنین چوزہائے مرغ کا شوربا پسند کرتے تھے کیونکہ یہ خلط صفراوی کو تسکین دیتا ہے ایک دفعہ بسبب غلبہ صفراء کے ذوالقرنین کی پیشانی میں درد ہوا تب اُنہوں نے سرکہ کی سکنجبین پی پھر کہا اس سے میری پیشانی کو تسکین ہو گئی۔

بادشاہ کے واسطے درمیانے درجہ کے آٹے کی روٹی پکنی چاہیے کیونکہ میدہ کی روٹی دیر ہضم ہوتی ہے اور کم زور معدہ کو نقصان پہونچاتی ہے اور موٹے آٹے کی روٹی ضعیف معدہ اور بلغمی مزاج کو مفید ہے

ساتواں مقالہ

حاشیہ دولت کی ترتیب میں

فراش کے واسطے ضروری ہے کہ پاکیزہ اور صاف طبیعت ہر چیز کو ستھرا رکھنے والا اور قوی شخص ہو اور کھانے اور میوہ جات اور ترکاریوں کی ترتیب اور دستر خوان پر لگانے سے خوب واقف ہو اور یہی باتیں باورچی اور آبدار کے واسطے ضروری ہیں اور آبدار خانہ میں سرد پانی اور ہر قسم کے شربت وغیرہ موجود رہنے چاہئیں۔ اور سکنجبین کا نہار منہ پینا بہت نافع ہے کھانا اس سے ہضم ہوتا اور معدہ کو قوت ہوتی ہے مگر معدہ میں نفخ پیدا کرتی ہے

بادشاہوں کو کھانے پینے میں اہل تصوف کے آداب اختیار کرنے
چاہئیں حضرت ابراہیم بن ادہم نے بادشاہوں کے تکبرانہ طریقہ کو چھوڑ کر
اہل التصوف کا طریقہ اختیار کیا تھا۔ اور کھٹی چیز کے ساتھ کھانا شروع کرتے
تھے کھانے کے وقت جو خدمت گار اور رکاب دار ہوں وہ نہایت چست
اور چالاک اور جوان ہونے چاہئیں اور لشکر کے سپاہی بھی ایسے ہی ہونے
ضروری ہیں اور بوڑھے لوگ بھی ہیبت اور وقار اور مشورہ کے واسطے
ساتھ ہونے ضروری ہیں۔ اور لشکر کو دشمن کے مقابلہ پر اونچی جگہہ اتارنا
چاہیئے۔ اور قلعہ کا محاصرہ کرنے کے واسطے جاڑے کا موسم بہتر ہے اور
سامان سفر تیار کرنے اور جنگ پر جانے کے واسطے گرمی کا موسم ہونا چاہئے
بادشاہ کو سفر میں اسوقت جانا چاہیئے جب شمس برج سرطان میں
ہو۔ اور جب شمس برج قوس میں ہو اسوقت سفر کو نہ جائے کیونکہ سال کی چار
فصلیں ہیں نصف خریران سے نصف ایلول تک گرمی ہے اور نصف کانون
اول تک خریف ہے پھر نصف ازار تک جاڑا ہے اور نصف خریران تک
ربیع ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ جب مہینے آدھے ہوتے ہیں زمانہ کا حال بدلتا ہے
پھر اگر سوار ہو تو عصر کی نماز کے بعد سوار ہو ورنہ مقدمات طے کرنے یا
کتابوں کے مطالعہ کرنے یا خبروں اور قصوں کے سننے میں وقت صرف کرے
اور یہ سب باتیں بادشاہ کو خلوت میں کرنی چاہئیں۔ جو پہلے زمانہ کے بادشاہ
جب سلام لینے کیلئے بیٹھتے تھے تو خلوت میں بیٹھتے تھے اور چوبدار ایک ایک شخص کو
سلام کے واسطے لاتا تھا تاکہ زیادہ لوگ اکٹھے ہو کر بادشاہ کو کسی طرح کا

صدمہ نہ پہونچائیں ۔

اور مخبروں سے ہر قسم کی ادنے ادنے باتیں دریافت کرنی چاہئیں اور کتب طب اور تواریخ خصوصاً شاہنامہ عجم اور سکندر نامہ اور مجموعہ واقدی وغیرہ کا ضرور مطالعہ جاری رکہے اور بادشاہوں کے واقعات جیسے کہ شہریار دیلمی اور رستم زاد میں ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام اُس زمانہ میں نبی تہے پھر جو قضیئے ان میں واقع ہوئے اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا ان سب باتوں کو یاد رکہے تاکہ وقت پر کام آئیں ۔

بادشاہ کے مصاحبوں کو چاہیئے کہ اُس کی حفاظت میں بہت کوشش کریں خصوصاً حمام میں کیونکہ اکثر بادشاہ حمام میں ہلاک ہوئے ہیں اور بادشاہ کے ہر ایک راز کو نہایت پوشیدہ رکہیں اور اگر بادشاہ مرجائے تو اسکی موت کو بہی اُسوقت تک پوشیدہ رکہیں کہ کوئی دوسرا قائم مقام ہوجائے ۔ پہر اُس کی بیعت کے استحکام کے بعد اسکی موت کی خبر شائع کریں ۔

اے بادشاہ جہانتک تم سے ہوسکے ایسے کام کرو جن سے ہمیشہ تمہارا ذکر خیر کے ساتھ جاری رہے ۔ اور ابن ابی الدنیا کی کتابوں اور تاریخ طبری کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے اور حنفی یا شافعی جو مذہب رکہتا ہو اُسکی کتابیں بہی ضرور دیکہنی چاہئیں اور کوئی فعل بدعت کا اختیار نہ کرے ۔ کیونکہ بنی بویہ وغیرہ کی سلطنت خواہش پرستی ہی کے سبب سے برباد ہوگئی اور تم کو اپنے اور خدا کے درمیان میں صلاح اور تقوے کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے ۔

حکایت ہے کہ ایک شاہی بادشاہ گہوڑے پر سوار کسی ضرورت کے واسطے جارہا تھا ملک الموت نے گہوڑے ہی پر اسکی روح قبض کرلی اور وہ اپنی

خواہش کو پورا نہ کر سکا اور ایک نیک بادشاہ کے پاس ملک الموت نے آن کر
کان میں کہا کہ میں ملک الموت ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ مرحبا تم خوب آئے
اور بہت اچھے آئے تمہارا مجھے بہت انتظار رہتا اب تم جس کام کو آئے ہو
اسکو شروع کرو ملک الموت نے کہا میں یوں تمہاری روح قبض نہ کروں گا
بلکہ جس حالت کو تم اختیار کرو اسی حالت میں تم کو قبض کروں بادشاہ نے اسیوقت
وضو کرکے سجدہ میں سر رکھا اور سجدہ ہی میں ملک الموت نے روح قبض کی
اور ایک لطیف حکایت یہ ہے کہ جب محمود بن بویہ ملک عراق کا مالک ہوا
تو اس نے اپنے غلام کو ایک ہزار اشرفیاں دیکر کہا کہ تو اصفہان میں جا اور
وہاں شاہی سڑک کے قریب ایک مکان ہے اور اس میں ایک بڈھے بڑھیا
رہتے ہیں انکے پاس جاکر سلام کر اور یہ اشرفیاں انکو دیدے اور کہنا کہ تمہارے
بیٹے نے پوچھا ہے کہ اس کے فراق میں تمہارا کیا حال ہے پس یہ غلام وہاں
پہونچا اور ان سے حال بیان کیا انہوں نے کہا یہ اشرفیاں تو واپس لے جا
اس سے کہنا تم دونوں مشتاق ہیں ہم بوڑھے ہیں اور ہمارے کام تجھ کو نہیں انہوں نے
کہا ہمارے دیکھا تونگری بادشاہت سے بہتر ہے

لا تکدرینی وتبکی ذریتی	فانهما ادرک ذا اجل الصدقات

مجھکو پروا نہیں میرے اخلاق کی جب میں تنگدستی میں جیب کے اندر داخل
ہوتا ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے یہ ابیات کہے ہیں

علی ثیاب لو تباع جمیعها	بفلس لکان الفلس منهن اکثرا
وفیهن نفس لو تقاس ببعضها	نفوس الوری کانت اجل واکبرا

یعنی میرے جسم پر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر وہ سب ایک پیسہ کو فروخت کیے جاویں تو

یک پیسہ بھی اسکے بہت زیادہ ہے اور آن کے اندر ایک ایسا نفس ہے کہ اگر مخلوق میں سے بہت سے نفسوں کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا جائے تو اُن سے بزرگ اور بڑا ہے۔

اور بادشاہوں کے واسطے ایک گانا سنانے والے شخص کی بھی ضرورت ہے جو علم موسیقی سے خوب واقف ہو اور شاعر اور خوش آواز بھی ہو اور کتب موسیقی کا مطالعہ کرتا ہو خصوصاً شیخ الرئیس ابو علی بن سینا کی کتابیں ضرور دیکھتا ہو اور ہم نے اس کی تفصیل اپنی کتاب سلسبیل لابناء السبیل میں بیان کی ہے۔ اور ایک نکتہ یہاں بھی بیان کرتے ہیں۔ نکتہ کہا گیا ہے کہ گردش افلاک سے ایسے نغمہائے خوش ظاہر ہوتے ہیں کہ اگر انکو کوئی عاقل سنے تو بیہوش ہو جائے اور اسی گردش افلاک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نغموں کی ترجیعات مثل مربع اور مسدس اور مثمن کے جو وضع فرمایا ہے بطریق تلحین کے اخذ کی ہیں اور اسی گردش سے زردشت نبی مجوس نے زمزمہ مرتب کیا ہے اور نصاریٰ نے بھی اس میں سے کچھ لیا ہے چنانچہ الحان روم میں اور تجنیس عراق میں اور زقائق عجم میں اور طبل زنی حبشہ میں اور بوق یہودیوں میں ہے۔

اور یہ کل شعر دستانیں ہیں مثل دستان رحیل کے اس کے وزن میں کہتے ہیں اِذْكَبْ فَانْتَ الْمُظَفَّرْ اِذْكَبْ فَاللهُ اَكْبَرْ اور باقی لڑائی کے وقت اور منزل پر اترنے کے وقت وغیرہ کی دستانیں ہیں۔ سقراط کا قول ہے کہ آواز کے نغموں کا مشتبک ہونا عبادات کی صورتوں سے ہے اور اصل اسکی گردش افلاک سے ہے اور اس کی تاثیر ایسی ہے جیسے نفس پر اور

جادو کی سم اس کی تفصیل اس کے موقعہ میں بیان کریں گے ۔

بادشاہوں کی خدمت میں حکما کے اس قول کے مطابق رہنا چاہیئے کہ جب تو بادشاہ کی خدمت میں رہے تو ہر وقت خوف کا لباس پہنے رہ اور جب تو ان کے پاس جائے تو اندھا ہو کر جا یعنے ان کے کسی عیب پر نظر نہ کر اور جب ان کے پاس سے آئے تو گونگا ہو کر آ یعنے انکی بات کسی سے نہ کہہ

آٹھواں مقالہ

چوبداروں اور وزیروں اور منشیوں کی ترتیب میں

چوبدار پس پشت کھڑے ہوں اور وزیر دائیں ہاتھ کی طرف بیٹھے اور منشی بادشاہ کے تخت کے پاس زیر دست بیٹھے اور تخت کے قریب کوئی شخص نہ ہو اور دربار ہیبت ووقار سے پر ہو

بادشاہ کو جو کام ہو وہ چوبدار سے کرائے اور خطوط کے جواب منشی سے لکھوائے اور جو بات دریافت کرنی ہو وزیر سے دریافت کرے اور معاملات ملکی میں خود بادشاہ غور کرے اور ملازموں کی ترتیب و تادیب میں بادشاہ کے بعد وزیر خیال رکھے ۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ بادشاہ جب نماز میں جائے تو ایک علیحدہ مسجد کے حجرہ میں نماز پڑھے جس کا دروازہ اندر سے بند کر لیا ہو اور معتبر لوگ بادشاہ کے ساتھ اس حجرہ میں موجود ہوں اور بادشاہ سب لوگوں کے بعد اپنے خاص دروازے سے مسجد سے باہر ہو ۔

ہفتہ میں دو روز بادشاہ کو قرآن خوانی اور لوگوں سے ملاقات کرنے اور اہل علم سے صحبت رکھنے کو واسطے ہونے چاہئیں ۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بادشاہ

قرآن شریف پڑھے۔ پھر قاری لوگ آکر نوبت بنوبت قرآن سنائیں پھر واعظ وعظ کہیں۔ پھر شاعر شعر سنائیں۔ پھر قل ہو اللہ احد اور معوذتین اور فاتحہ اور الم مفلحون تک پڑھکر امام ختم کرے اور بادشاہ اور مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کرے اور ہفتہ میں ایک روز بادشاہ عبادت اور ذکر اور حساب کتاب دیکھنے میں صرف کرے۔

نواں مقالہ

نان پزا اور باورچی اور قصاب کی ترتیب کے بیان میں

قصاب اور نان پزا اور باورچی غیر مذہب نہ ہونا چاہیئے کیونکہ غیر مذہب پاکی ناپاکی کی پروا نہیں کرتا ہے اور طعام پزی کا کل سامان باورچی خانہ میں موجود رہنا چاہیئے اور گوشت کو زیادہ دھونا اور ہاتھوں میں ملنا اچھا نہیں ہے۔ باورچی نہایت تجربہ کار اور ہوشیار اپنے فن سے خوب واقف ہونا چاہیئے اور کتابیں کہ جو اس فن میں ہیں ہمیشہ مطالعہ میں رہیں اور شربت اور مربے اور روغن اور مٹھائیاں اور خوشبوئیات اور عجیب و غریب رنگ بادشاہوں کے واسطے ہروقت موجود رہنے چاہیئیں۔

جو مزاج پاپ مندست گہروں سے بہتر ہفتہ میں انکا گوشت کھانا مفید نہیں ہے بلکہ عمدہ اور مفید گوشت آزاد جانوروں کا ہے جس میں ترش پانی ڈالکر پکایا گیا ہو اور روٹی اس کے شوربے میں بھگو کر کھائی جائے۔ اور مٹھائی عمدہ وہ ہے جس میں آٹا زیادہ اور مٹھاس بقدر ضرورت ہو۔ مفصل حال ان سب چیزوں کا اس فن کی کتابوں سے معلوم ہو سکتا ہے مختصر طور پر اسکا بیان ہم نے اپنی کتاب سلسبیل میں کیا ہے۔

اور اگر اعلیٰ درجہ کی باتیں معلوم کرنی ہوں تب کتاب شفاء شیخ اور نجات
کو دیکھنا چاہیئے۔ اور اگر کتب اصول دینیہ دیکھنی منظور ہوں تو شافعی مذہب
میں امام الحرمین کی کتاب محیط اور ارشاد اور ہماری کتابوں میں سے الاقتصاد
فی علم الاعتقاد اور کتاب قواعد العقائد جو احیاء علوم الدین کا پہلا حصہ ہے
اور رسالہ قدسیہ وغیرہ کو دیکھو اور کتب طب کو بھی ضرور ملاحظہ کرو اور علوم
شرعیہ کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے تاکہ مولوی اور مفتی کی غلطی معلوم
کرسکو اور علم حساب سے بھی واقف ہونا چاہیئے اور تحصیلدار بھی ایسے ہی
لوگوں کو بناؤ جو حساب میں پورے مہارت رکھتے ہیں اور جبر و مقابلہ اور
مساحت سے خوب واقف ہیں اور امتحان میں پورے اترے ہیں جیسے کہ منشیوں
سے رسائل اور جواب لکھوا کر امتحان لیا جاتا ہے اور ان لوگوں کو کتب قوانین
سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے اس کام کے واسطے صاحب بن عباد بن اسحاق
صابی کا رسالہ بہت مفید ہے اور منشی کو نہایت فاضل اور جلد لکھنے والا
اور کتب و دفاتر سے واقف ہونا چاہیئے۔
بادشاہ کو چاہیئے کہ اپنے کل حکام اور عمال سے انکے کاموں کا حساب لے اور ہر
شہر کے وکیلوں سے عدل یا ظلم کا حال دریافت کرے کہ وہاں کے حاکم نے
کیا انتظام کر رکھا ہے اور بادشاہ کو بدمزاج یا کھلاڑی یا بدزبان نہ ہونا
چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شطرنج کھیلنا بادشاہ کو جائز ہے مگر نرد یعنے
چوسر نہ کھیلے کیونکہ یہ قمار بازی سے مشابہت رکھتی ہے جب اردشیر نے نرد کو ایجاد
کیا ہے تو کسی نے اس سے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ ہاتھ کاٹے جائیں اردشیر نے
کہا کہ میں اپنی حلاوت سے ہاتھ کاٹ لونگا یعنے اس کے ساتھ نہ کھیلونگا ایسے ہی حجاج

بن یوسف نے اپنے مٹی کھانے کی شکایت کی کسی نے کہا اپنی ہمت اور اپنا عزم مٹی پر ڈال دے پس حجاج نے پھر کبھی مٹی نہ کھائی۔

اے بادشاہ معلوم ہوا کہ سب کام ہمت اور عزم سے ہی انجام کو پہنچتے ہیں دیکھو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بِقَدْرِ الْكَسْبِ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ	وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ
تَرُوْمُ الْعِزَّ ثُمَّ تَنَامُ لَيْلًا	يَغُوْصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّآلِيْ
لَنَقْلُ الصَّخْرِ مِنْ قُلَلِ الْجِبَالِ	اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مِنَنِ الرِّجَالِ
وَقَالُوْا لِلْفَتٰى فِي الْكَسْبِ عَارٌ	فَقُلْتُ الْعَارُ فِيْ ذُلِّ السُّؤَالِ
اِذَا عَاشَ امْرُؤٌ سِتِّيْنَ عَامًا	فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُهُ اللَّيَالِيْ
وَنِصْفُ النِّصْفِ يَذْهَبُ لَيْسَ يَدْرِيْ	اَيَمْضِيْ فِيْ يَمِيْنٍ اَوْ شِمَالِ
وَرُبْعُ الْعُمْرِ اَمْرَاضٌ وَشَيْبٌ	وَشُغْلٌ بِالنُّفُوْسِ وَالْعِيَالِ
يُحِبُّ الْمَرْءُ طُوْلَ الْعُمْرِ جَهْلًا	وَقِسْمَتُهُ عَلٰى هٰذَا الْمِثَالِ

تکلیف کے برابر بلند رتبے حاصل کئے جاتے ہیں اور جو شخص بلندی کا طالب ہوتا ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے تم عزت کا قصد کرتے ہو اور پھر رات کو سوتے ہو جو موتیوں کا طالب ہوتا ہے وہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے پتھروں کو پہاڑوں کی چوٹی سے پھر ڈھونے کو لوگوں کے احسان سے بہتر ہے۔

جوان سے لوگ کہتے ہیں کہ اگر کمانے میں بدنامی ہے میں کہتا ہوں کہ بدنامی اور ذلت سوال کرنے میں ہے۔ اگر کوئی شخص ساٹھ برس زندہ رہا تو آدھی عمر اس کی راتیں مٹا دیتی ہیں۔

اور ایک چوتھائی عمر اس کی غفلت میں گزرتی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ دائیں طرف

گئی یا بائیں طرف اور ایک چوتھائی عمر بیوی اور بال بچوں اور نیز باپ [illegible] کے واسطے ہے اور اہل و
عیال کے فکر و کاروبار کا۔ پس انسان کو ضرور ہے کہ عمر کی ... شاہ ہوش فرما بہت بڑا ہے
کیونکہ عمر کی تقسیم اسی طرح سے جیسا بیان ہوئی

دسواں مقالہ

اے بادشاہ اگر تمہارا ارادہ کسی بادشاہ سے جنگ کرنے کا ہو تو پہلے اپنے لشکر
کو دیکھو کہ کس قدر ہے اور کیسی طاقت رکھتا ہے اور اہل لشکر کے دلوں کو نفاق
سے پاک و صاف کرو پھر اپنے دشمن کی قوت کو دیکھو اگر وہ تم سے زبردست ہو
تو اس کی طرف رخ نہ کرو بلکہ اس کے ساتھ محبت اور دوستانے کی راہ و رسم اختیار
کرو اور اگر وہ خود تم سے چھیڑ چھاڑ شروع کرے اور تم اس کے مقابلہ کی طاقت نہ
رکھتے ہو تو جہاں تک ہو سکے صلح کر لو کیونکہ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا ہے
اگر تم اس وقت کمزور ہو اور حکمت سے کام لو گے تو امید ہے کہ تھوڑے عرصہ میں
زبردست ہو جاؤ گے اور جہاں تک تم سے ممکن ہو اپنے دشمن کے مقربوں اور
مصاحبوں اور سرداروں کو اپنے سے ملا لو اگرچہ رشوت دینی پڑے اور جس طرح
ہو سکے دشمن کے لوگوں میں عداوت پیدا کرو اور ایک کو دوسرے کی طرف سے
بھڑکا دو اور خوب دھوکے دو مگر نہایت ہوشیاری اور عقلمندی سے کہ
تمہارا راز فاش نہ ہونے پائے اور اگر تمہاری سلطنت میں کوئی ایسا شخص
ہو جس سے تم اندیشہ رکھتے ہو اور اس کو سزا دینے کا موقع نہ ہو تو حکمت
اور تواضع کے ساتھ اس کو اپنے سے ملا لو تاکہ تمہارا راز [illegible] ظاہر نہ
کرے اور تمہارے دشمن سے نہ ملنے پائے اور پھر اس کی تاک میں رہو یقین ہے
کہ تھوڑے عرصہ میں تمہارا داؤ چل جائے گا اور تم بخوبی بدلہ لے لو گے اور

اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو لازم ہے کہ ایسی ترکیب لڑاؤ جس سے قلعہ والوں میں اختلاف ہو جائے

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب رستم زاد پر لشکر کشی کی اور وہ قلعہ بند ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے رستم زاد کو لکھا کہ تمہارے ساتھی اور رفیق یہ چاہتے ہیں کہ تم کو گرفتار کر کے تمہارے دشمنوں کے حوالہ کر دیں اور ایک خط علیحدہ اس کے بڑے بڑے سرداروں کو اس مضمون کا لکھا کہ رستم تم لوگوں سے اندیشہ ناک ہے اور یہ خط اس نے میرے پاس تمہارے مکر و فریب کے متعلق بھیجا ہے۔ پس اگر یہ قلعہ شہریار کے قبضہ میں آگیا تو تم سب لوگ قتل ہو جاؤ گے۔ پھر جب لڑائی ہوئی وہ سب لوگ بھاگ کر شہریار سے جا ملے اور رستم قتل ہو گیا اور حضرت سلیمان نے نہایت اطمینان سے دونوں کو سنگوالیا یعنے رستم کو بھی اور شہریار کو بھی اور عجمیوں کے قتل و غارت کی وہ حالت ہوئی جو بنی اسرائیل کی بخت نصر کے زمانہ میں ہوئی تھی اور عورتوں کی حالت ایسی بیکسی کی تھی کہ جس کا جی چاہتا اپنے تصرف کرتا تھا۔

اور اے بادشاہ تم اس شخص کی طرح سے نہ بنو جس نے شہد کے قطروں کے چاٹنے پر اکتفا کر لی تھی اگر تم ایسا کروگے تب تم تینوں شخصوں میں سے زیادہ بد نصیب ہوگے مظلوم کو ثواب ملتا ہے اور ظالم اپنا مقصد حاصل کرتا ہے اور تمہیں فقط حساب کی سختی باقی رہے گی اور حسرت سے یہ کہوگے کہ اے کوئے یہ ویرانہ کب آباد ہوگا۔ اور جب تم قلعہ کا محاصرہ کرو تو قلعہ والوں کو پیغام بھیجو اگر آدمی کے ہاتھ ممکن نہ ہو تو لکھ کر تیر میں باندھو اور قلعہ پر پہونچا دو کہ جو کوئی اپنی سلامتی چاہتا ہو وہ ہمارے پاس آجائے پھر جب قلعہ فتح ہو جائے

تو یہ طرف اس میں محافظ مقرر کرو کہ کوئی شخص اس میں آنے جانے نہ پائے اور
جو لوگ تمہاری مخالفت میں جس طرح چاہو اُن سے سلوک کرو۔ اور شمشیر زنی شروع
کرو اور لوٹ اور قتل کا بازار طرف قلعہ میں حکم دے دو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جب خیبر کا محاصرہ کیا ہے تو نکلنے والوں کو راستہ دیدیا تھا مگر کسی کو قلعہ
میں جانے نہ دیتے تھے اور جو لوگ قلعہ سے نکلے تھے وہ بہت بھوکے تھے حضور
نے انکو کھانا کھلایا پھر اگر تم کو نقب زنی یا منجنیق لگانے کی ضرورت ہو تو فوراً
ان کاموں کو کرو اور دشمن کو خوب خوف دلاؤ اور اپنا رعب انپر بٹھاؤ اور
اگر قلعہ کی رعایا کسی جا وجے بھاگ رہی ہو تو انکو بھاگ جانے دو اور اُن کیطرف
سے اپنے دل میں برائی کو راہ نہ دو۔

گیارہواں مقالہ

سفر میں جانے سے پہلے سامان سفر تیار کر لینا چاہیے۔ اور سفر میں جانے سے
ایک مدت پہلے اپنے لشکر میں تیاری کا اعلان کردو پھر جب تم سفر میں چلے
جاؤ تو کسی ایسے شخص کو اپنا قائم کرو جو تمہارے پیچھے فوجیں تیار کرکے تمہارے
پاس بھیجتا رہے اور جس قدر جس جس کام کے کاریگروں کی تم کو ضرورت
ہو وہ سب تمہارے پاس موجود ہونے چاہئیں اور تمہارے لشکر کے بازار
میں نہایت امن و انتظام ہونا چاہیے اور تمہارے وزیر کو کتب سیاست
پڑھا ہوا ہونا چاہیے مثلاً کتاب مسالک والممالک اور سیاسات سفری
جسکو شیخ الرئیس نے اپنی کتاب ادویہ قلبیہ کے آخر میں لگادیا ہے اور کتاب
قوانین الملوک ابن سرہ کی اور فن بیطرہ یعنے سلوتری کے فن کی کتابوں کو
بھی دیکھنا ضروری ہے مثلاً بیطرہ کشاجم اور بیطرہ ابن قتیبہ وکنیهل الرومی

ان کتابوں میں چوپایوں کی بیماری اور اُن کے علاج و ادویات کا مفصل
ذکر ہے اور انکی کل اقسام کا بھی بیان ہے چنانچہ گھوڑے کی ساٹھ قسمیں ہیں
حضرت سکندر گھوڑے کو دیکھ کر اُس کے مرض کو پہچان لیتے تھے ۔
جانوروں کی طب نہایت مشکل ہے کیونکہ ان کے مرض کا حال گفتگو سے
معلوم نہیں ہوسکتا ہے حضرت سکندر ایک بلند جگہ خیمہ لگا کر اس میں بیٹھ
اور جانوروں کا معائنہ کرتے تھے کسی نے کہا کیا یہ کام آپ خود کرتے ہیں
کہا ہاں ۔ کیونکہ یہ کام میری ذات کا ہے ۔ ایک گھوڑا ان کے سامنے بیمار
ہوگیا فوراً انھوں نے اشنان کا پانی اسکو پلایا وہ اچھا ہوگیا اور چوپایوں
کے واسطے ایک مجرب علاج یہ ہے کہ کفاروں کے قبرستان میں ان کو
لیجایا جائے ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا آپ
نے فرمایا جانور ان کی قبروں سے عذاب کی آوازیں سنتے ہیں اور خوف زدہ
ہوکر انکو آرام ہوجاتا ہے ۔ حیوانات اور نباتات اور جمادات کے بہت
خواص اسی قسم کے ہیں جن میں سے مختصر ہمنے اس کتاب کے بعض مقالوں
میں بیان کیئے ہیں ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے شہر بیت المقدس کو فتح کرکے
عبداللہ بن مسعود کو وہاں کا امیر کیا تو میں ہجرت کرکے بیت المقدس پہنچا
اور عبداللہ کے پاس گیا تو میں نے اُن کے ہاں نہ کوئی چوب دار دیکھا نہ دربان
دیکھا میں نے اسکا سبب ان سے دریافت کیا انھوں نے کہا فرمایا
اس کو حاصل کریں گے پھر تم سنو گے کہ انکے مکان میں کیا ہوگا ۔ ابوہریرہ
کہتے ہیں پھر میں نے ابن مسعود کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے کا دانہ اپنے

درست اور صاف کر رہے تھے میں نے اس کا سبب پوچھا کہنے لگے میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے جو شخص اپنے گھوڑے کا دانہ اپنے
ہاتھ سے صاف کرے گا ہر دانہ کے بدلے اسکو دس نیکیاں ملیں گی اب تم بتاؤ
کہ میں اپنا یہ ثواب غیر کو کیوں کر دوں اور جو بات کہ تم کو نجات دے وہ تمہارے
اس تکبر سے بہتر ہے جو تم کو سرکش بنا دے۔

اور ایسے ہی ابو حازم سے منقول ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا رات
کا وقت تھا چراغ خاموش ہونے لگا عمر خود چراغ کو درست کرنے کھڑے
ہوئے میں نے کہا یا امیر المومنین تمہارے غلام کو جگا دیتا ہوں کہا نہیں میں نے کہا
میں درست کر دوں کہا نہیں پھر خود ہی اس کو درست کیا۔ اور کہا جب
میں کھڑا ہوا تو میں عمر تھا اور جب میں بیٹھ گیا تو میں عمر تھا تکبر کرنیوالوں
کو خدا غارت کرے

اِذَا تَمَّ الْاِنْسَانُ زَادَ تَوَاضُعًا	وَاِنْ لُؤُمَ الْاِنْسَانُ زَادَ تَرَفُّعًا
كَذَا الْغُصْنُ اِنْ تَقْوَى الثِّمَارُ تَنَالُهُ	وَاِنْ يَعْرَ عَنْ حَمْلِ الثِّمَارِ تَرَفَّعَا

بارھواں مقالہ

آداب سفر کے بیان میں

اے بیٹا جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے مال اور چوکیداروں کو خوب ہوشیار
رکھو اور خود بھی ہر وقت ہشیار رہا کرو دن کو پیٹ بھر کے کھایا کرو اور رات
کو بیدار رہا کرو ادھر ادھر کی خبریں اور واقعات خبروں سے سنا کرو اور

ف جب انسان بزرگ ہوتا ہے تب تواضع زیادہ کرتا ہے۔ اور اگر نالائق ہوتا ہے تو اپنے
آپ کو بلند سمجھتا ہے اسی طرح جو ٹہنی درخت کی پھلدار ہوتی ہے وہ جھکتی ہے اور جو خالی ہوتی
ہے وہ اونچی رہتی ہے ع مانند شاخ پرمیوہ سر برزمیں نہ ۱۲

جب گھر پر ہو تب بھی دروازہ کا چوکی خوب مضبوط رکھوا اور دربان نہایت خیر خواہ ہونا چاہیئے اور محل میں ایک خاص کمرہ اپنے رہنے کے واسطے تیار کراؤ جس کی کنجی تمہارے ہی پاس ہے پھر اگر تم کو کسیوقت حرم کی ضرورت ہو تو سرد مزاج یعنے گوری عورت سے پرہیز کرو حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ آپ سیاہ رنگ کو سفید رنگ پر کیوں ترجیح دیتے ہیں فرمایا ایک سرد مزاج ہے اور ایک گرم مزاج ہے اور سرد مزاج کام کی نہیں ہے۔ کسی کا قول ہے کہ عمدہ جماع وہ ہے جو نہایت بیباکی کے ساتھ ہو۔ ایک بادشاہ نے قوت جماعی کے ضعف کی شکایت کی اور یہ بادشاہ گرم دواؤں کے استعمال سے خوف کرتا تھا۔ حکیموں نے اُس کیواسطے ایک کتاب لکھی جس میں اطرح کی حکایات کو لکھا تھا کہ فلان عورت نے فلان شخص کے ساتھ یوں کیا اور فلان شخص نے فلان عورت کے ساتھ اس طرح کیا۔ بادشاہ کو اس کتاب کے پڑھنے سے آرام ہوگیا اور قوت اس کی از حد تیز ہوگئی۔ حجاج نے اسی مضمون میں شعر کہا ہے۔ ؎

مَا کُرِھَتِ النِّسَاءُ لِلشَّیبِ اِلَّا ۔۔۔ اِنَّہُ مُوذِنٌ بِنَوْمِ الْاُیُورِ

عورتیں بڑھاپے کو اسی سبب سے برا سمجھتی ہیں کہ مرد بوڑھے ہو کر سو جاتے ہیں اور عورتوں کے کام کے نہیں رہتے

مامون رشید کی دو لونڈیوں ایک سیاہ اور ایک سفید میں تکرار ہوئی سفید نے سفیدی کی تعریف کی اور کہا برف دوا میں کام آتی ہے اور سورج کی سفیدی نہایت عجیب ہے۔ اور کپڑوں میں بہتر کپڑا سفید ہے سیاہ لونڈی نے جواب دیا کہ عنبر اشہب اور عود قماری گردنوں کے ہار میں خوشبو میں لگائے جاتے

ہیں اور جاڑے میں کوئے گرمی کے ٹھنڈے پانی سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں اور
آنکھ میں سفیدی اندہا کر دیتی ہے۔ اور جسقدر ہزار حبشیوں سے بہتر ہے اور
جوانی کی سیاہی کو سب عورتیں تلاش کرتی ہیں اور بنی عباس کے قبوں کی
سیاہی کیسی ہیبت ناک ہے پھر اُس نے یہ شعر پڑہا ؎

اُحِبُّ لِحُبِّھَا السُّوْدَانَ حَتّٰی	اُحِبُّ لِحُبِّھَا سُوْدَ الْکِلَابِ

ایک معتبر شخص نے مجھسے بیان کیا ہے کہ منصور نے بہت سے سادات علویہ کو
شہید کرایا چنانچہ بقیہ سادات یمن کی طرف ہجرت کر گئے جب ماموں بادشاہ
ہوا تو اُس نے اہلبیت سے محبت اختیار کی اور انکو تلاش کرنا شروع کیا
چنانچہ معلوم ہوا کہ بہت سے سادات بنی فاطمہ یمن میں ہیں ماموں کے انکے
بلانے کو قاصد روانہ کئے جب ان سادات کو خبر ہوئی تو اُنہوں نے باہم
مشورہ کرکے یہ بات قرار دی کہ ہم لوگ بذات خود تو نہیں جاتے بلکہ ہمارے
وہ غلام جو شکل و شمائل میں ہمسے مناسبت رکھتے ہیں انکو اپنے نام سے
بھیج دیتے ہیں پھر اُنہوں نے ایسا ہی کیا کیونکہ ماموں کیطرف سے سادات
موصوفین مطمئن نہ تھے الغرض جب یہ سادات جو در اصل غلام تھے ماموں
کے پاس پہونچے تو اُس نے اُنکی بہت خاطر کی اور انکو رکہا یہ لوگ سادات ہی
مشہور رہے اور اُنہوں نے شادیاں کی اور اولاد بھی اُن کی سادات
کہلانے لگی اسی سبب سے جب تم کسی سید کو بصورت بدخلق بدرماغ دیکھو
تو جان لو کہ یہ انہیں غلام زادوں میں سے ہے۔ کیونکہ سادات کا خاندان
عالیشان ایسا نہیں ہے جس میں کمینوں کی گنجایش ہو چنانچہ امام جعفر علیہ
السلام کے اس قول کا مطلب ہے۔ کہ ہم پاک گھرانے کے لوگ ہیں نہ ہم خود

فسق و فجور کرتے ہیں نہ ہمارے ساتھہ کیا جاتا ہے

تیرہواں مقالہ

قسم کے متعلق حیلوں کے بیانمیں

شراب میں اگر لہسن ڈالکر جوش کریں تو قولنج بارد کے مریضوں کو نافع ہے اور ہمارے بہت سے اصحاب اسکو جائز کہتے ہیں جس اختلافی مسئلہ کی صحت کا حاکم حکم کردے اسکا اختلاف زائل ہوجاتا ہے

قسم ایسے الفاظ کے ساتھہ کہانی چاہیئے جن سے اس کے فسخ میں تاویل کرسکے اور قسم قسم کہانے والے کی نیت پر موقوف ہوتی ہے وکیل کی فعل سے پرہیز کرنا چاہیئے اور الفاظ قسم کے محدود نہ ہونے چاہئیں

اور اے بادشاہ تم حکمائے قول اور انکے ساتھہ فتوی دینے کی ممانعت نکرو اور اگر تم اُن کو اختیار کرو تو پوشیدہ رکھنا چاہیئے اور خدا تعالے اور اسکی صفات و افعال کے ساتھہ قسم کہانے سے بہت خوف رکھو اور دیگر بزرگ چیزوں کی قسم کہانے میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور جھوٹی قسم کہانے سے شہر اجڑ جاتے ہیں اور جھوٹی قسم یہ ہے کہ جس بات کو جھوٹ جانتا ہو اُس کے صحیح ہونے کی قسم کہائے ۔ ای بادشاہ جب تم دربار میں بیٹھو تو نہایت ادب اور وقار کے ساتھہ بیٹھو اور کلام بہت کم کرو کیونکہ بادشاہوں اور خداوندوں کو بہت کلام کرنا بُرا ہے اور علماء کو بہت سے فوائد کلام کے ساتھہ حاصل ہوتے ہیں اور خود بحث مباحثہ نکرو بلکہ مباحثہ کرنیوالوں میں باہم مقابلہ کرادو تمنے سنا ہوگا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے دل سے فتوے لو اگرچہ لوگ کچھہ ہی فتوی دیں کیونکہ حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور انکے درمیان

ہیں امور متشابہات ہیں پس اس چیز کو چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرو جو تم کو شک میں نہ ڈالے اور حضور ہی نے فرمایا ہے جس نے حلال روزی اختیار کی اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور مروت اُس کے اندر آتی ہے اور اندرون اُسکا بہتر ہوتا ہے اور نام اُس کا بلند ہوتا ہے اور امید اسکی حاصل ہوتی ہے اور موت اُسکی اچھی ہوتی ہے اور اولاد اُسکی پاک ہوتی ہے اور نطفہ اُس کا نورانی ہوتا ہے اور آنسو اُس کے رقیق ہوتے ہیں اور حکمت اسکی ظاہر ہوتی ہے اور غصہ اُسکا دور ہوتا ہے اور قلب اسکا نرم ہوتا ہے اور گناہ اُس کے ہلکے ہوتے ہیں۔ اور حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی ایک درہم مال حرام کا نہ لینا خدا کے نزدیک چالیس ہزار مقبول حجوں سے افضل ہے اے علی جس نے (ناحق) غصہ کیا اس پر غصہ کیا جائے گا اور جس نے ظلم کیا اُس پر ظلم کیا جائے گا اور جس نے کثرت کے ساتھ صدقہ دیا اسکی اولاد کی مدد کی جائے گی۔

حرام کے اندر راز یہ ہے کہ کل نفوس کی [illegible] ایک ہے اور [illegible] جیسے جسم اسی کی طرف ہے پس جب ایک شخص ظلم کرتا ہے وہ ظلم کل نفوس کے اندر سرایت کر جاتا ہے اور یہی اس کلام الٰہی کے معنے ہیں وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ط وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۵ یعنے جس نے کسی نفس کو بغیر قصاص کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اسکو زندہ کیا (یعنے قتل ہونے سے بچایا) تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ اور جس نے نفل حج یا صدقہ کا ثواب کسی روح کو بخشا ہو تو اسکا اثر سب روحوں کو پہنچتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ جب کوئی شخص

اپنی بیوی سے کہتا ہے تیرا بعض حصہ طلاق والا ہے تو کس طرح طلاق ساری عورت
پر واقع ہوتی ہے کیونکہ طلاق ایسی چیز نہیں ہے جسکے حصے ہو سکیں۔

اے بادشاہ تمہارے واسطے ایک امام ضرور ہونا چاہیئے جو تمکو نماز پڑھایا کرے
اور امام بوڑھا پابند ہو اور عالم دیندار ہو۔ اور تم اپنے غلاموں اور خدمتگاروں
کو لکھنا پڑھنا اور قرآن اشارات حزب تعلیم کرو اور ان کا معلم بھی بوڑھا
شخص ہونا چاہیئے اور عورتوں کے تعلیم دلوانے کو نیک بخت معلمہ تلاش کرو

اے بادشاہ زمانہ کے لوگ بہت خراب ہیں مرد مردوں سے اور عورت عورتوں
سے بدفعلی کرتی ہیں اور یہ بات نہایت غضب الٰہی کے نازل ہونے کی ہے اور ایسی
ہی باتوں میں لوگوں نے غلو کر کے تحلیل و تحریم کو اڑا دیا ہے اور عقلی اور نقلی
بیہودہ دلیلیں قائم کر لی ہیں مثلاً نقلی دلیل خدا تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ
لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا یعنے خدا کی وہ ذات پاک ہے جس نے زمین کے اندر سب
چیزیں تمہارے واسطے پیدا کی ہیں یہ لوگ کہتے ہیں پہلے زمانہ میں لوگ اسی
طریقہ پر تھے کہ نہ کسی چیز کو حلال جانتے تھے نہ حرام انبیاء نے چیزوں میں
حلال و حرام کی تفریق کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا
يُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ یعنے خرابی ہے ان مشرکوں کے واسطے جو زکوۃ نہیں دیتے
ہیں اور یہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اموال بنی حنیفہ کو مباح کر لینے کی حجت لاتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول کا خطاب موجود کے واسطے ہوتا ہے یا معدوم کے اگر
معدوم کے واسطے ہے تو معدوم ایسی چیز نہیں ہے جس سے خطاب کیا جائے
پس جو لوگ کہ انکے زمانوں میں موجود تھے وہی انکے مخاطب تھے اور اسی شے کے

بنی حنیفہ ایک قبیلہ کا نام ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے
اور حضرت ابوبکر صدیق نے انپر جہاد کیا تھا ۱۲

ساتھ بصریہ وغیرہ فرقوں نے تمسک کیا ہے اور عنقریب ہم انکے دلائل انکے مواقع میں بیان کریں گے۔

اے بادشاہ ہم تمہارے طریقہ کے متعلق تمسے پورا بیان کر چکے ہیں کہ تم کو عمدہ اور نفیس کپڑا پہننا اور کم گفتگو کرنا اور اپنے دوستوں اور ملازموں کو مؤدب رکھنا چاہیئے اور یہ بات ضرور ہے کہ وہ لوگ تم سے قریب ہوں یا دور ہوں مگر مطمئن ہوں تمہاری طرف سے شک میں نہ ہوں جیسا کہ ایک حکیم کا قول ہے کہ تین شخص ہیں اگر تو ان پر ظلم نہ بھی کرے گا تو وہ تیرے اوپر ضرور ظلم کریں گے ایک اولاد دوسرے بیوی تیسرے بادشاہ اور اے لوگو تم کو بادشاہوں کے قرب سے دور رہنا چاہیئے کیونکہ اگر وہ تم کو اپنے پاس رکھیں گے تو ضرور کسی وقت فتنہ میں ڈالیں گے اور اگر تمہیں دور بھیجیں گے تو غمگین کریں گے۔

یہ سب وصیتیں حصول سلطنت کے متعلق ہیں اگر تم اس کے حاصل کرنیکا قصد کروگے تو امید ہے کہ خدا تمہاری مدد کریگا اور جب خدا کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے اسباب بھی مہیا کر دیتا ہے ہر کام کے واسطے اسباب کا ہونا ضروری ہے دیکھو خدا تعالے نے حضرت مریم کے واسطے خشک کھجور میں پھل لگائے پھر حضرت مریم کو حکم کیا کہ اس کو اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ بتازہ کھجوریں جھڑیں گی حالانکہ خدا تعالے اس بات پر قادر تھا کہ بغیر مریم کے ہلائے اپنے کھجوریں جھاڑ دیتا اسی طرح ہر کام میں حرکت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ فی الحرکۃ برکۃ یعنے حرکت میں برکت

الم تر ان اللہ قال لمریم   وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط الرطب

وَلَوْ شَآءَ اَنْ تَجْنِیَ الْجِذْعَ مِنْ غَیْرِ ہَزِّہَا وَلٰکِنَّمَا الْاَشْیَاءُ تَجْرِیْ لَہَا سَبَبٌ

کیا تمنے نہیں دیکھا کہ خداوند تعالیٰ نے مریم سے فرمایا کہ کھجور کو اپنی طرف ہلاؤ تمپر تازہ کھجوریں جھڑینگی۔ اور اگر وہ چاہتا تو بغیر مریم کے ہلائے کھجوریں جھاڑ دیتا۔ مگر ہر چیز کے واسطے سبب کا ہونا ضروری ہے۔

ای طالب سلطنت اگر تم سے ہوسکے تو سرخ و سفید[1] بنانے کی ترکیب حاصل کرو مگر یہ کام تم سے ہونا مشکل ہے مگر جب ہمت سے کام لوگے تو کچھ نہ کچھ رستہ تمپر کھل جائیگا اور اگر تم یہ کہو کہ کیمیا نہیں بن سکتی تو اگر یہ بنتی تھی تو اب بھی بنتی ممکن ہے کیا تم نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی رموز میں نہیں سُنا کہ زیبق رجراج میں شب مصور کے ساتھ بے انتہا مال ہے مگر کم ہمت لوگ تم کو تمہارے حصول مقصد سے باز رکھتے ہیں ورنہ جو شخص کوشش کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ ضرور پا لیتا ہے چنانچہ میں اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ ایک درویش ذی علم نے اس حدیث کو سنکر کہا کہ میں اسکا تجربہ کرتا ہوں کہ بادشاہت مجھ کو حاصل ہوتی ہے یا نہیں اور یہ شخص لائق سلطنت بھی تھا کیونکہ ذی علم مہذب و مؤدب آدمی تھا بادشاہ کے ہاں جاکر فراشوں میں نوکر ہوا اور اپنی خوش اخلاقی اور قابلیت سے تھوڑے عرصہ میں مشہور ہو گیا اور فراشوں کے سردار کے مرتے ہی اُسکی جگہہ قائم کیا گیا پھر جب وہاں بھی اُس نے بڑی دیانت سے کام کیا تو اسکی اور ترقی ہوئی یہانتک کہ وزیر نے اُسکو اپنے خاص ہاتھ کے نیچے بلا لیا پھر یہ خود وزیر ہو گیا اور نہایت عدل و انصاف سے کام کرنا شروع کیا ظلم کے دروازے بند کر دیئے اور حساب و کتاب صاف کر دیا لوگوں کو نہایت راحت نصیب ہوئی یہانتک کہ بادشاہ بھی

[1] یعنے کیمیا کے ذریعہ سے سونا چاندی بناؤ۔ کیمیا کی بحث کتاب کلید اسرار سے ملاحظہ فرماویں ۱۲

مرگیا اور بالاتفاق اسکو بادشاہ بنایا گیا اور اس نے اس بادشاہ کی لڑکی سے
شادی بھی کرلی ۔
پس اسی طرح تم کو اپنا عزم بالجزم حصول عزت کے واسطے رکھنا چاہیئے اور پہلے
آلات سلطنت کے حاصل ہونے کا فکر کرو جنکو ہم تمہارے تئیں خوب بتلا چکے
ہیں اور تمنے حسن بن صباح کا قصہ سنا ہوگا جبکہ یہ اَلمُوت کے قلعہ کے نیچے زاہد
بنکر رہا ہے اور اس قدر لوگوں کو اُس نے اپنا گرویدہ بنایا تھا کہ تمام اہل قلعہ یہ چاہتے
تھے کہ یہ قلعہ کے اندر آئے مگر یہ اُس میں نہ جاتا تھا اور رات دن لوگوں کے مرید
کرنے میں مشغول تھا اور کچھ طریق ارادت اور جدل انکو تعلیم کرتا تھا ۔ پھر اس کے
بعد اپنے دل سے عجیب عجیب باتیں گھڑ کے اُن کی عقلوں کے موافق انکو سنانے
لگا مثلاً کہتا کہ لاالہ الا اللہ کہنے والے کے حق میں تم کیا کہتے ہو اگر تم نے کہا
کہ وہ حق پر ہے تو وہ کہتا کہ یہ بات تو یہودیوں اور نصرانیوں کی ہے اور اگر تم
نے کہا کہ وہ حق پر نہیں ہے تو وہ کہتا کہ پھر اُس کو کیوں برا کہتے ہو پھر اُس نے
مریدوں کو خوب اپنا مطیع فرمان کیا اور اُن سے کہنے لگا کہ دیکھو لوگوں نے
کس طرح شریعت کو چھوڑ دیا ہے انکی اصلاح کرنی ضروری ہے پھر جب مریدوں
کی تعداد معقول ہوگئی تب یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے واسطے اُٹھ
کھڑا ہوا تب بہت سی مخلوق اُس کے ساتھ جمع ہوگئی ۔ پھر ایک روز بادشاہ
قلعہ سے نکلکر شکار کے واسطے گیا اور اکثر اہل قلعہ اُسی کے مرید تھے اِس نے
جھٹ پٹ قلعہ پر قبضہ کرلیا ۔ اور بادشاہ کو شکارگاہ ہی میں پہونچکر قتل کیا
پھر دن بدن اسکے مذہب اور سلطنت کو ترقی ہونے لگی یہاں تک کہ ان کے
رد میں کتاب قواصم الباطنیہ لکھی گئی اور ضرور ایسے ہی لوگ آخر زمانہ میں دین کے

طریقے چھوڑ دیں گے اور تجربات کو اختیار کریں گے

اب تم ان سب باتوں کو خوب غور اور تحقیق اشعار کے طور پر سب کچھ تم کو بتا دیا ہے اور یہ ہمارا بیان تمہارے واسطے ایک سیڑھی ہے جس کے ذریعہ سے تم اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے حطیہ کو عبس اور ذبیان کے قصے جمع کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ ایسی کتابوں کے جمع کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ بس تم کو ایسی ہی ہمت کرنی چاہیئے کہ تم کل مراتب سے اعلےٰ اور اولےٰ مرتبہ حاصل کرو اور اگر تم انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں دیکھو تو یہ بھی تمہاری ہمت بڑہانے کے واسطے بہت کافی ہیں کیونکہ تم کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے تبلیغ احکام کے واسطے کس قدر مصائب سہے ہیں اور کیسی کیسی تکلیفیں اٹھا کر اپنے مطلب کو پہونچے ہیں اور تم نے داؤد بن ایشا حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا قصہ بھی سُنا ہوگا کہ جب تائید غیبی ان کی مددگار ہوئی تو جالوت کو قتل کر کے انہوں نے طالوت بادشاہ وقت کی بیٹی سے شادی کی اور بادشاہ بن گئے اور اگر تم کو ضرورت ہو تو کتاب اسباب بدء المعارف تصنیف ابن قتیبہ کا ملاحظہ کرو اور سفر کے خیال کو چھوڑ دو دیکھو حیوان جو بالکل بے زبان ہے مار پیٹ سے ادب اور تہذیب اور ناچنا اور کرتب دکھانا حاصل کر لیتا ہے۔ ہارون رشید کے مرنے کے بعد جب امین خلیفہ ہوا تو مامون بھاگ کر شہر اصفہان میں پہونچا حسن بن سہل اس کے ساتھ تھا اور خود مامون ذی علم ادیب اور عقلمند شخص تھا جامع مسجد میں جا بیٹھا اور ادنیٰ غالیچہ کا فرش اس میں بچھوا دیا لوگ علم تحصیل کرنے کے واسطے اس کے پاس آ و رفت کرنے لگے اور حسن بن سہل لوگوں سے کہتا تھا کہ کیا

یہ خلیفہ حق نہیں ہیں اُنکی بیعت کرو کیونکہ یہ بالکل اگلے بزرگوں کے طریق پر ہیں یہانتک کہ اسی ہزار آدمیوں کا لشکر اس کے ساتھ جمع ہوگیا اور عجم کے جس قدر لوگ تھے وہ اسکی خراب حالت سنکر اُس سے بددل ہوگئے تھے سب بھاگ بھاگ کر مامون کے پاس جمع ہو گئے چنانچہ مامون نے طاہر بن حسین کو لشکر کا سردار کرکے امین کے مقابل روانہ کیا اور اُنھوں نے جاتے ہی اُسکو قتل کردیا پھر تو مامون کی سلطنت مستحکم ہوگئی۔

اس قسم کی بہت سی حکایات منقول ہیں اور ہمنے تم کو یہ واقعات اسیواسطے سنائے ہیں تاکہ تمھاری ہمت قوی ہو اور پہلی کتابیں مثل کلیلہ ودمنہ اور کتاب المغازی اور عبدالوہاب کا قصہ وغیرہ کو ملاحظہ کرو اور اُن کے غلط یا صحیح ہونے سے غرض نہ رکھو بلکہ ان حکمتوں پر غور کرو جو انکے اندر مذکور ہیں۔

شافعی فرماتے ہیں سر کا گرنا انسان کا گرانے والا ہے (یعنے بادشاہ کی تباہی رعیت کی بربادی ہے) اور تم کو عہد اور بات کا پورا ہونا چاہیئے اور شہر میں ایک کوتوال مقرر کرو جو تمھارے محل اور تمام شہر کا انتظام کرے اور شہر کے رستوں اور ہر چیز کے نرخ مقرر کرنے کا بھی انتظام کرو اگرچہ نرخ مقرر کرنے کی ممانعت ہے مگر اس زمانہ میں کچھ حرج نہیں ہے۔ کیونکہ لوگوں کی حالت خراب ہوگئی ہے اور امانت جاتی رہی ہے جیسا کہ کتب ملاحم میں حضور کا خطبہ منقول ہے اور اس میں حضور نے آیندہ زمانہ کی حالت کا بیان فرمایا ہے۔ اقبال مندی کی ابتدا یہی ہے اور انتہا بھی ہے

منقول ہے کہ جب خداوند تعالی نے حضرت موسٰے علیہ السلام کو مبعوث کیا تو کسی نے حکیم افلاطون سے کہا کہ تمھارا شاگرد موسٰے علۃ العلل سے خطاب کرتا

ہے افلاطون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلوایا جب حضرت موسیٰ اُس کے سامنے
آئے تو پوچھا کہ اے فرزند کیا تم علۃ العلل سے خطاب کرتے ہو حضرت موسےٰ نے
کہا ہاں افلاطون نے کہا تم یہ بات کس دلیل سے کہتے ہو کہا سہم السعادت
سے افلاطون نے کہا کس طرف سے تم اُس آواز کو سنتے ہو موسےٰ علیہ السلام
نے فرمایا ہر طرف سے افلاطون نے کہا ہر نبی کا ایک معجزہ ہوتا ہے تمہارے
پاس کیا معجزہ ہے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالدیا جو فوراً اژدہا
بن گیا ایک حاسد بولا کہ جزیرہ سراندیپ میں ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے
کہ جب اس کو اس ملک میں لاتے ہیں تو وہ سانپ بنجایا کرتی ہے حضرت موسےٰ
نے فرمایا تو اس لکڑی کو لے اگر تیرا کہنا سچ ہے تو تیرے ہاتھ میں بھی یہ عصا
سانپ بن جائے گا اس بات کو سنکر وہ شخص حیران ہوگیا افلاطون نے کہا
اے لوگو موسےٰ کی پیروی کرو کیونکہ یہ شخص معجزہ اور سعادت کلیہ فیض اول
سے لیکر آئے ہیں اور خلقت کو پہونچاتے ہیں جو شخص اُس کے لائق ہوتا ہے اس
کو قبول کرتا ہے اور فیض اول علۃ اولے سے بطریق فیض وہبی کے جسکی حقیقت
کے ادراک سے عقول عاجز ہیں جاری ہوتا ہے اور جو فیض اول علۃ العلل سے
صادر ہوتا ہے وہ عقل فعال ہے جو بالکلیہ اس سے صادر ہوتی ہے اور نفس
کلیہ وہ ہے جو فیض کو اُس سے حاصل کرتا ہے اور مخلوق میں عقل کی تجلی کی
مثال ایسی ہے جیسے سورج کی شعاع روشندانوں اور سوراخوں اور مکانوں
میں پہونچتی ہے اور انبیا علیہم السلام کے اندر عقل کا ظہور ایسا ہے جیسے
صاف چٹیل میدان میں دہوپ ہوتی ہے اور اس حدیث شریف کا بھی یہی
مطلب ہے کہ فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے مخلوق کو ظلمت میں پیدا کیا پھر اُن پر

اپنے نور میں سے نور ڈالا پس جسکو وہ نور پہونچا اُس نے ہدایت پائی اور جسکو نہیں پہونچا وہ کافر رہا اور یہی اس آیت کا مطلب ہو اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اور فرماتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ اور یہی نور ابراہیم علیہ السلام پر ابتدا میں بقدر کواکب کے ظاہر ہوا تھا۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے مجاہدات میں ترقی کی انوار قدسیہ انکے دل پر منکشف ہوئے اور شمس و قمر کا اُنھوں نے مشاہدہ فرمایا پھر جب علت صاف ہوئی تو خلّت خالص ہوگئی اور مقیاس الخط کے ساتھ انھوں نے علت اولی کی اصل کو جسکو اندر سعادت کا فیض ہے مشاہدہ فرمایا اور سہم سعادت کے ساتھ کہنے لگے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنے میںنے اپنے چہرہ کو متوجہ کیا ہے اس ذات پاک کی طرف جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے اور جب نور الٰہی کے اشراق کو پایا تو مال اور اولاد کی طرف بالکل التفات چھوڑ دیا اور اس عالم ذوق وشوق میں اپنے کمال پر نظر کرکے کہنے لگے کہ میرا جسم آتش عشق کے واسطے ہے اور میری اولاد راہ خدا میں قربان ہیں اور میرا مال مہمانوں کے واسطے ہے

پس اے بادشاہ تم کو یہی طریق اور وتیرہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ باطن کا راز تم پر منکشف ہو اور تم تخت پر بیٹھکر لوگوں کے احوال معلوم کرو اور اپنی فراست کے نور سے ظالم اور مظلوم کو پہچان لو۔

معلوم ہو کہ مال و اسباب حصول سلطنت دنیوی و اخروی کا ذخیرہ ہیں پھر جب تم یہ طریقہ اختیار کروگے تو سہم السعادت کے ذریعہ سے اپنے کل مخالفوں پر غالب ہو جاوٴگے اور اسی سے تم کو سہم علویہ کی تسخیر حاصل ہوگی یعنے فرشتے

تمہاری مطیع ہونگے اور تم سے ملاقات کرنے آوینگے اور یہ بات اُس وقت ہوگی جب
تم اپنی روح کو پاک کروگے کیونکہ فرشتے ارواح مجردہ ہیں یعنے انکی روح ہی ان کا
جسم ہے خدا کی حمد وثنا کرنے سے انکی تالیف قلوب ہوتی ہے۔ لطائف حکایات
میں وارد ہے کہ فرشتوں نے آپس میں کہا کہ ہمارے پروردگار نے ناپاک نطفہ
سے اپنا دوست پیدا کیا ہے اور بہت بڑا ملک اسکو عنایت فرمایا ہے خداوند
تعالی نے فرشتون کی طرف وحی کی کہ تم اپنے میں سے ایک بہت بڑا زاہد
اور سردار فرشتہ چھانٹ لو پس سب فرشتوں کا اتفاق جبرئیل اور میکائیل
پر ہوا یہ دونوں فرشتے بصورت انسان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
میں آئے حضرت ابراہیمؑ نے اس روز اپنے تمام جانوروں اور مال واسباب کو
جمع کیا تھا اور آپ کے پاس چار ہزار کتے تھے جن میں سے ہر ایک کے گلے میں
ایک طوق چاندی کا اور ایک طوق سونے کا تھا اور چالیس ہزار بکریاں دودھ
والی تھیں اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کا تو کچھ حساب ہی نہیں ہے یہ دونوں
فرشتے رستہ کے دونوں طرف آنکر کھڑے ہوئے اور ایک نے نہایت خوش
آوازی سے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ کہا دوسرے نے کہا رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ
حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تم دونوں پھر یہی کہو میں اپنا نصف مال تم کو دیدونگا
اُنہوں نے دوبارہ کہا پھر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اگر اب کے پھر کہو تو میرا تمام
مال اور اولاد اور میرے جسم تک تمہارا ہے پس اسوقت آسمان کے فرشتوں
نے آواز دی کہ یہ بخشش ہے اس کو دیکھو اور ایک منادی نے عرش کے نیچے
سے آواز دی کہ خلیل (دوست) اپنے خلیل (دوست) سے موافق ہے
اور اے بادشاہ تم کو مال کے ہونے کی خوشی اور نہ ہونے کا کچھ غم نہ کرنا چاہیئے

اور جب پورے طور سے تم سلطنت پر قابض ہو جاؤ اس وقت کتاب سلسبیل اور احیاء علوم الدین میں سخاوت اور بخشش کے سبق پڑہو۔ اور اگر تم پہلے بزرگان کے قدم بقدم چلنا چاہتے ہو تو کتاب فتوح محے الدین کوفی میں لکھا ہے کہ جب بیت المقدس کے لوگ صحابہ کے حصار سے بہ تنگ آئے تب اُنہوں نے کہا کہ ہم یہ شہر خاص امیر المومنین حضرت عمرؓ کے حوالہ کرینگے صحابہ کرام نے یہہ حال حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ جب اس حال سے واقف ہوئے تو ایک گھوڑا اور ایک گدہا آپ نے سواری کے واسطے تیار کیا اور ایک غلام ساتھ لیا اہل مدینہ نے عرض کیا کہ اس طرح آپ کے تشریف لیجانے میں اسلامی سلطنت کی بدنامی ہے آپ نے فرمایا سلطنت کا دینے والا آسمان والا ہے تم اپنے دلوں کو صاف رکھو اور اپنی ہمتوں کو بلند کرو تاکہ سعادت کو تم نورانی عقل کے ساتھ افلاک کے اوپر سے دیکھہ لو۔ پھر آپ ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور بجسب اتفاق ایسا موقعہ ہوا کہ جس روز آپ بیت المقدس میں پہونچے وہ دن آپ کے گدہے پر سوار ہونے اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہونے کا تہا اور گدہا آپ کو لیکر ایک پانی کے گڑہے میں گر پڑا اور تمام کپڑے آپ کے کیچڑ میں تر ہو گئے ہر چند لوگوں نے آپ سے کہا کہ یہ کپڑے اتار دیجئے اور گھوڑے پر سوار ہو جایئے کیونکہ بیت المقدس کے سب لوگ آپ کو لینے اور دیکھنے آئے ہیں حضرت عمر نے ان باتوں کی طرف کچھ التفات نہ فرمایا یہانتک کہ شامی لوگ اپنے تزک واحتشام کے ساتھ حضرت عمر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ عمر ہیں ہم آپ کو شہر تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے مطیع ہوتے ہیں اور آپ کا دین اختیار کرتے ہیں جیساکہ مسیحہ ہمکو فرما گئے ہیں کہ

جب تمہارے پاس کچھ پانی میں تر کپڑے پہنے ہوئے اسیر آئیں تو ملک ان کو تسلیم کر دینا۔

پس یہ خبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرار معارف کی ہے کہ آپ کا قلب کیسا صافی و وافی تھا اور خداوند تعالی نے آپ کو تمام اسرار گذشتہ و آیندہ کے بتلا دیئے تھے اور انہیں انوار نبوت سے لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق روشنی حاصل کی ہے خصوصا حضور کے برادر عزیز القدر حضرت علی مرتضےٰ نے اسی نور سے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں مثلاً جفر جامع اور کتاب خطبۃ البیان جس میں اکثر واقعات آیندہ کا بیان ہے۔

اے بادشاہ اگر کوئی بادشاہ تم سے صلح کرنی چاہیے تو اگر وہ مسلمان ہو تو اس سے صلح کر لو اور اگر کافر ہو اور اسپر قدرت رکھتے ہو تو صلح نہ کرو کیونکہ پھر شاید فرصت کا موقع نہ ملے اور اس نے اگر قوت حاصل کر لی تو پھر ضرور تم کو نقصان پہونچائے گا۔ اور صلح ایک مدت مقرر تک ہونی چاہیئے جس کی میعاد کم از کم چار ماہ ہیں۔ اور اگر صلح کرنے والوں میں سے ایک شخص مرجائے تو دوسرے کو فائدہ پہونچے گا۔ پھر اگر تمہاری ہمت صاف ہو اور تمہارے روح ملکوت اعلے سے مجانست رکھتی ہے پس تم اپنے ستارہ کی دعوت کرو جب کہ وہ تثلیث یا تسدیس کی تم سے نظر رکھتا ہو اور اس کا بخور روشن کرو اگر وہ تمہارا دوست ہو گیا تو گویا وہ تمہارا وزیر ہے اور ان اعمال کے واسطے بلند ہمتی اور تزکیہ نفس اور کم کھانا اور خلوت میں رہنا اور ہر وقت ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ ان باتوں سے غیب کا روزن کھل جاتا ہے اور عالم باطن سے مکاشفہ کے انوار ظاہر ہوتے ہیں اور تم فرشتوں اور

دف چنگ کی باتیں سننے لگتے ہو اور تمہارا لاہوت ناسوت پر غالب ہوتا ہے پس تم مصباح مشکوٰۃ انوار الٰہیہ کے زیت بنجاتے ہو چنانچہ کسی کا قول ہے ؎

تَقُلَتْ زُجَاجَاتٌ اَتَتْنَا فُرَّغًا ۔۔۔ حَتّٰی اِذَا مُلِئَتْ بِصِرْفِ الرَّاحِ
خَفَّتْ وَكَادَتْ اَنْ تَطِيْرَ بِمَا حَوَتْ ۔۔۔ وَكَذَا الْجُسُوْمُ تَخِفُّ بِالْاَرْوَاحِ

جو شیشے ہمارے پاس خالی آئے وہ بھاری تھے یہانتک کہ جب انمیں خالص شراب بھر گئی وہ اس قدر ہلکے ہوئے کہ قریب تھا ہوا کے زور سے اُڑ جائیں اور ایسے ہی جسم روحوں کے ساتھ ہلکے ہوتے ہیں۔ اور جب سعادت کا خمیر تم کو اس علت سے حاصل ہو جائے تو کل علتوں کی مبدا ہے اور اُس کے حاصل کرنے میں تم پورے مجاہدہ سے کام لو تب تمپر انوار محبت نازل ہونگے اور تمام مخلوق تمہاری بغیر شمشیر زنی اور ہیبت بٹھانے کے مطیع ہو جائے گی۔

اور اگر مجاہدہ تم سے نہ ہو سکے اور باب طلب کو مسدود پاؤ تب زہد اختیار کرو کیونکہ انسان دو قسم کے ہیں یا بادشاہ یا فقیر اور سب سے بدتر وہ ہے جو ان دونوں کے درمیان ہیں ہے حضرت علی رضہ فرماتے ہیں ؎

اِذَا مَا لَمْ تَكُنْ مَلِكًا مُطَاعًا ۔۔۔ كَمَا تَرْضٰى فَكُنْ عَبْدًا مُطِيْعًا
فَاِنْ لَمْ تَمْلِكِ الدُّنْيَا جَمِيْعًا ۔۔۔ كَمَا تَخْتَارُ فَاتْرُكْهَا جَمِيْعًا
هُمَا شَيْئَانِ مِنْ نُسْكٍ وَمُلْكٍ ۔۔۔ يُنِيْلَانِ الْفَتٰى شَرَفًا رَفِيْعًا
اِذَا مَا الْمَرْءُ عَاشَ بِكُلِّ شَيْءٍ ۔۔۔ سِوٰى هٰذَيْنِ عَاشَ بِهٖ وَضِيْعًا

[1] جبتک کہ تو بادشاہ نہ بنجائے اور لوگ تیری جسطرح تو چاہتا ہے اطاعت نکریں پس تو خدا کا عابد و زاہد بندہ بنارہ پس اگر تو ساری دنیا کا مالک ہو جیسا کہ تو چاہتا ہے پس اسکو بالکل چھوڑ دو۔ یہ دونو چیزیں یعنے عبادت اور سلطنت آدمی کو شرف اور بزرگی نصیب کرتی ہیں اگر انسان ان دونو کے سوا اور کسی چیز کے ساتھ زندگی بسر کرے تو زندگی اسکی ذلیل ہے ۱۲

معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو لکھا کہ اگر ملک تجھ سے جاتا رہے تو محراب ہرگز نہ چھوڑیو (یعنے عبادت اختیار کیجو) لوگوں نے اسی طریق سے اپنے مطالب حاصل کیئے ہیں اور ہمنے بہت سے بادشاہوں کو فقیروں کے در پر حاضر دیکھا ہے چنانچہ قشیری فرماتے ہیں ؎

اِذَا اَمَّ الْفَقِیْرُ لِبَابِ الْاَمِیْرِ	فَبِئْسَ الْاَمِیْرُ وَبِئْسَ الْفَقِیْرُ
وَاَمَّا الْاَمِیْرُ لِبَابِ الْفَقِیْرِ	فَنِعْمَ الْاَمِیْرُ وَنِعْمَ الْفَقِیْرُ

معلوم ہو کہ جب دل صاف ہوجاتے ہیں اور نور جلال براہین باطنہ کے ساتھ اپنیر منکشف ہوتا ہے اور تخلیہ اور تصفیہ پورے طور سے حاصل ہوجاتا ہے تب عالم سفلی وعلوی کے اسرار ظاہر ہوجاتے ہیں اور کیمیاء اکبر کی معرفت نصیب ہوتی ہے فرشتے خدمت گذار بنتے ہیں اور جنت اور اسکی نعمتوں کو یہ شخص اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے جیسا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث سے فرمایا اے حارث تم نے کس طرح صبح کی عرض کیا میں نے خدا کے ساتھ حق کے ایمان کی حالت میں صبح کی ہے حضور نے فرمایا ہر حق کی حقیقت ہو پس تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہو عرض کیا حضور مینے اپنے نفس کے آگے دنیا کو پیش کیا پس سونے اور مٹی کو یکساں پایا اور گویا کہ جنتی لوگ میرے سامنے باہم ملاقات کر رہے ہیں اور دوزخیوں کو دوزخ میں عذاب ہو رہا ہو اور گویا خدا تعالے کا عرش میرے سامنے ہے حضور نے فرمایا یہ شخص مومن ہے خدا نے اُس کے دلکو منور کردیا ہے ۔

اے بادشاہ اب سب مراتب تم کو معلوم ہوگئے پس تم انکو لازم پکڑو اور اپنی

ؔ جب فقیر امیر کے دروازے کا قصد کرے تو فقیر وامیر دونوں برے ہیں اور جب امیر فقیر کے دروازہ کا قصد کرے پس امیر وفقیر دونوں اچھے ہیں ۔

عمر یعنے دنوں کے تین حصے کرو ایک حصہ اپنے نفس کے واسطے اور ایک حصہ اپنی
رعایا کے واسطے اور ایک حصہ اپنے رب کے واسطے معلوم ہو کہ سب لوگ تم سے
اپنے منافع چاہتے ہیں اور اسی واسطے تمہارے ساتھ ہوئے ہیں سوا خدا و ند تعالےٰ
کے کہ وہ تم سے تمہارا افادہ چاہتا ہے۔ پس تم اسی کے ساتھ ہو اور اسکو لازم
پکڑو کیونکہ سایہ کے واسطے زوال ضروری ہے اگرچہ عمر نوح بھی تم کو نصیب
ہو مگر آخر مرنا ہے استاد جوینی نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ کسی نے
محمود بن بویہ سے پوچھا کہ تمنے طلب مملکت کا کیسے قصد کیا حالانکہ تم اس
کے اہل نہ تھے کہا مینے ایک عورت کو سنا کہ دف بجا کر یہ شعر گا رہی تھی ؎

مَنْ هَابَ خَابَ وَمَنْ جَسَرَ بَلَغَ الْمُنَا	وَالدَّهْرُ فِيهِ عَلَاوَةٌ وَعَذَابٌ

جس نے خوف کیا وہ نقصان میں رہا اور جس نے بلند ہمتی کی وہ اپنی امید کو پہنچ
گیا۔ زمانہ میں مٹھاس بھی ہے اور عذاب بھی ہے۔ اور متنبی کہتا ہے ؎

فَثِبْ وَاثِقًا بِاللّٰهِ وَثْبَةَ حَازِمٍ	يَرَى الْمَوْتَ فِي الْهَيْجَا جَنَا النَّحْلِ فِي الْفَمِ

پس خدا پر بھروسا کرکے ہوشیار و چالاک کی طرح سے اٹھ کھڑا ہو جو موت کو جنگ
میں کھجور کا منہ میں آنا سمجھتا ہے اور منصور حلاج کی بلند ہمتی کو دیکھو کہ حاسدوں
نے انکو کیا کیا کچھ کہا یہاں تک کہ سنگسار کر دیا اور حلول کی تہمت لگائی مگر انہوں
نے کچھ خوف نہ کیا اور وہی بات کہے گئے جسکی حقیقت سے جاہل لوگ ناواقف
تھے چنانچہ شیخ ابو العباس بن شریح سے پوچھا گیا کہ آپ حلاج کے حق میں کیا
کہتے ہیں فرمایا میں ایسے شخص کے حق میں کیا کہوں جو مجھ سے زیادہ علم فقہ سے
واقف تھے اور در حقیقت میں نہیں سمجھا کہ وہ کیا کہتے تھے کسی نے کہا کہ اگر
آپنے اُن سے کوئی بات سُنی ہو تو بیان کیجے کہا ایک روز میں نے اُن سے

سُنا کہ وہ ہم حاضرین کی طرف خطاب کرکے فرماتے تھے جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اُن کی گواہی طلب کی جاتی ہے اور جو غائب ہوتے ہیں وہ اس جھگڑے سے محفوظ رہتے ہیں ۔

اور اسی مطلب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ یعنے نیکوں کی نیکیاں مقربوں کے گناہ ہیں کیونکہ یہ لوگ تجلی کی صف میں کھڑے ہونیوالے ہیں پھر انکو کسی بات کا کیا خوف ہو مجاہدہ کرتے کرتے انکے احوال صاف ہوگئے ہیں اور اپنے علوم مجموعہ کے پروں سے مجاہدہ اور تصفیہ اور تزکیہ میں انہوں نے خوب پروازکی ہے اور حجاب ناسوتی کو توڑ کے مطلوب سے جاملے ہیں بندگی اپنر بہت تنگ ہوئی پس یہ چیز عالمین سے نکل گئی اور لاہُوتِیَّت صفات لاہوتیت کر ساتھ مل گئی اور نفوس طاہرہ اپنے معدن کی طرف رجوع کرگئے اور واجب الوجود کی رحمت کے جھونکے اپنر چلنے لگے پس یہ لوگ بعث کے بعد خیام راحت میں مقیم ہوئے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ جیسا کہ ایک عاشق مدہوش کا قول ہے ؎

اِنَّمَا الْحُبُّ فَنَاءٌ کُلُّهٗ	رَحِمَ اللّٰهُ الْفَتٰی قَالَ بِهٖ
اِنَّ مَنْ اَضْحٰی بِقَلْبِیْ سَالِمًا	لَمْ یَذُقْ مِنْهُ اِلَّا قَالِبَهٗ
فِیْ ظِلَالِ الشَّوْقِ قَلْبِیْ دَائِمًا	مِنْ هَجِیْرِ الْهَجْرِ قَدْ قَالَ بِهٖ

اور اگر تم بلند ہمت نہیں رکھتے اور نہ قوت و حشمت رکھتے ہو تب تمہاری یہ مثال ہے

اِذَا کُنْتَ لَا تُرْجٰی لِدَفْعِ مُلِمَّةٍ	وَلَا لِذَوِی الْحَاجَاتِ عِنْدَکَ مَطْمَعٌ
وَلَا اَنْتَ ذُوْ جَاهٍ یُعَاشُ بِجَاهِهٖ	وَلَا اَنْتَ یَوْمَ الْحَشْرِ مِمَّنْ یُشَفَّعُ
فَعَیْشُکَ فِی الدُّنْیَا وَمَوْتُکَ وَاحِدٌ	وَعُوْدُ خِلَالٍ مِنْ حَیَاتِکَ اَنْفَعُ

جب تو ایسا شخص ہے کہ نہ کسی برائی کے دور کرنے کے وقت تجھ سے امید کیجاتی ہے اور نہ حاجتمندوں کی تجھ سے کچھ طمع ہے اور نہ تو ایسا مالدار کہ جس کے مال سے گذارہ کیا جائے اور نہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو حشر کے روز شفاعت کرینگے پس ایسی حالت میں دنیا کے اندر تیری موت اور زندگی یکسان ہے اور تیری زندگی کی بہ نسبت خلال کا تنکا نافع ہے اور تم کو چاہیئے کہ لوگوں کے دل اپنے ہاتھہ میں رکھو کسی کو خط لکھکر اور کسی کو ہدیہ بھیجکر اور بڑے بڑے لوگوں کے ساتھہ محبت کا برتاؤ رکھو اور علماء و مشائخ کی خدمتگذاری کرو اور اگر اُسنے کوئی خطا یا قصور سرزد ہو تو ایک حد تک معاف کرو اور دیکھو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تم کو کیسا ادب سکھایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں مجھکو حکم کیا گیا ہے کہ میں اسکو معاف کروں جو مجھ پر ظلم کرے اور اُس سے ملوں جو مجھہ سے جدائی کرے اور اسپر بخشش کروں جو مجھہ کو محروم رکھے اور اپنی خاموشی کو فکر اور اپنی بات کو عبرت اور نصیحت بناؤں ای بادشاہ اگر تم کسی کو جواب دینا چاہو تو جلدی نہ کرو۔ اور ایلچیوں سے جدا جدا گفتگو کرو ایک مجمع میں دو تین ایلچیوں کے ساتھہ گفتگو نہ کرو اور خوب سوچ سمجھ کر جواب دو اور ایلچیوں کو خوب خوش کرکے رخصت کرو کیونکہ اس میں تمہاری نیکنامی ہے عرب کا ایک حکیم کسرے کے پاس گیا کسرے نے اسکو بہت کچھ انعام و اکرام دیا بعض امیروں نے کسرے کو اسپر ملامت کی کسرے نے کہا ملک میں حکومت اور مال اور ملامت تین چیزیں ہیں دو ان میں سے دوا ہیں اور ایک بیماری ہے پس غلبہ اکثر کے واسطے ہے۔ اور اس آیت سے بھی تمکو نصیحت حاصل کرنی چاہیئے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے ان

دنوں کو ہم لوگوں کے اندر گردش دیتے ہیں آج ایک چیز ایک شخص کے پاس ہے
اور کل دوسرے کے پاس ہے جیسےکہ یہ سلطنت تمہارے پاس آئی ہے ایسے ہی
تم سے منتقل ہو کر دوسرے کے پاس جائے گی دیکھو امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہیں۔ اشعار

اَلنَّاسُ فِیْ زَمَنِ الْاِقْبَالِ کَالشَّجَرَۃِ	وَحَوْلَھَا النَّاسُ مَادَامَتْ لَھَا ثَمَرَہٗ
حَتّٰی اِذَا مَا عَرَتْ مِنْ حَمْلِھَا انْصَرَفُوْا	عَنْھَا عُقُوْقًا وَقَدْ کَانُوْا بِھَا بَرَرَۃً
وَحَاوَلُوْا قَطْعَھَا مِنْ بَعْدِ مَا شَفَقُوْا	دَھْرًا عَلَیْھَا مِنَ الْاَرْیَاحِ وَالْغَبَرَۃِ
قُلْتُ مُرُوَّاتُ اَھْلِ الْاَرْضِ کُلِّھِمْ	اِلَّا الْاَقَلُّ لَیْسَ الْعُشْرُ مِنْ عَشَرَۃٍ
لَا تَحْمِدَنَّ اَمْرَءًا حَتّٰی تُجَرِّبَہٗ	فَرُبَّمَا لَمْ یُوَافِقْ خُبْرُہٗ خَبَرَہٗ

اقبال کے زمانہ میں انسان مثل درخت کے ہوتا ہے جب تک اس میں پھل رہتا
ہے لوگ اس کے گرد ہوتے ہیں اور جب درخت پھل سے خالی ہوتا ہے تو سب
اسکو چھوڑ کر چل دیتے ہیں حالانکہ پہلے اس کے ساتھ بہت نیک تھے اور اس
درخت پر ایک مدت ہوا اور غبار سے حفاظت اور شفقت و مہربانی کرنے
کے بعد اسکو کاٹ ڈالتے ہیں
میں کہتا ہوں کل اہل زمین کی مروتیں اسی قسم کی ہیں سوا چند لوگوں کے
جو عشر عشیر سے بھی کم ہیں کسی شخص کی بغیر اُس کے تجربہ کیئے تعریف نکرنی
چاہیئے کیونکہ اکثر اوقات اسکی تعریف اس کے حال کے موافق نہیں ہوتی ہم
اور خاص خاص لوگ اپنے مصاحب اختیار کرو کیونکہ خداوند تعالی نے
بھی اپنی رسالت کے واسطے انسانوں اور فرشتوں میں سے خاص لوگوں کو
اختیار کیا ہے اور جب تم حمام میں غسل کے واسطے جاؤ تو بدھ کا روز بہتر ہے

اثر میں وارد ہے کہ جو شخص چالیس بدھ غسل کرے گا فقر سے امن میں رہے گا اور شب پنجشنبہ و جمعہ کو خلوت کیا کرو اور خدا سے اپنی حاجات کیواسطے دعا مانگا کرو کیونکہ انہیں راتوں میں انبیاء و علما اور اہل مقاصد اپنے مطلب کو پہونچے ہیں

جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو شخص اس میں دعا کرے قبول ہوتی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ساعت شروع دن میں ہے اور بعض کہتے ہیں درمیان میں اور بعض کہتے ہیں آخر روز میں اور یہی حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ اپنی ایک لونڈی سے فرمایا کرتی تہیں کہ جمعہ کے روز غروب آفتاب کا وقت انکو بتا دیے۔

اور اس ساعت میں سورۂ انعام پڑہو اور درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرو اور جب اس آیت پر پہونچو رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ اپنی حصول مقصد کی دعا مانگو کیونکہ خدا اس شخص کی دعا کو رد نہیں کرتا ہے جو اثناء کے درمیان میں اس سے دعا مانگتا ہے۔

ہر نبی کے واسطے ایک دن مخصوص تہا چنانچہ حضرت موسے کے واسطے شنبہ اور حضرت عیسے ؑ کے واسطے یکشنبہ اور حضرت ابراہیم کے واسطے دوشنبہ اور سہ شنبہ کے روز حضرت نوح ؑ کے پاس خدا کی طرف سے امداد کی بشارت آئی تہی اور بدھ کے روز زردشت نے اہل ارمنیہ پر فتح پائی تہی اور پنجشنبہ اور جمعہ ہمارے حضور کیواسطے مخصوص ہیں اور نجومی لوگ ہر دن کو ایک کوکب سے متعلق کہتے ہیں چنانچہ شنبہ اُن کے نزدیک زحل سے متعلق ہے اور یکشنبہ شمس سے اور دوشنبہ قمر سے اور سہ شنبہ مریخ سے اور چہارشنبہ عطارد سے اور پنجشنبہ مشتری سے اور جمعہ زہرہ سے متعلق

ہے اور یہ لوگ اسرار سے واقف نہیں ہیں ہم ان اسرار کو تھوڑا سا بیان کرتے ہیں چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ موسے علیہ السلام نے مغرب کی طرف دعوت کی کیونکہ زحل کی اس طرف حکومت ہو اور عیسے علیہ السلام کا قبلہ مشرق کی طرف تھا بہ سبب آفتاب کے اور ہمارے حضور کا قبلہ کعبہ کی طرف ہے اس راز سے کوئی آگاہ نہیں ہوا مگر جسکو خدا نے چاہا اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب حضور غار حرا میں قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے تھے تو زحل آپ کی دائیں طرف اور سورج بائیں طرف اور جدی سینہ کے مقابلہ میں اور نسر طائر اور سعد بلع سر کے اوپر ہوتے تھے اسی سبب سے جو کچھ سعادت آپ کو حاصل ہونی تھی وہ حاصل ہوئی جو کسی کو نصیب نہ ہوئی تھی اور اسیکا سبب ہے کہ آپ کی حجت سارے عالم میں پہونچ گئی اور آپ کا نام و نشان بلند ہوا اور آپ کی دولت ہمیشہ کے واسطے قائم ہوئی اور امت کو آپ کی سعادت نصیب ہوئی اور شریعت آپ کی مستحکم ہوئی کہ ترکوں نے مشرق سے اسکی مدد کی اور اہل مغرب نے مغرب سے اور یہ سب لوگ بخوشی مسلمان ہوئے تلوار کا کچھ خوف ان کو نہیں تھا۔

عیسے علیہ السلام کے ساتھ جالینوس کا واقعہ بھی سننے کے قابل ہے جالینوس ممالک ساحل کا بادشاہ تھا جب حضرت عیسے علیہ السلام کا شہرہ بلند ہوا تو اس نے عیسے علیہ السلام کو لکھا کہ ہم تم سے مردہ کو زندہ کرانا نہیں چاہتے ہیں تم اس مریض کو جو مرض سل میں مبتلا ہے اسی مہینہ میں آرام کردو اگر ایسا کروگے تو میں تم پر ایمان لے آؤنگا مسیح علیہ السلام نے فرمایا ایک تیتر لو

لاؤ اور اس مریض کو کہلاؤ تربوز کہاتے ہی مریض نے قے کی اور ایک سیاہ چیز جیسے جلی ہوئی روٹی ہوتی ہے اس کے پیٹ سے نکلی اور حکم الٰہی سے وہ بیمار بالکل تندرست ہو گیا پہر عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا جالینوس مجھکو وہمکاتا ہے میں اسکا علاج کرتا ہوں یہ کہہ کر آپ اپنے عبادت خانہ میں داخل ہوئے وہاں جالینوس کو نصف شب کیوقت ساطوریا ادرکرشیہ کی بیماری شروع ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے مرگیا مجھہ سے شیخ یوسف بن علی نے اپنے ملک ہرکاز کی ایک گہاس کے بہت خواص عجیبہ تبلائے ہیں جن میں سے کچہ میں اس کتاب میں اور کچہ کتاب سلسبیل میں بیان کروں گا اور یہی شیخ یوسف مجہ سے بیان کرتے تہے کہ میں شہر سعرہ میں شیخ سعری کے زمانہ میں گیا اور ان دنوں میں شیخ سعری کی طرف سے لوگوں نے محمود بن صالح بادشاہ کے وزیر کو بہکا کر دشمن بنادیا تہا اور وزیر سے کہتے تہے کہ شیخ سعرے ہند کے برہمنوں میں سے ہے تصویروں کو برا نہیں سمجہتا ہے۔ اور نہ جانور کا گوشت کہاتا ہے اور کہتا ہے کہ رسالت قلب کے صاف کرنے سے ہوتی ہے اور وزیر نے بادشاہ کو بہکایا یہانتک کہ بادشاہ نے شیخ سعرے کے حاضر کرنے کے واسطے پچاس سوار روانہ کیئے شیخ کے دوستوں میں سے دو شخصوں نے جاکر شیخ کو خبر کی شیخ تو مسجد میں چلے گئے اور شاہی سواروں کو دیوانخانہ میں ٹہرادیا پہر شیخ سعری کے چچا شیخ مسلم انکے پاس آئے اور کہا اے فرزند تم کو اس حادثہ کی خبر ہے جو ہم پر نازل ہوا ہے یعنے بادشاہ نے تم کو طلب کرایا ہے اب اگر ہم تم کو جانے نہیں دیتے ہیں تو مخالفت شاہی کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور اگر ہم تمکو شاہی سواروں کے حوالہ کردیتے ہیں تو یہ ہمارے واسطے بڑی عار کی

بات ہے شیخ معرے نے جواب دیا کہ آپ اپنے رنج و فکر کو دور کیجئے اور اِن سواروں کی مہمانی فرمایئے میرا ایک ایسا بادشاہ ہے جو میری حمایت وحفاظت کرے گا اور میرے دشمن سے بدلہ لیگا پھر شیخ معری نے اپنے غلام قنبر سے کہا کہ پانی لا وہ پانی لایا شیخ نے غسل کیا اور نصف شب تک نماز پڑھتے رہے ۔ پھر اپنے غلام سے پوچھا کہ مریخ کہاں ہے اُس نے کہا فلان منزل میں ہے شیخ نے کہا تو اُس کو دیکھتا رہ اور ایک میخ اُس کے نیچے گاڑدے اور ایک رسی میخ کے متصل میرے ہاتھ میں باندھ دے غلام نے ایسا ہی کیا پھر اُس کے بعد ہم نے سنا کہ شیخ نے یہ دعا پڑہی یَا عِلَّةَ الْعِلَلِ یَا قَدِیْمَ الْاَزَلِ یَاصَانِعَ الْمَصْنُوْعَاتِ اَنَا فِیْ حِمَاكَ الَّذِیْ لَا یُضَامُ پھر کہتے رہے وزیر وزیر وزیر یہانتک کہ صبح کی سفیدی ظاہر ہوئی اور ایک بڑے غل وشور کی آواز ہمارے کان میں آئی ہمنے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وزیر صاحب کا دیوان خانہ مع وزیر صاحب کے اڑتالیس آدمیوں پر گر پڑا اور طلوع آفتاب کے بعد شاہی پروانہ ان سواروں کے پاس آیا کہ شیخ کو ہرگز نہ ستانا کیونکہ وزیر دب کر مر گیا ہے شیخ یوسف کہتے ہیں پھر شیخ معرے نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا خدا کی زمین سے کہا تم زمین ہرکاز سے آئے ہو اور تمہارا نام یوسف ابن علی ہے ۔ تم کو لوگوں نے میرے قتل پر آمادہ کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ میں زندیق ربے دین ہوں

پس اے بادشاہ اگر تم یہ وصف رکھتے ہو تو کل مقاصد تمہارے حاصل ہونگے اور بہت اعلیٰ مقام تمنے حاصل کیا کل دشمن تمہارے زیر رہیں گے بے دردسر قلعے تم فتح کر لوگے اور ملک ومال وزراعت سب میں برکت ہوگی اور اگر تم نے

کوشش کی تو ان ذرائع سے تم ان مقاصد کو حاصل کرو گے جو سکندر نے حاصل کیئے کیونکہ جو بات ہو چکی ہے وہ پھر بھی ہو سکتی ہے۔ اور خطبۃ البیان میں منقول ہے کہ ایک بادشاہ عادل و زاہد کا زمانہ میں پیدا ہونا ضروری ہے جو خدا سے خوف کرنے والا ہوگا ملکوں میں انتظام کرے گا اور لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیگا اور اس بادشاہ کا ظہور تہتر برس کے بعد ہوگا۔

دیکھو کہ یہ غیبی خبریں کس طرح آئینہ دل میں منکشف ہوئیں جب دل کا حجاب رقیق ہوتا ہے تو پھر وہ اٹھ جاتا ہے اور لوح محفوظ پر نظر جا پہونچتی ہے اس میں جو کچھ غیب کی باتیں لکھی ہیں وہ یہ شخص لوگوں سے بیان کرتا ہے اور ان میں کچھ شک و شبہ نہیں ہوتا۔

بادشاہوں کو چاہیئے کہ اپنا راز کسی سے بیان نہ کریں سوا اس کے جس سے محبت اور سچا اخلاص رکھتے ہوں سلطان محمود کی ایاز کے ساتھ تم نے حکایت سنی ہوگی پس اے بادشاہ ان نکتوں اور اشاروں کو معلوم کر کے جاگ اٹھو میں نے تم کو بہت اچھی نصیحت کی ہے اگر تم نصیحت کرنیوالوں کو دوست رکھتے ہو بمقابلہ فساق و فجار کے سلطنت اہل علم کو زیادہ لائق ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تقدیر میں جو کچھ فیصلہ کر دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور زمین کیواسطے وارث اور مالک ہونا ضروری ہے اور وہ وہی ہوتا ہو جسکو خدا اپنے بندوں میں سے سرفراز کرنا چاہے۔

کتاب سر العالمین کا پہلا حصہ ختم ہوا

کتاب سر العالمین کا دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلوم ہو کہ ناموس کی ہر زمانہ میں ایسی ضرورت ہوتی ہے جیسے دوا کی مگر ہم عوام الناس کے نزدیک مشقت احوال کی شرح بیان کرتے ہیں کیونکہ صاحب شرع نے لوگوں سے انکی عقلوں کے موافق کلام کیا ہے اور خداوند کریم نے بھی ہر ایک سے ویسا ہی کلام کیا ہے جسکو وہ سمجھ سکتا ہے اور اسکا مستحق ہے چنانچہ ایک قوم کے واسطے فرماتا ہے وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ اور ایک قوم کے واسطے فرماتا ہے سِدْرٍ مَّخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ اور بلند ہمت لوگوں کے واسطے فرماتا ہے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

معلوم ہو کہ زمانہ اپنے لوگوں کو بہت پیارا ہوتا ہے اور ہر طائفہ اپنے واسطے ایک مذہب اختیار کر لیتا ہے اور زہد کا ایک خاص طریقہ ایجاد کرتا ہے مثلاً کسی نے تسبیح ایجاد کی اور کسی نے جبّہ بنایا اور کسی نے کھال پہنی اور کوئی ہرن کی اور کوئی شیر کی کھال پہ بیٹھتا ہے اور کوئی غار اور جنگل میں اعتکاف کرتا ہے اور پھر لوگوں کے اعتقاد یہانتک بڑھ گئے کہ کہتے ہیں میاں فلاں جگہ جاؤ وہاں ان بزرگ کا چلہ ہے اور کوئی شخص نور دکھاتا ہے اور کوئی قبروں میں بیٹھکر طرح طرح کے شعبدے اور نیرنجات ظاہر کرتا ہے اور انکو کرامتیں بتلاتا ہے اور کوئی پیروں میں تیل لگا کر آگ میں کود پڑتا ہے

اور یہ شعبدہ سمندل چین کی چربی لگا لینے سے ہوتا ہے کیونکہ اس کی چربی پر آگ اثر نہیں کرتی ہے اور کوئی اور طرح کے طلسمات دکھاتا ہے کوئی طلسمی جوتی بنا کر پانی پر چلتا ہے کوئی ہوا میں جانماز بچھا کر نماز پڑھتا ہے کوئی پانی سے چراغ جلا کر دکھاتا ہے غرضکہ اسی طرح کی باتوں کو لوگ کرامتیں سمجھتے ہیں۔

معجزہ اور سحر و کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ اور کرامت ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور سحر اور شعبدہ قائم نہیں رہتا ہے مثلاً قرآن مجید معجزہ اکبر اور ناموس اعظم ہے اور اہل کرامت وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدمت کی ہے اور خدمت لی ہے اور عمل کیا ہے اور کرایا ہے پس عمل نے انکے دل سے عفارت کے حجاب کو دور کر دیا اور ذکر نے ساری سیاہی اسکی دھو ڈالی پھر اسوقت انکو مجاہدہ کے بعد مشاہدہ نصیب ہوا اور دل انکے انوار صدق و تصدیق کے ساتھ منور ہوئے اور نفوس مقدسہ مقام صمدانیت میں ترقی کر گئے لوح محفوظ کا راز دار دیمومیۃ سے منکشف ہوا اجسام رذیلہ معلولہ کے خطرات پاک و صاف ہو گئے اور کمال وجود کے قالب میں ڈھل کر اہل وجود کی صحبت میں جا پہونچے اور آسمان طرائق سے حقائق کے چاند ان پر جلوہ گر ہوئے چنانچہ ابتدا حال میں ایک ستارہ دکھائی دیا پھر عرش ایمان کے نقش سے وہ نور پھیلنا شروع ہوا یہانتک کہ ابراہیمی چاند بن گیا پھر محبت ربانی کے چشمے شمس حقیقت برہانی کے فیض سے جاری ہوئے پھر اس کے بعد قلب صادق صافی و دائی بلند ہمتی کے براق پر سوار ہو کر آسمان اور فرشتوں کی سیر کرنے لگا پھر میدان محبت میں اشتیاق کے پر کھولکر قرب کا شربت پینے لگا اور بشریت کو پھر کی

پہاڑ کر عیش وطرب کی حالت میں بالکلیہ اس کے ساتھ جا ملا۔
جب مجالس طرب کے دروازے کھل جاتے ہیں عاشق صادق ہجر کے صدموں اور خلوت کی زحمت سے تاب نہ لاکر نعرہ ہائے شوق لگاتا پھرتا ہے۔
پس یہ شخص ابتدا رحال میں مجنون اور انتہائے میں ذی فنون ہو جاتا ہے جب تم اسکو ابتدا رہیں نغمات اور سماع کا شوقین دیکھو تو اگر اس نے اسی کو اپنا وتیرہ اختیار کر لیا اور ترقی کے دروازہ سے روگردان ہو گیا پس سمجھ لو کہ یہ شخص بدنصیب ہے اور اس کے اور اس کے مقصد کے درمیان میں ایک دیوار حائل ہو گئی ہے اور اگر اس نے نغمات اور سماع کو عالم اصغر سے عالم اکبر میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنایا ہے تب یہ شخص معارف سے واقف ہو کر عاشقین کے حالات اور صادقین کے مقامات میں داخل ہوگا پس رب العالمین کے پاس لاہوتی حکمتوں کے سرسبز درخت کے نیچے آرام کرے گا اور جسمانیت کا شیشہ ٹوٹ جائیگا اور اس کی سعادت کا زمانہ گردش کرنے لگیگا۔ پس اس وقت اسکا ادنے مقام کرامت کا ظاہر کرنا ہے اور جب یہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو دیکھے گا اپنے رخسار کو اس کے خاکپا کے نیچے رکھے گا جیسا کہ لیلے مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے دیکھا کہ مجنوں اپنے کندھے پر ایک کتے کو بٹھائے ہوئے کھلاتے چلے آرہے ہیں لوگوں نے انکو ملامت کی انہوں نے کہا میں نے اس کتے کو لیلی کے در پہ بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اس سبب سے اسکی یہ تعظیم و توقیر کرتا ہوں پھر مجنوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

رَاَی الْمَجْنُوْنُ فِی الْفَلَوَاتِ کَلْبًا ۔۔۔ فَضَمَّ اِلَیْہِ بِالْاِحْسَانِ ذَیْلًا

فَلَامُوْا عَلٰی مَا کَانَ مِنْهُ ؕ وَقَالُوْا لِمَ سَحَبْتَ الْکَلْبَ نَیْلاً
فَقَالَ ذَرُوْا مَلَامَتَکُمْ فَعَیْنِیْ رَاَتْهُ مَرَّةً فِیْ بَابِ لَیْلٰی

اور اسی کی تائید میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک شخص مرگیا حضور سے عرض کیا گیا کہ آپ اس کے جنازہ کی نماز پڑھا دیں فرمایا میں ایسے شخص کی نماز نہیں پڑھتا جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے اسکو عید کی دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے حضور نے فرمایا میں اس شخص پر کیوں کر نماز پڑھوں جس نے سوا نفل کے کوئی نماز نہیں پڑھی پس جبریل حضور کی خدمت میں آئے اور کہا اے محمد خدا فرماتا ہے کہ کیا لوگوں نے اسکو ہمارے دروازہ پر ایک بار بھی نہیں دیکھا ہے اور جب تم اسکو ہمارے دروازے سے ہٹا دو گے تو پھر یہہ کس کے دروازے پر کھڑا ہوگا۔ ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اسکو بخشدیا ہے اور ہمارے فرشتوں نے اسپر نماز پڑھی ہے اور بے شک خدا تمام عالم سے بے پروا ہے

چودھواں مقالہ

چند نصائح ہیں

بادشاہوں کو چند ایسے اشخاص مہیا کرنے چاہئیں جو ان کی اطاعت کا لوگوں میں وعظ کہیں اور لوگ بخوشی ان کی فرمان برداری کی طرف مائل ہوں ہم پہلے حصول سلطنت میں تین طریقے بیان کر چکے ہیں اور جو شخص بطریق طنز کے یہ کہے کہ فلاں شخص کیا حیثیت رکھتا ہے جو سلطنت اسکو حاصل ہوگی کیا اس کے پاس مال ہے یا کثرت سے اولاد ہے یا ماں باپ اس کے صاحب ملک

مجنوںؔ نے جنگل میں ایک کتا دیکھا پس جھٹ اسکو پیار سے دہن کر اندر لپکا کر گود میں لے لیا لوگوں نے اس حرکت پر اسکو ملامت کی اور کہا کتے پر بہیری یا غیرت سے ہی کرنے کیا وجہ ہے۔ مجنوں نے کہا تم اپنی ملامت کو چھوڑ دو کیونکہ میری آنکھ نے اس کتے کو ایک دفعہ لیلی کے دروازہ پر دیکھا تھا۔

تھے تو اس سے کہنا چاہیئے کہ نمرود بن کنعان کون تھا اور شداد جس نے جنت بنائی
کون تھا اور حضرت ادریس جو درزی کا کام کرتے تھے وہ کون تھے اور حضرت نوح
نجاری کرتے تھے اور حضرت ابراہیم بھیڑ بکریاں چراتے تھے اور حضرت داودؑ
زرہ ساز تھے اور طالوت کھالوں کو دباغت دیا کرتے تھے اور حضرت صالح سوداگر
تھے اور حضرت سلیمان غواص تھے اور حضرت عیسےٰ سراج تھے اور حضرت آدم
کشتکاری کرتے تھے پھر ان لوگوں کو یہ سلطنت اور عظمت کیونکر نصیب ہوئی
کیا تجھکو اس فرمان الٰہی سے نصیحت حاصل نہیں ہوتی ہے تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ
معلوم ہو کہ لوگوں کے واسطے بادشاہ کی بہت بڑی ضرورت ہے تاکہ اسکی
اطاعت کریں اور اسکی طرف مائل ہوں۔ دیکھو جانوروں میں بھی ایک سردار
ہوتا ہے اور شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں وغیرہ میں سلطنت کا دستور ہے
اسی واسطے لوگوں کو بادشاہ کی اطاعت کرنی چاہیئے ورنہ پھر ان کی گردن
ہے اور تلوار ہے کیا تمنے حضور علیہ السلام کا فرمان نہیں سُنا کہ اطاعت
کرو اپنے امیر کی اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے اطاعت کرو
اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے جو بادشاہ ہو اُس کی۔ پس
ان نصیحتوں کو تم خوب غور سے سمجھو اور اگر پھر بھی جہالت باقی رہے تو باز
اور عقاب کرگس اور مکھی کو خیال کرو جیسا کہ اہل عقل نے فرمایا ہے ؎

یَا طَالِبَ الرِّزْقِ السَّنِیِّ بِقُوَّۃٍ　　　هَیْهَاتَ اَنْتَ بِبَاطِلٍ مَشْغُوْفٗ

اے تلاش کرنیوالے عمدہ رزق کے قوت کے ساتھ۔ افسوس کہ تو بیکار کاموں کے درپے ہو رہا ہے

رَعَتِ النُّسُوْرُ بِقُوَّۃٍ جِیَفَ الْفَلَا　　　وَرَعَی الذُّبَابُ الشَّهْدَ وَهُوَ ضَعِیْفٗ

گدھ وغیرہ مردارخوار جانور قوت کے ساتھ جنگل کے مرداروں کو کھاتے ہیں۔ اور مکھی

بھی قوت ہی کے ساتھ شہد کھاتی ہے حالانکہ نہایت ضعیف جانور ہے۔

اور اے عقل مند تم کو زمانے کے اگلے قصوں سے کچھ بحث نہ کرنی چاہیئے اور جب اہل ریاضت تمہاری مخالف ہوں تو نہایت حکمت کے ساتھ انپر ہاتھ ڈالو کیوں کہ ریاضت کرنے والوں میں ایک مقناطیسی قوت جذب ہوتی ہے کیا تمنے نہیں سنا کہ جب سکندر کو ہندوستان کی چالیس برہمنوں کا حال معلوم ہوا جو سکندر کے نہایت مخالف اور بڑے ریاضت کرنیوالے تھے سکندر نے حکمت کا ایسا پہلو اختیار کیا جس سے خود بخود وہ برہمن نہایت پریشان ہوگئے ساری ہمتیں انکی ٹوٹ گئیں اسوقت سکندر نے ان سب کو شکار کر لیا۔

جو جو معانی اور مطالب اس کتاب میں ہمنے بیان کیئے ہیں ان میں غور کرو کیونکہ یہ کافی ہیں اور انکی تکذیب نکرو کیونکہ یہ مثل معجزات کے ہیں

معلوم ہو کہ جسم بغیر سر کے اور آسمان بغیر سورج کے اور زمین بغیر عمارت اور تجارت اور زراعت اور زندگانی اور موت اور غنا اور فقر اور ملک وسیاست اور امارت و وزارت کے اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے غرضکہ کل امور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے

پندرہواں مقالہ

دلیل مستدل کے قطع کرنے میں

اے مناظرین تم میں سے ہر شخص نے ایک نہ ایک دلیل کے ساتھ تمسک کر رکھا ہے اور اپنے نزدیک اس کو کافی دلیل سمجھتا ہے پھر دوسرا مناظر اس سے ایسی دلیل کے ساتھ معارضہ کرتا ہے جس سے وہ دلیل ٹوٹ جاتی ہے اب بتلایئے کہ جو دلیل منقوض ہوگئی وہ کیسے دلیل ہو سکتی ہے اور ناقض نے جب بغیرہ اس کو منقوض

کہا تو اس ہی علت داخل ہوئی اور دلیل کے مرتبہ سے یہ دلیل ساقط ہوگئی اور
علت نے نقض کے ساتھ اسکا معارضہ کیا پس دونوں دلیلین منزلِ معلول
غیر مقطوع ہوگئین پھر اگر یہ دلیل منقولی ہے اور نقض کے ساتھ اسکا معارضہ
ہوا ہے تو اسکا حکم یا قول باطل ہوگا۔ پس اگر تم یہ کہو کہ قول باطل ہوا تب
تو شریعت بھی جاتی رہی کیونکہ حکم اور قول دونوں تابع ہیں اور اگر یہ کہا جائے
کہ حکم باطل ہُوا پس اُس کے ساتھ عمل بھی باطل ہوا اور اگر تم یہ کہو کہ حکم اور
قول دونوں باطل ہوئے پس مستدل کی فقہ کے آثار کہاں ہیں اور اگر تمہارے
دلیل معقولی قیاسی ہے تو پھر کس طرح قیاس کے ساتھ منقول منصوص
پر مستدل بن سکتی ہے اور اگر دلیل غیر قیاسی ہے پھر اس کے ساتھ سوال کیسے
چل سکتا ہے لہذا نظر کے متعلق کلام باطل ہُوا اور جب تم نے یہ جان لیا
کہ تمہاری کلام کے واسطے علت و معلول کے نیچے مدخل ہے۔ پس وہ علت ہی
کیا ہے جو معلول سے جدا ہو یا وہ معلول سے غیر منفصلہ ہے پس اگر علت معلول
سے غیر منفصلہ ہے تو کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ دلیل ہو اور اگر معلول ہی داخلہ
ہے تو یا وہ جنسیہ ہوگی یا غیر جنسیہ ہوگی پھر اگر تم یہ کہو کہ غیر جنسیہ ہے تو قول
کے ظاہر کرنے کی دلیلیں کہاں ہیں اور اگر یہ کہو جنسیہ ہے تو پھر ظاہر کے
بعد بلا نتیجہ اس کے لانے سے کیا فائدہ کیونکہ وہی علت ہو اور وہی معلول
ہے اور جس نے کسی چیز کی فقہ حاصل کی پس وہ فقیہ ہے پھر کیونکر فقہ کی خصوصیت
باقی رہی اور اُس کے ساتھ تخصیص کے آثار اور اسکی دلیل مقطوع کہاں ہے
اور نظر کہاں ہے اور مناظرہ اور محاورہ کے معنے کیا ہیں اگر تم یہ کہو کہ
محاورہ بطور بیان کے حجت ہو اشکال کا دور کرنا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے

کہ فلاں شخص خوب عربی جانتا ہے یا فلاں شخص نے اپنا قصیدہ یا رسالہ پڑھا اب بتلاؤ کہ تمہاری حجت ظاہر ہونے کے آثار کہاں ہیں جبکہ دلیل اور برہان قطع ہوگئیں اور اگر تم کہو کہ جدل مشا ئیہ ہے یا اور کچھ معنے بیان کرو تو ان لغو باتوں سے کیا فائدہ کیونکہ تمہاری دلیل منقوض ہے اور مخالف کی طرف سے علت اسپر داخل ہے اس کے واسطے معقول جواب دینا چاہیئے کیونکہ اس مقام اور اس گفتگو میں مغالطہ اور مدافعہ کی گنجایش نہیں ہے پس اگر تمہارا جواب سوال کے خلاف ہی تو یہ مداخلہ ضعیف ہے اور اگر نفس مسئلہ ہی ہے تب برہان قاطع غیر منقوض کا ہونا ضروری ہے کیونکہ منقوض معلول ہے جواب کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے ۔

جب تم سے کسی چیز کی بابت حجۃ یا معرفت کا سوال کیا جائے پس یا تو تمہاری معرفت برہان قاطع ہوگی عقلاً یا نقلاً غیر منقوض پس یہ دلیل شبہ ہی اس کے ساتھ حجت پکڑو ۔

کسی چیز کی معرفت یا تو بنفسہ ہوتی ہے یا بغیرہ ہوتی ہے اگر بنفسہ ہے تو یہی برہان مقطوع یہ ہے جبکہ بعضیت کو اُس کے اندر دخل نہیں ہے چنانچہ براہین تصدیقیہ ہیں برہان اور تصدیق ایک ہے جیسے کہ تم کہو کہ یہ ایک مرد ہے یا کہو یہ رات یا یہ دن ہے یا دس پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں پس انکے واسطے برہان کی ضرورت نہیں ہے ایسی ہی دلیل تم کو بھی لانی چاہیئے کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ علت اپنے معلول سے جدا نہیں ہوتی ہے ۔ براہین یا تصدیقیہ ہوتے ہیں یا معلولہ یا منقولہ غیر منقوضہ اور جب نقض اسکے اندر داخل ہوگیا جبکہ تو دلیل کا حکم زائل ہوجاتا ہے اور یہی ہمارے قول قطع دلیل کا مطلب ہے

پھر تم جو اخبار احاد اور مراسیل کو حجت لاتے ہو حالانکہ انکے اندر طعن اور اسکا
کے الزاموں کو تم جانتے ہو پھر متواتر بنفسہ بھی تمہارے نزدیک دلیل ہے اور تم
علم کا اس کے اندر اعتبار نہیں کرتے ہو کیونکہ تم کو صرف خصومت اور جھگڑے
سے مطلب ہے اور اظہار حق کے واسطے بحث کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں

سولھواں مقالہ

طہارت اور اس کے آداب واسباب کے بیان میں

معلوم ہو کہ طہارت فرض ہے ظاہری ہو یا باطنی باطنی طہارت قلب کا ہر
چیز سے سوا اللہ کے پاک کرنا ہے جب یہ طہارت قلب کے اندر حاصل ہو جائے
تو قلب فیض ربانی اور علوم لدنیہ الہیہ کا محل ہو جاتا ہے اسرار کے پردے اٹھ
جاتے ہیں کرامات کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور عقل حضیض شہوات سے آسمان
معارف کی طرف ترقی کرتی ہے پھر کشف اسرار ربوبیت کے آسمان پر پہونچتی
ہے پھر یہ عقل کامل کرسی مراقبہ کی طرف ترقی کرتی ہے پھر عرش حضرۃ القدس
میں جا پہونچتی ہے پھر طعام محبت کے تحفے اس کے سامنے آتے ہیں اور انکا
نور طبائع مظلمہ کے اجسام کو روشن کرتا ہے اور تائید کے طور پر توحید کی
قلم لوح مجید پر جاری ہوتی ہے پس کوئی ان میں سے نیک بخت ہے اور
کوئی بدبخت ہے جب یہ باطنی سلطنت تم کو حاصل ہوگی تو موت کیطرف
تم کچھ التفات نہ کروگے کیونکہ موت دوستوں کے جمع کرنے والی اور متنافر
طبیعتوں کی متفرق کرنیوالی ہے

جب مقام تخلیہ میں وصال کے پیالے تمہارے سامنے آوینگے اور صبح کی ٹھنڈی
ہوا تمہیں چلیگی منادی تقدیر مذاکرے گا کہ اسی میں کوشش کرنیوالوں کو

چاہیئے کہ کوشش کریں اور اسیوقت تمہاری روح خوب روشن ہوجائیگی۔
معلوم ہو کہ خداوند تعالی نے حیوان کو پیدا کرکے اس کی تین قسمیں کی ہیں ایک
قسم عقل مجرد ہیں بغیر شہوت کے یعنے فرشتہ اور ایک قسم شہوت مجرد ہیں بغیر عقل
کے یعنے بہائم اور ایک قسم شہوت اور عقل سے مرکب ہیں یعنے انسان۔
پس جس انسان کی عقل شہوت پر غالب ہوئی وہ ملائکہ سے ملجاتا ہے اور جسکی
شہوت عقل پر غالب ہوتی ہے وہ بہائم سے ملجاتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے
فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ یعنے جیسا کہ تم کو حکم کیا گیا ہے اس کے موافق قائم ہو
اب ہم طہارت ظاہری کا بیان کرتے ہیں برتن میں پانی لیکر وضو سے پہلے
تین بار ہاتھ دہوڈالو اور قبلہ رو بیٹھکر وضو کرو اور یہ خیال رکھو کہ تمہارے
کپڑوں پر چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر مسواک شروع
کرو اور وضو کی نیت بھی کرو۔ وضو کے اندر فرض چھ باتیں ہیں ایک تو
وضو کا فرض رکن یعنے منہ دہونے سے پہلے نیت کرلینا پھر منہ دہونا پھر کہنیوں
تک ہاتھ دہونے پھر سر کے اگلے حصہ کا مسح کرنا پھر دونوں پیروں کو دہونا مع
ٹخنوں کے اور ترتیب اور موالاۃ بھی دو قولوں میں سے صحیح قول کے موافق
فرض ہے اور حیض اور جنابت کے غسل میں وضو کرکے تین تین بار تمام
اعضا کو دہونا چاہیئے اور جنابت یا حیض کے غسل کی نیت جداگانہ کرے
وضو کے توڑنے والی یہ باتیں ہیں لیٹ کر آرام سے سوجانا یا عقل کا کسی
سبب سے دور ہونا یا مرد عورت کو بغیر حائل کے ہاتھ لگائے اس سے ہاتھ
لگانیوالے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے عورت کا نہیں ٹوٹتا اور فرج کو ہاتھ لگانا
استنجے کو جب جائے تو قبلہ اور چاند اور سورج کیطرف منہ یا پشت نہ کرے مگر جب کہ درمیان

ہیں حائل ہو اور داخل ہونے کے وقت بایاں پیر اندر رکھے اور نکلنے کے
وقت دایاں پیر باہر نکالے اور اسم الٰہی لکھے ہوئے کوئی چیز پاس ہو تو
اُسکو باہر رکھ جائے۔ استنجا ہر ایک پاک چیز کے ساتھ جائز ہے مگر جس
چیز میں بزرگی ہے جیسے کھانے کی چیز وغیرہ اور ہڈی یا شیشہ یا ایسی
چیز سے جو محل کو تکلیف پہونچانے والی ہو استنجا کرنا جائز نہیں ہے حضور
علیہ السلام نے فرمایا ہے ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی
جناتوں کا کھانا ہے اور خداوند تعالیٰ ہڈی پر گوشت پیدا کرتا ہے جسکو
وہ کھا لیتے ہیں اور افضل یہ ہے کہ ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد
پانی سے استنجا کرے اور یہی اہل قبا کی طہارت ہے۔ پاخانہ میں جانے
کے وقت یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَمِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ النَّجِسِ اور جب پاخانہ سے باہر آئے یہ کہے غُفْرَانَكَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ بند پانی میں پیشاب
نہ کرنا چاہیئے اور نہ زمین کے سوراخ میں نہ رستہ کے درمیان میں نہ پھلدار
درخت کے سایہ میں یا ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ آرام پاتے
ہوں اور بیماری یا سخت سردی کے عذر سے تیمم کرنا جائز ہے مٹی یا غبار
جو کچھ ہاتھ میں لگ جائے اور حیض اور جنابت سے بھی خوفناک عذر کے
وقت تیمم کر لینا چاہیئے تیمم کے واسطے دو ضرب میں لگائے ایک منہ پر سے
اور ایک دونوں ہاتھو نپر کہنیوں تک

۱؎ ای اللہ میں تیرے ساتھ کل خبیث ناپاکوں سے پناہ مانگتا ہوں اور شیطان نجس و ناپاک سے ۱۲
۲؎ شکر ہے اس خدا کا جس نے اذیت کو میرے اندر سے نکالا اور مجھکو عافیت دی ۱۲

اور علماء کہتے ہیں کہ جو چیز زمین سے نکلے مثلاً پتھر وغیرہ اس کے ساتھ بھی تیمم جائز ہے مگر تیمم نماز کے وقت داخل ہونے کے بعد کرے اور انگوٹھی اتار لے۔ تیمم کرنیوالے کو وضو کرنے والوں کی امامت کرنی جائز ہے اور صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے زخم کے پٹیوں پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ پاک ہوں۔

سترھواں مقالہ

کم سے کم حیض کی مدت ایک شبانہ روز ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ روز ہیں پھر انکے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اور کم سے کم مدت طہر یعنی پاکی کے جو حیضوں کے درمیان میں ہوتی ہے پندرہ دن ہیں حیض والی روزہ اور نماز کو چھوڑ دے۔ پھر روزوں کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ معلوم ہو کہ حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے۔ پھر سرخی اور زردی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور جب موقوف ہونے کو ہوتا ہے تب سفیدی ظاہر ہوتی ہے حیض یا نفاس والی پہلے نماز کے وضو کی طرح سے وضو کرے پھر تین بار تمام اعضا کو دھوئے اور حیض یا نفاس کے غسل کی نیت کرے۔ نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ ساٹھ روز اور کم سے کم ایک ہی بار خون کا آنا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرزند پیدا ہونے کے بعد غسل کر کے نماز شروع کر دیتی تھیں اور اسی سبب سے بتول آپ کا نام ہوا ہے کیونکہ نفاس کا خون اور دنیا کی محبت آپ سے منقطع ہو گئے تھے۔

معلوم ہو کہ نجاست کی یہ چیزیں ہیں خون، پیپ، کچ لہو، خنزیر کا گوشت اور اسکی چربی اور کتے کے سونہہ کا لعاب اور وہ کتا جسکا جسم تر ہو اور چوہا اور شراب اور پیشاب اور پاخانہ اور جو پاک چیز کہ سڑ کر بدبو دار ہو گئی ہو اور مردار یہ سب چیزیں ناپاک ہیں۔ احکام طہارت کا یہ مختصر بیان بطور اشارات کے ہے اور اگر تم کو مفصل دیکھنا

اس پٹیوں پر مسح ... (handwritten margin notes)
ارشاد

ہو تو بڑی بڑی کتابیں دیکھو جیسے ہماری کتاب بسیط اور وسیط اور وجیز ہیں اور اگر علم خلاف حاصل کرنا ہو تو ہماری کتاب تحصین اور کتاب لاشراف فی مسائل الخلاف دیکھو اور اگر انتہا کی دا قفیت چاہو تو ہمارے امام اور استاد ابو المعالی الجوینی امام الحرمین کی کتاب نہایت المطلب فی الخلاف والمذہب دیکھو اور اگر علم اصول دین کی کتابیں چاہو تو ہماری استاد کی کتاب ارشاد اور محیط اور مفید کو ملاحظہ کرو اور ہماری کتاب الاقتصاد فی علم الاعتقاد کو دیکھو اور اگر اصول فقہ کا ارادہ ہو تو کتاب منخول فی علم الاصول اور کتاب المنحل فی علم الجدل اور کتاب تبصرہ ابو اسحاق اور حل افعال القفال اور شفار العلیل کو دیکھو اور اگر فلاسفہ کی کتابیں چاہو تو کتاب شفا ابو علی بن سینا اور کتاب النشائتین اور کتاب النجات اور کتاب الاشارات اور تنبیہات اور ہماری کتاب تہافتہ الفلاسفہ اور مقاصد کو دیکھو اور تفاسیر میں تفسیر حضرت علیؓ اور تفسیر ابن عباس اور تفسیر سدی اور تفسیر کلبی اور ثعلبی اور رمانی اور تفسیر خلف الخراسانی اور علی الواحدی کی بسیط اور وسیط اور وجیز وغیرہ کو دیکھو۔

اور معلوم ہو کہ تصانیف بہت کثرت سے ہیں مگر سب میں بہتر وہ ہے جو آخرت کا راستہ دکھائے جیسے قوت القلوب شیخ ابو طالب مکی کی اور ہماری کتاب احیاء علوم الدین وغیرہ۔ ان سب کتابوں کو دیکھ کر ان علوم میں قوت حاصل کرو اور ہماری اس کتاب کو خوب یاد کر لو تاکہ لوگوں سے ہر قسم کی گفتگو کر سکو اور قصص و حکایات کی کتابیں دیکھنے میں کچھ حرج نہیں ہے جیسے داسغانی کی کتاب مجروالحکایات اور حلیۃ الاولیا قاضی ابو نعیم کی ہے اور طبقات مشائخ کی کتابیں بھی ملاحظہ کرو کیونکہ چھوٹے ہی چھوٹے سے نالہ ندیاں ملکر بڑا دریا بنجاتے ہیں۔

جو علم کہ معنے معلوم کرنے کے واسطے حاصل کیا جاتا ہے جیسے علم لغت اُس سے
اسمار مشتقہ اور اصطلاحات کا جاننا مراد ہوتا ہے اور نحو سے اعراب کی
حالت یعنی زیر زبر پیش اور سکون کا معلوم کرنا مراد ہے مثلاً اِنَّ وغیرہ
اسمار کے نصب کرنے والے حروف اور کَانَ وغیرہ اسمار کے رفع کرنیوالی
حروف اور حروف ظرف اور حروف جارہ اور اسماء مدح وذم مثل حَبَّذَا
وَنِعْمَ وَبِئْسَ وَسَاءَ اور حروف شرط اور اِنَّ ثقیلہ اور اِنْ خفیفہ
وغیرہ کے عمل معلوم کرنے ۔ الفاظ شرط میں سب سے زیادہ عام کُلَّمَا
کا لفظ ہے اور ابن سُریج کے نزدیک دور کے مسئلہ کی بنا اسی پر ہے پس
جب اس مسئلہ کی دلیل نحوی اور اسکا مبنی اقطاب و اصول پر ظاہر
ہوگیا تو کوئی نقص اس میں باقی نہ رہا اور بہت قوت اسکو حاصل ہوگئی
اور مسئلہ کی صحت میں قرآن کا مضمون روشن ہوا لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ
بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ اس دلیل کی قوت
نے مجھکو اس بات پر آمادہ کیا کہ مسائل دور کے اندر میں پورا غور کروں ۔
علم فقہ سے مراد اُن آداب اور احکام کا معلوم کرنا ہے جو دوزخ سے نجات
دینے والے اور جنت میں پہونچانے والے ہیں اور علم منطق گویا عقل کی
نحو ہے یعنے معانی کو اس کے ساتھ اس طرح قید کیا جاتا ہے جیسے علم
نحو کے ساتھ الفاظ کو قید کیا جاتا ہے اور خطابیات اور ظنیات اور
اوزانِ معانی قلبیہ کی پہچان ہوتی ہے مثلاً شک اور ظن اور یقین
میں فرق کو معلوم کرنا

[1] نہ نکالو تم عورتوں کو انکے گھر وں سے اور نہ وہ خود نکلیں مگر اس صورت میں کہ علانیہ کوئی فحش حرکت کریں"

اوزانِ لفظیہ میں سے الفاظ قرآنی کا جو وزن ہے وہ نہ شعر کے مشابہ ہے نہ
خطب کے نہ فصول کے عقلا اس معجزہ میں حیران ہو گئے اور فصحا کو اسکی آیات
نے گونگا کر دیا اور متکلمین کی زبان درازی اس کی فصاحت نے قطع
کردی پس یہ معجزہ ہمیشہ رہنے والا ہے جس نے بولنے والوں کا بولنا بند
کر دیا[1] وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ
خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ اور علم طب کی بنا علت اور معلول اور
دوا پر ہے ۔

اب ہم ایک ایسا مسئلہ بیان کرتے ہیں جس کے جواب سے اطبا عاجز ہیں ہم
کہتے ہیں جب یہ بات ثابت ہے کہ حرارت غالبہ اور برودت غالبہ دونوں
قاتل ہیں پس جب دوا ہی مرض ہوئی تو پھر شفا کہاں ہے ۔ اگر حکیم نے
کہا کہ ہاں یہ بات ٹھیک ہے تو پھر یہ کہا جاتا ہے کہ دوا کی کیا ضرورت تھی
اور اگر حکیم نے کہا کہ دوا کے اتحاد اجزا کے ساتھ علاج کرتے ہیں
جس سے اعتدال پیدا ہوتا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب مثلاً گرم دوا مرض
کے واسطے مفید ہے تو پھر سرد دوا نقصان کرے گی ۔ پس شفا جو مطلوب
ہے کیونکر حاصل ہو گی اور اگر شفا کو تعدیل کے ساتھ رکھا جائے تو ہم
یہ کہتے ہیں کہ تعدیل سے اجزا کا وزن مراد ہے یا تعدیل کے ساتھ کوئی
اور مناسبت اس کے اجزا آوائلی سے پہلے حکیم یہ مزاج جو ایک
چراغ مجتمعہ ہے بطریق کہا ہے کہ جب اسکو اسکا روشن کرنے والا گل کر
دیتا ہے تب اسکا نور کہاں چلا جاتا ہے

[1] اور بیشک البتہ یہ کتاب عزیز ہے نہیں باطل کو اسکے آگے سے آتا ہے نہ اسکے پیچھے سے اتاری ہوئی ہے حکمت والے ستودہ کی پاس سے

اور پھر اس قول کے کیا معنے ہیں کہ پنیر کا کھانا بیماری ہے اور اخروٹ کے ساتھ اسکو کھانا دوا ہے حالانکہ یہ دونوں گرم خشک ہیں اور ہر ایک ان میں سے فی نفسہ نقصان دہ ہے پھر دوا کا وجود کہاں رہا معلوم ہو کہ نجومی کہتے ہیں جب دو ستارے منحوس ایک برج میں جمع ہوتے ہیں ضرور کوئی منفعت ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی پنیر جب اخروٹ کے ساتھ جمع ہوا تو یہ دو خلطیں خشک ہوگئیں اور ایک بخار لطیف ان سے ظاہر ہوا جس میں بہت سی اچھی تاثیریں ہیں اب تم نے سمجھ لیا کہ علموں کے حاصل کرنے سے کیا کیا فوائد ہیں۔

اور معلوم ہو کہ سب علموں سے افضل علم وہ ہے جو تمہارے ساتھ تمہاری قبر میں جائے اور وہ علم توحید اور معرفت الٰہی کا ہے اسکو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ معلوم کرو اور یہ جان لو کہ کشف حاصل نہیں ہوسکتا ہے مگر علم پر عمل کرنے سے اور جب کشف حاصل ہوجاتا ہے اس وقت مراقبوں کے چشموں سے محبت کی حلاوت ظاہر ہوتی ہے۔

جب علم کے ساتھ عمل نہ ہو تو وہ علم بالکل حماقت ہے اور ایسا عالم مغز کو چھوڑ چھلکے کے ساتھ راضی ہوگیا ہے ایسے لوگ بہت برے علماء ہیں ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس تلوار ہے مگر وہ لڑائی کا فن نہیں جانتا ہے ایسے شخص کو چاہیئے کہ تلوار پر سے چاندی سونا اتار کر اسکا زیور بنوا کر عورتوں کی طرح سے پہن لے کیا تم نے ایک طویل حدیث میں جو ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہیں سنا کہ قریب قیامت جبکہ شام ہے خداوند تعالے برے علماء کو قبیح صورتوں میں مسخ کردے گا اور ریشمی کپڑے جو وہ پہنتے ہیں وہ انکی گردنوں میں سانپ بن جائیں گے یہ وہ علماء ہیں جنہوں نے علم لفظ پر قناعت

کرلی ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنی شہرت چاہتے ہیں ان لوگوں کے واسطے
بہت بڑی خرابی ہے دنیا اور آخرت میں ان کے واسطے کوئی عذر نہیں ہے
اور بہت سی حدیثیں ان ناپاک علماء کی شان میں وارد ہیں حضرت ابوسعید
خدری صحابی رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گذرے جن کے اندر
بحث ہو رہی تھی حضرت ابوسعید نے فرمایا یہ کیا بدعت ہے اور کیا شناعت
اور نفاق کا فعل ہے پھر فرمایا آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو مجادلہ
سیکھیں گے اور رشوت کھاویں گے اور لوگوں کے سامنے شیخی اور تکبر
کریں گے اور باریک کپڑے پہنیں گے اور میدہ کی روٹی کھاویں گے اور
بادشاہوں کی صحبت پسند کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ہم علماء ہیں اور انکا
فتوے لیا جائیگا افسوس ہے اس امت پر جس کے علماء ایسے ہوں۔
حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں توبہ
کرلی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کس گناہ سے اس نے کہا زنا اور شراب
سے آپ نے فرمایا جھوٹ اور مناظرہ سے پہلے توبہ کرلے تاکہ تیرے اندر خلوص
آجائے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ مناظرہ کرنے والا اپنے ہاتھ پر حق کو
ظاہر کرنا چاہتا ہے یا اپنے بھائی مقابل کے ہاتھ پر اگر وہ اپنے بھائی کے
ہاتھ پر چاہتا ہے تب وہ سلف صالحین کے ساتھ پہلی صف میں جنتوں
کے اندر خدا کے پاس رہے گا اور اگر اس مناظرہ کرنے والے نے غلبہ اور
قہر اور جھگڑے کا ارادہ کیا ہے تب یہ دوزخی ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝

ملہ اور عنقریب جان لیں گے ظالم کہ کون پہلو بدلتے ہیں ۱۲

کتابُ الصَّلوٰۃِ

اس کے اندر دو مقالہ ہیں ایک مقالہ احکام ظاہرہ میں اور دوسرا احکام باطنہ میں

پہلا مقالہ

معلوم ہو کہ فرض نمازیں پانچ ہیں اور انکی کل سترہ رکعتیں ہیں اور کل سنتوں کی اٹھارہ رکعتیں ہیں اور نماز کے واسطے یہ احکام ظاہری ضروری ہیں جیسے پاک پانی سے وضو کرنا کپڑے اور بدن کا پاک ہونا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور سورہ فاتحہ پڑھنی اور رکوع وسجود اطمینان کے ساتھ کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھنا اور رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا اور رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے اور سجدہ میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ اور تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور نماز کے وقتوں کا بیان یہ ہے کہ صبح کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے طلوع آفتاب تک ہے اور ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے سے عصر کے وقت تک ہی اور عصر کا وقت اسوقت ہوتا ہے جب ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے اُس کی برابر ہوجائے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے اور مغرب کا وقت شفق کے غائب ہونے تک ہے اور عشا کا وقت سرخ شفق کے غائب ہونے سے طلوع فجر تک ہے اور امام ابوحنیفہ رح اور مزنی کے نزدیک سفید شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور یہ وقت نیک لوگوں کی نماز کا ہے نماز کے واسطے اذان کہنا شرط علی الکفایہ ہے فرض نہیں ہے اب نماز کے آداب بھی تم کو معلوم کرنے چاہئیں کم سے کم خدا سے اتنا توخوف رکھو جیسا کہ اپنے

بادشاہ سے ڈرتے ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی تو مجھکو اپنی طرف ادنا نظر کرنے والا نہ سمجھ اور فرماتا ہے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗ اَحَدٌ یعنے کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور احکام الٰہی کی تم کو ان کے وقت میں پابندی کرنی چاہیئے مگر جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑہو اور فجر کی نماز بھی روشن وقت میں پڑہو اور عصر کی نماز میں بھی دیر کرو اور نوافل کی پابندی بھی بجالاؤ جیسے نماز اشراق و چاشت و نماز اوابین اور عشا کے بعد کے نفل اور نماز تہجد اور جمعہ کی دس سنتیں۔ اور جمعہ کے آداب یہ ہیں کہ غسل کرکے پہلے پہونچنے کی کوشش کرے اور سورہ کہف پڑہے اور کثرت کے ساتھ حضور پر درود بھیجے اور زوال سے پہلے درود سبعینہ پڑہے جو ہماری کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے اور بارہ رکعتیں نماز حاجت کی پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پھر نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں یہ دعا پڑہے سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالرَّحْمَۃِ اَسْاَلُکَ اللّٰھُمَّ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ کُلِّھَا الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پھر اس کے بعد اپنی حاجت مانگو۔

نجس اور غصب کی ہوئی زمین میں نماز نہ پڑہنی چاہیئے نہ ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی وغیرہ کے ساتھ نہایت عاجزی اور ذلت کے ساتھ نماز پڑہنے کھڑے ہو اور جب لوگ جمع ہوں تو یہ سمجھو کہ قیامت کے میدان میں جمع ہوا ہوں

ہیں اور موؤذن کی اذان کو صور کی آواز تصور کرو پھر امام کے خطبہ پڑہنے
کو حق تعالی کی تجلی خیال کرو کہ نہایت عظمت اور جلال وہیبت کے ساتھ ہوجو
ہے اور جب لوگ نماز میں کھڑے ہوں تو اسکو خدا کے سامنے حاضر ہونا سمجھو پھر
مسجد سے باہر جانے کے وقت یہ خیال کرو کہ حساب وکتاب سے بعد کچہ لوگ جنت
میں اور کچہ دوزخ میں جارہے ہیں۔
وضو کے اندر حکمت یہ ہے کہ ایک تو اعضا پاک ہوتے ہیں دوسرے انکو تنبیہ ہوتی ہے
انسان بھی مثل درختوں کے ایک درخت ہے اسکی خدمت بھی اسیطرح
کرنی چاہیئے جیسیکہ درخت کی خدمت کی جاتی ہے۔ یعنے جمعہ کے روز ناخن
کترے اور زیر ناف کے بال لے یہ درخت کو چھانٹنا ہے اور وضو وغسل کرے
یہ درخت کو پانی دینا ہے اور اس باغ میں دنیاوی گھاس پھوس کو نکالکر
علوم کے پھل پھول لگائے اور خدمت کی نہروں سے پانی دے اور فعال
قبیحہ سے بازرہے تاکہ فضل کا پانی عقل کی نہروں میں جاری ہو اور بلبل
توحید ومعرفت ہر شاخ درخت پر نغمہ سنجی کرے یقین کے انوار وبرکات
نازل ہوں اور صدق کی نسیم باغ معرفت کی خوشبو لائے اور ازل کا منادی
مریدوں کے دلوں میں آواز دے اور ایسے باغ کی سیر کرو جہاں زیتون
کا وہ مبارک درخت ہے جو شرقی ہے نہ غربی ہے روغن اسکا قریب ہے
کہ بغیر آگ کے لگے روشن ہوجائے اور یہی مطلب اس حدیث قدسی کا ہے
کہ خدا فرماتا ہے میرا مومن بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے
یہانتک کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور جب میں اسکو دوست بنالیتا ہوں
تو میں اسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہوجاتا ہوں

جس سے وہ دیکھتا ہے پس وہ میرے ہی ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ
دیکھتا ہے اور کم سے کم چیز جو میں اس کو عنایت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے اور
اس کے درمیان میں ایک روزن کر دیتا ہوں جس میں سے وہ مجھکو دیکھتا
ہے اور مجھ کو بغیر مثال کے دیکھتا ہے اور میں اس کو ایک ایسا نور دیتا ہوں
جس کے ساتھ وہ حقائق معلومات میں تفریق کرتا ہے۔

مطلب اسکا یہ ہے کہ ان مقرب لوگوں کے دل نماز میں حظیرہ قدس کی طرف
رجوع کرتے ہیں اور جلال ربوبیت کا دیمومیت سے مشاہدہ کرتے ہیں اور
اسمانی دل کے صاف ہونے سے معرفت کا آفتاب جلوہ گر ہوتا ہے آخرت
کے حالات منکشف ہوتے ہیں میزان عقل اور صراط یقین سب ظاہر ہوجاتے
ہیں۔ یہی اس آیت کے معنے ہیں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کرو اور
اس میں خدا کی قربت چاہو۔ حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں جب عارف
سجدہ کرتا ہے حجاب اٹھ جاتا ہے اور قلوب طاہرہ سدرۃ المنتہی کیطرف
ترقی کرتے ہیں اور انوار قدس انپر منجلی ہوجاتے ہیں۔ حرم حق کی جنتوں
کے دروازے کھلجاتے ہیں اور جو کچھ یہ چاہتا ہے اسکو دیا جاتا ہے۔

جب نماز میں دل وسوسوں سے صاف ہوتے ہیں اسوقت افلاک و املاک
کا مشاہدہ ان کو نصیب ہوتا ہے۔ اور ایک اور مثال تمہارے سمجھانے
کے واسطے بیان کرتا ہوں سنو دل ایک میدان ہے اور اس کے اندر ایک
درخت ہو جس پر پرندے بسیرا لیتے ہیں اور تم اس درخت کے نیچے نماز پڑھ
رہے ہو پرندے تم پر بیٹ کرتے ہیں اور اڑانے سے نہیں اڑتے ہیں اب
اگر تم آسائش سے نماز پڑھنی چاہتے ہو تو اس درخت کو کٹوا ڈالو ایسے ہی

تمنے اپنے دل میں حب دنیا کا درخت لگایا ہے اور تمہارے دنیاوی تفکرات
کے پرندے اُسپر بیٹھے ہیں اگر تم اس درخت کو کاٹ ڈالوگے تو حال تمہارا
صاف ہوگا اور بزرگی تمہاری بڑھجائے گی اور جلال الٰہی کی تمیز تجلی ہوگی
جیسا کہ حضرت جنید نے فرمایا ہے ؎

وَتَرَکْتُ هَمَّ الْاٰخِرَةِ فَصَفٰی قَلْبِیْ	تَرَکْتُ هَمَّ الدُّنْیَا فَصَفٰی عَیْشِیْ

دنیا کا فکر میں نے چھوڑ دیا لہذا میری زندگانی صاف و پاک ہوگئی اور آخرت
کا فکر جو میں نے چھوڑ دیا تو میرا دل صاف ہوگیا۔
نماز میں راز یہ ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جیسے خادم کا اپنے مخدوم سے مقرب
ہونیکا وقت ہوتا ہے اور جب مخدوم اپنے خادم کو عجز و انکساری کے
ساتھ دیکھتا ہے تو اسپر مہربان ہوجاتا ہے
بعض اہل نجوم بیان کرتے ہیں کہ پانچوں نمازیں پانچ ستاروں سے متعلق
ہیں اور چھٹے ستارہ سے سنتیں اور ساتویں سے وتر متعلق ہیں۔
نماز ہی سے غرض حاصل ہوتی ہے اور اسی کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا
ہے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اور یہی معنے سقراط کے اس قول کے ہیں کہ آوازوں کے نغمے عبادت
کی صورتوں سے پیدا ہوئے ہیں اور ان سے وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جو
گردش کرنے والے افلاک میں پوشیدہ ہیں
اسلیئے کہ خواص ادعیہ کا دروازہ کہلا ہوا ہے جسکی نسبت قرآن شریف
میں فرماتا ہے اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ[1]

[1] اسی کی طرف پاک کلمے جاتے ہیں اور عمل صالح کو وہ بلند کرلیتا ہے ۱۲

اور حضرت داود علیہ السلام کا مزامیر کے ساتھہ شوق و ذوق حاصل ہونا مشہور ہے جب انکو کوئی حاجت درپیش ہوتی تھی تمام زاہدوں کو مسجد میں کھڑا کرکے ہر زاہد کے پاس ایک باجا بجانے والا مقرر کرتے تھے تاکہ باجے کی آواز سے زاہد یکسو ہوکر حضرت داود کی حاجت کیواسطے دعا کرے چنانچہ اس ترکیب سے دعا بہت جلد قبول ہوتی تھی۔

اور اسی طرح یکسوئی کے ہونے سے استغفار اور سحر میں اثر ہوتا ہے

معلوم ہو کہ اوزان قلبیہ بغیر طہارت محل کے پاک نہیں ہوتے ہیں پھر جب ذرا بہو حجاب دور ہوجاتا ہے معارف اُس کے اندر حاصل ہوتے ہیں اور حق کا راستہ ظاہر ہوتا ہے معرفت الٰہی کے باغ کا دروازہ کھل جاتا ہے جب دنیا کی ناپاکی دور ہوتی ہے۔

جب تم یہ طریقہ اختیار کرو تو اپنی کل حاجات اپنے مولا سے طلب کرو اور معرفت کی خوشبو لگاکر ندامت کے کپڑے پہنو اور اپنا رخسارہ تواضع کی خاک پر رکھہ دو اور جان لو کہ ہر چیز کا وزن ہوتا ہے شعر کا وزن عروض سے معلوم ہوتا ہے اور ممیز کا نظر سے اور ماکول و مشروب کا ترازو اور سونے وجواہرات کا کانٹے سے اور صوفیہ دن کی اوقات کا وزن کرتے ہیں اور خطبوں کا وزن تعدیل کلام سے معلوم ہوتا ہے اور قیامت کا وزن قصاص افعال سے۔ ایک پلہ میں تمہارے ظلم کی ظلمت ہوگی اور ایک پلہ میں تمہارے پاک اعمال کا نور ہوگا اب تم کو ضرور ہے کہ اپنے حال کو معلوم کرو اور ہدایت پر قائم رہو حضرت ابراہیمؑ کو دیکھو کہ جب انکو میزان نظر سے ظاہر ہوا تو بطریق تشکیک کے کہنے لگے هٰذَا رَبِّي یعنے کیا یہ ہے میرا رب پھر جب ترازو کے دونوں پلوں

میں قائم ہوئے تو فرمایا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ یعنے میں نے اپنا منہ خدا کی طرف کر لیا

اٹھارہواں مقالہ

خواص کے بیان اور تحقیق میں

معلوم ہو کہ خواص غیر محصورہ ہیں اور انکے اندر تاویل نہیں ہے لہذا وہ بدوا تنہا اخذ کیئے جاتے ہیں مثلاً ایلوا اور سقمونیا مسہل ہیں اور ہم یہ سوال نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ کیوں مسہل ہیں اور قبض کرنے والی چیزیں کیوں قبض کرتی ہیں پھر ہم طبیب شرع سے کیونکر دریافت کر سکتے ہیں کہ یہ چیز حلال کیوں ہے اور یہ حرام کیوں ہے اور ہم کیسے خواص قرآن سے شفا حاصل ہونے میں شک کر سکتے ہیں اور اس میں بھی ہر سورہ اور آیت کے مختلف خواص ہیں مثلاً سورہ واقعہ حصول غنا اور مال کے واسطے ہے اور غم دور کرنے کے واسطے سورہ دخان ہے اور بلا کے دور کرنے اور اس سے محفوظ رہنے کے واسطے سورہ کہف ہے اور اس سورہ کے اندر جو یہ آیت ہے فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا اس آیت کو بغیر سورہ کے پڑھنا نہ چاہیئے جیسا کہ تم کہتے ہو کہ مفرد دوا استعمال کرنی نہ چاہیئے۔
مسئلہ نجومی کے عاجز کرنے کے واسطے کیوں حکیم صاحب آپ کیا فرماتے ہیں کہ ستارہ جو زمین پر پیدا ہونے والے آدمی پر تصرف کرتا ہے یہ تصرف اس کا بجنسہ ہے یا بطبعہ ہے یا بخاصیتہ ہے اگر تم یہ کہو کہ بطبعہ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ طبائع مختلف ہیں پھر اگر تم یہ کہو کہ بجنسہ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ سماوی ہے اور یہ ارضی ہے اور اگر تم یہ کہو کہ بالخاصیت ہی تو ہم یہ کہتے ہیں کہ خاصیت عرض ہے اس کے واسطے بقا نہیں ہے اور اگر ہم بالفرض بالخاصیت کو تسلیم بھی کر لیں تب تم یہ بتاؤ کہ خاصیت نفس ستارہ میں ہے یا نفس شخص میں ہے اس کو تمہارے

تئیں ظاہر کرنا اور اسپر دلیل وحجت قائم کرنا لازم ہے
سحر عمل اور کلام دونوں سے مرکب ہے جسکو اوقات معلومہ اور طوالع معینہ میں
طلسمات کیساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب تم یہ چاہو کہ اپنے مطلب کے واسطے
کوئی طلسم تیار کرو تو ہر تین حرفوں میں سے ایک حرف لینا شروع کرو۔ پس
حب محبت کے واسطے نو حرفوں میں سے تین حرف جمع کر لو تو یہ طلسم ہر ایک کام
کے واسطے مفید ہے اور محبت کی ساعت کو اسطرلاب یا ساعت نامہ سے
معلوم کرو کیونکہ یہ ساعت اس کام کے واسطے بہتر ہے مثال اس کی اب
ت ث جیم کو لے لو اور جیم کے بدلہ ثا کا لینا بہتر ہے ج ح خ صاد کو لو ص
ط ظ عین کو لو پس تدویر حروف کے حساب سے عقرب ہوا اور اُس کے طلسم
کی یہ ترکیب ہے کہ جب قمر عقرب میں ہو تو ایک انگوٹھی پر اسکی صورت بناؤ
اور ہاتھ میں پہن لو اس کی خاصیت یہ ہے کہ عورتوں کی جانب سے کوئی مضرت
نہ پہونچے گی اور اگر پانی میں دھو کر بچھو کے کاٹے ہوئے کو پلاؤ گے تو
اسکو آرام ہوگا اور اگر یہ پانی دشمن کی چھت پر یا اُس کے گھر میں چھڑک دو گے
تو اسی سال میں اُسکا گھر تباہ ہوگا۔ جب قمر برج اسد میں ہو تو انگوٹھی پر
سیاہی سے شیر کی صورت اور یہ کلمہ نقش کرو اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ پھر بادشاہ
کے پاس جاؤ بادشاہ تمہارا مسخر ہوگا۔ بادشاہوں کو تابعدار کرنے کے کلمات
یہ ہیں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ذَلَّ الْجَمَلُ لِبَنِيْٓ اِسْرَائِيْل
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ وَلَا يَعْقِلُوْنَ وَلَا يَسْمَعُوْنَ وہ کلمات جن
کے کہنے سے وہ شخص امن میں رہتا ہے جو بادشاہ سے خوف رکھتا ہو جس
وقت اُس کے سامنے جائے یہ کہتا رہے يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ بِاِحْسَانِكَ

اَلْقَدِیْم وہ کلمات جن کے پڑھنے سے بادشاہ کی زبان بری بات کہنے سے
بند ہو جاتی ہے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ وَلَا یَعْقِلُوْنَ وہ کلمات جن کے پڑھنے سے
مفسدوں کی جماعت متفرق ہو جاتی ہے ۔چند جو کے وانے لیکر چار بار یہ
کلمات پڑھ کر دم کرے اور ان کے مکان میں ڈالدے ھَاطَانش ناطانش
ھطاشنہ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ پھر دیکھو
کہ خدا تعالی کیا کرتا ہے
دو شخصوں کے درمیان عداوت ڈالنے کے واسطے ایک انڈے پر یہ کلمات
لکھکر بھون کر کھلادو وَمَزَّقْتُهُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ قَطْعًا بُغْضًا
دیگر ایک انڈے پر سات حرف صاد لکھکر ایک کپڑا لپیٹکر سی دیں اور
کوئلوں پر رکھیں انڈا بریان ہوگا اور کپڑا نہ جلیگا وہ انڈا انجار روالے کو
کھلائیں اس قسم کی بہت سی ترکیبیں ہیں جنکو ہمنے کتاب عین الحیات
میں بیان کیا ہے یہ کتاب اگرچہ چھوٹے حجم کی ہے مگر فوائد اس میں بہت ہیں
اور اس کے ایک مقالہ میں اجساد اور ارواح کے جمع ہونے کا سبب بھی
بیان کیا ہے اور یہی طریقہ اکسیر کا ہے۔
معلوم ہو کہ علم صناعت الٰہیہ یعنے علم کیمیا اگر پہلے تھا تو اب بھی ہو سکتا
ہے اور سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ علم پہلے تھا لہذا اب بھی
ہو سکتا ہے اور منقول و معقول کے دلائل بھی اس کے جواز پر ثابت ہیں
منقولی دلائل یہ ہیں وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ
مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اور فرماتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ

اور معقود پر صابون کا عمل دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ اضداد کے درمیان
میں جامع ہے یعنے دہنی اور مائی اور ناری طبیعتوں کو روکتا ہے پس یہہ
منجمد ہوگیا تو اسکی تجمید نے کیمیا کی تجمید پر دلالت کی ہے اور اگر یہہ
صناعت نہ ہوتی تو اس کثرت سے سونا دستیاب نہ ہوتا کیونکہ اسکی
کانیں بہت کم اور دور ہیں اور یہ صنعت بہی مثل اور صنعتوں کے ہے
بہت لوگ اس کے حاصل کرنے کے پیچہے گمراہ ہوگئے ہیں اور تمام مال اپنا برباد
کردیا ہے مگر یہ صنعت انہیں کو حاصل ہوتی ہے جو نباتات اور حیوانات کی
خواص سے خوب واقف ہیں مگر اے موسے تمہارے واسطے ایک خضر کی صورت
ہے جو کشتی کے توڑنے اور لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار کو سیدہا کرنیکا مطلب
سمجہائے جس کے نیچے خزانہ تہا جب تم نے اس صنعت کی کشتی کو توڑا زیبق کو جو
بہاگنے والا غلام ہے حل کرکے پانی بنادیا پہر اس میں تصعید زرنیخ کی دیوار
اضافہ کی تو بس اسکا قوام درست ہوگیا اور تم اس اکسیر کے مالک ہوگئے یہ
چاندی بنانے کی ترکیب ہوئی مگر اس اکسیر کو تانبے پر ڈالکر کشتہ کرو پہر ہموزن
تانبے کے ساتھ خوب گلالو چاندی تیار ہوگی ۔

معلوم ہو کہ زرنیخ ایک مرکب نام ہے زر سونے کو عجمی زبان میں کہتے ہیں
اور نیخ سے یہ مراد ہے کہ تونگری حاصل کرنے کے واسطے اپنے اوستاد کے
دروازہ پر حاضر ہو اور اپنی عقل کے ذو القرنین کے ساتھ مغرب شمس ذہبیہ
کے پاس جو چشمہ حیوان کے پاس ہے جا پہونچو اچشمہ حیوان سے بیضہ مرغ مراد
ہے اسفیدی اسکی سفید کام کے واسطے اور زردی زرد کام کے واسطے ہے
پہر مطلع شمس حرارت زیبق کی سیر کرو اور اسکو قبضہ میں لاؤ اور پہر جب تم

دونوں سدوں کے درمیان میں پہونچو تو نرم آتش [illegible] جلاؤ پس اگر
یہ اکسیر مشتے صحیح ہو جائے تو بہت بہتر ہے ورنہ ابرک کو حل کرو یہ اکسیر بہت عمدہ
اور نایاب ہے اور موجود ہے اور اس کا پورا عمل ہمنے کتاب عین الحیات میں
لکھا ہے اس میں دیکھ لو

معلوم ہو کہ یہ صناعت صناعت ربانی ہے اور [illegible] لوگ اسپر مطلع ہوتے
ہیں [illegible] ولی ہیں خدا نے شک کو دور کر دیا ہے اور ابدالوں کے مقام
میں پہونچ گئے ہیں اور یہ کام اسی شخص سے ہونا چاہیے جو اس کے ذریعہ سے آخرت
کے کام کرنے چاہتا ہے یا قرض کا ادا کرنا یا کسی برائی کا دور کرنا ۔

اس کام سے پہلے چالیس کام سیکھنے چاہئیں تاکہ یہ کام درست ہو مثلاً سرمہ
بنانا اور برادہ کرنا اور دوائیں بنانی ہم یہاں [illegible] عجیب و غریب صناعتیں
بیان کریں گے مگر اصل صناعت کا مفصل بیان کتاب عین الحیات میں
ہے اور اس صناعت میں سب سے بڑا کام زرنیخ کی تصعید اور اس کے اجزاء
اور معتدل وقت کا معلوم کرنا ہے کہ نہ [illegible] نہ گرمی ۔

چاندی بنانے کو اس فن کے لوگ صناعت قمری کہتے ہیں اور اسکی اکسیر انڈے
کی سفیدی اور زرنیخ مصعد سے جو معتدل القوام اور ہموزن ہو بنتی ہے
اس بات کو غور کرو اور معتدل زمانہ میں اس کام کو کیا جاوے نہ اس قدر گرمی پہنچاؤ
کہ جلا دے نہ اس قدر سردی پہونچاؤ کہ اس کے اجزا کو متفرق کر دے اکسیر
کی تربیت اسی طرح کی جاتی ہے جیسے بچوں کی [illegible] کا لحاظ رکھا جاتا
ہے [illegible] معتدل [illegible] عجیب و غریب صغیر اور
کبیر [illegible] نسخے میں ترکیب [illegible] عرق سیب و حصرم

دانار وعرق مامیروں وعرق ریحِ وداؤدی جعفران وبہمنی سہو وعرق رازیانج وعرق حسک وتوتیائے اخضر رقیق ان سب کو ملاکر دھوپ یا سایہ میں رکھو تاکہ خشک ہوجائے پھر اُس کے قرص بنالو یہ توتیا ہندی تیار ہوگیا ایک مثقال اس کی ایک مثقال کو کافی ہے اور اگر اس میں عرق مامیثا اور عرق حی العالم ملادیں تو بہتر ہے کیونکہ یہی سردی جامع اور جلاء نافع اور توتیائے ہندی قاطع ہے اور یہی کیمیائے ابرار ہے اور اسی سے تم کو ایسا کسب حاصل ہوسکتا ہے جس سے تم راحت کے ساتھ گذران کرسکتے ہو اور کوئی مشقت تم کو نہ پہونچے گی اور اگر تم لاذن بنانا چاہو تو ایک تولہ خالص لاذن لیکر تین تولہ صاف موم اس میں ملاکر نرم آگ پر پگھلاؤ اور نیچے اتار لو۔ ہر مصنوع چیز میں اصلی چیز ملانی ضرور ہے کیونکہ اسکی اکسیر وہی ہے

زعفران بنانے کی ترکیب

گائے کے گوشت کی بوٹیاں سرکہ میں زعفران حل کرکے اُس کے اندر جوش کرے اور پھر دھوکر اس کے ریشہ جدا جدا کرکے زعفران حل شدہ میں ملاکر خشک کرے ایک چوتھائی زعفران اصلی اس کے اندر ملانی چاہیئے۔ اور گوشت ران کا ہونا چاہیئے

مشک بنانے کی ترکیب

مشک اصلی میں ہم وزن اُس کے کلیجی سوختہ ملائے مصنوعی مشک تیار ہوگی بہت سی صنائع پردہ کے اندر پوشیدہ ہیں جب انکا پردہ اٹھہ جاتا ہے

لہ ایک رطوبت ہے جو بھیڑ یا بکری کے سم پر لگکر جم جاتی ہے اور دوا میں کام آتی ہے ۱۲

راز ظاہر ہوتا ہے اور اس قسم کے بہت سے عجائب نسخے عین الحیات میں مذکور ہیں۔

معلوم ہے کہ مشک ہرن کا منجمد خون ہے اور یہ ہرن جنگل کی خوشبودار گھاس کھاتا ہے جس کے سبب سے یہ خوشبو اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عنبر کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ شہر عنصوریا کے ایک چشمہ سے اسکو نکالتے ہیں اور کافور بھی ایک چشمہ سے نکلتا ہے اور عنبر درگے اندر مختلف رنگ کے پتوں میں چپک جاتا ہے۔ آسمان سے دس چیزیں نازل ہوتی ہیں جیسے شیرخشت اور ترنجبین اور لاذن وغیرہ اور بعض کا قول ہے کہ لاذن شہر مرعش کے پہاڑ کے ایک چشمہ سے نکلتا ہے اور مینہ بھی آسمان سے برستا ہے اس میں تھوڑا از وانہ سے ملا کر آب جو میں جوش کرے اور ان عورتوں کو پلائے جنکو دودھ یا حیض نہ آتا ہو فوراً جاری ہو جائے گا۔ اور کبھی آسمان سے سبز مینڈک گرتے ہیں یہ بواسیر کے واسطے بہت مفید ہیں اور کبھی ملک سقسبین میں آسمان سے سرخ رنگ کے نرم اور ٹھنڈے گیہوں برستے ہیں مزہ انکا گھی اور شہد کا ہوتا ہے اور مثل برف کے ٹھنڈے ہوتے ہیں اگر انکو حل کرکے عیب دار آنکھ میں لگائیں تو عیب اسکا جاتا رہے گا۔ اور اگر کوئی شخص ان کی دھونی لے تو شیطانوں اور جنوں کو دیکھنے لگے اور انہیں گیہوں کے ساتھ عطارد کے عمل کے وقت دھونی روشن کی جاتی ہے انبیا علیہم السلام بھی اس دھونی کی پابندی کرتے تھے چنانچہ حضرت کلیم اللہ نے زحل کے واسطے ہفتہ کے روز دھونی روشن کی تھی اور عیسےٰ علیہ السلام نے مشتری کے واسطے پنجشنبہ کے روز اور ابراہیم علیہ السلام نے شمس کے

واسطے یکشنبہ کے روز اور آتش کے واسطے منگل کے روز دھونی روشن کی تھی اور زردشت نے مریخ اور عطارد کے واسطے اور ہمارے حضور نے زہرہ کے واسطے جمعہ کے روز دھونی روشن کی تھی اور اسی واسطے غار حرا میں خلوت کیا کرتے تھے یہانتک کہ جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت میں آپ پر ظاہر ہوئے

جو شخص جنوں سے ملاقات کرنی اور ان سے کلام کرنا اور ان کا کلام سننا چاہے اس کو لازم ہے کہ ایک خالی مکان میں یکشنبہ یا چہارشنبہ کو بیٹھکر لوبان کی دھونی روشن کرے اور عمل کے ختم ہونے تک برابر روشن کرتا رہے پھر ایک کنڈل کھینچکر اس کے اندر بیٹھ جائے اور چالیس بار سورہ جن پڑھے جنوں کا لشکر حاضر ہوگا ان میں جسکو چاہے اپنی خدمت کے واسطے مخصوص کرے اور ان سے کچھ خوف نہ کرے اور پھر اس جن سے تسخیر یا طلسم بنانے یا خزانہ نکالنے یا حب وبغض کا کام لے

معلوم ہو کہ خواص نباتات بہت کثرت سے ہیں ہم چند خواص ان میں سے بطور اختصار کے بیان کرتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ سبکو دیکھے اور کوئی اسکو نہ دیکھے اسکو لازم ہے کہ سیاہ بلی کی کھوپری میں ارنڈ کا بیج بوئے پھر جب اس درخت میں پھل آنے شروع ہوں تو اسپر ایک کپڑا لپیٹ دو تاکہ کوئی ارنڈی ضائع نہ ہو پھر جب ارنڈیاں پختہ ہو جائیں سب پھلوں کو توڑکر ایک ایک پھل منہ میں رکھے اور آئینہ میں صورت دیکھے جس پھل کے منہ میں رکھنے سے صورت نہ دکھائی دے وہی کام کا ہے

ایک بوٹی ہے جسکو اہل مکہ بہر کہتے ہیں یہ بوٹی انسان کی صورت ہوتی ہے جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے اگر پتھر کی طرف اشارہ کرے وہ بھی اسی جگہ سے

ہو لے

اور ایک بوٹی ہے جسکو راسین کہتے ہیں اس کے پتوں کی دھونی جس شخص کا نام
لیکر روشن کرے گا وہ شخص اس کے پاس آجائے گا اور دھونی کے وقت یہ کلمات
پڑھے یاجَامِعُ یَاجن اجمعوا وقدموا لاق لاق عاجلا عاجلا اشر دثا اشرفثا
کبیثًا الصبی اٹنیا کرھًا اَوطَوعًا قَالَتَ اَتَینا طَائِعِینَ اور یہ عمل اتوار یا بدھ
کے روز کرنا چاہیئے اس گھاس کی ایک شراب بھی بنتی ہے جسکو شراب ملائکہ
کہتے ہیں سوداوی مزاج والوں کے واسطے مفید ہے اور عورتوں کے امراض
حرارت کے واسطے بھی مفید ہے اور اگر اس کے پتوں کو خشک کرکے پیسکر آنکھ
میں لگائیں تو پپوٹوں کے جھک جانے کو مفید ہے اور حلق میں کوے کے
جھک جانے کے واسطے بھی اسکی دوا بنتی ہے اور بخار والے کو اس کی دھونی
دینے سے بخار جاتا رہتا ہے اور جس عورت کے حمل مین بچہ کی جھلی بوقت پیدایش
رہ گئی ہو یا اور کچھ رہ گیا ہو اسکی دھونی دیں نکل آوے گی اور اگر اس کے پتے
زیتون کے پتوں کیساتھ سرکہ میں جوش دیکر میں لیں اور درد والے دانت
پر لیپ کریں تو بہت مفید ہوگا۔

ایک گھاس ہے جسکی جڑ زمین پر نہیں ہوتی بلکہ درخت بطم و بلوط پر بکثرت
ہوتی ہے اور حب العصفور اسکو کہتے ہیں کیونکہ چڑیا نہایت رغبت کے
ساتھ اسکو کہاتی ہے اسکی دھونی گھروں میں شیطان اور جادو کا اثر دور
کرنے کے واسطے مفید ہے جیسے کہ حضور پر نور پر جادو کیا گیا تھا۔

اور اسی واسطے حضور نے فرمایا ہے اترے ہوئے بالوں کو ضائع نہ کرو کیونکہ
جادوگر اکثر انہیں پر جادو کرتے ہیں اور جادو باطل کرنے کے وقت سورہ فلق

کے آخر کی دس آیتیں پڑھنی چاہئیں ۔
اس بوٹی کے دانوں سے ند اسود جو ایک خوشبودار چیز ہے بنتا ہے کشکی اور
زعفران اور عود قماری کا برادہ پیسکر یہ دانے اس میں ملائیں اور عرق گلاب
نہایت عمدہ ڈالکر جوش کریں جب خوب گاڑھا ہو جائے اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے
کے بعد قرص تیار کریں ۔
تریاق نافع بندق مدقوق کو اخروٹ اور بادام اور تل اور پستہ کے ساتھ
پیسکر شہد اور قدرے گلاب ملا کر رکھ لیں بچھو کے کاٹے کے واسطے بہت
مفید ہے اور قوت جماعی کو بے حد زیادہ کرتا ہے اور مغز اخروٹ کا گیہوں کے
آٹے کے ساتھ حریرہ بنا کر کھانا کمر کے درد اور قوت جماع کو مفید ہے اور ریاح
باردہ کے مریض کو نفع کرتا ہے ۔ اور تریاق اکبر کا نسخہ جس کے اندر چالیس اجزاء
ہیں عین الحیات میں مذکور ہے معلوم ہو کہ حیوان اور نبات اور روغنوں میں
اس قدر تاثیریں ہیں جن کا بیان بہت طویل ہے ہم صرف ایک روغن کے
عمل کا ذکر کرتے ہیں ۔ اچھی ساعت دیکھ کر جس شخص پر عمل کرنا ہو اس کے نام
کے ساتھ موسم ربیع کے ابجا ص لے لو اور اسکو ایک شیشی میں روغن زیت
کے اندر ڈالدو اگر بغض کا عمل کرنا ہو تو طنبوب عبشی لو اور اگر محبت کا عمل
کرنا ہے تو قرشی لو اور بادشاہ کی تسخیر کرنی ہے تو فارسی لو اور بیماری یا قضا
سے نکلنے کے واسطے کرمانی لو اور دھوپ میں رکھدو اور جس قدر روغن
کم ہو اسی قدر زیادہ اور روز اس کی خدمت کرتے رہو ہر روز دھونی دو
اور یہ کلمات کہو ایھا الطّیُوث الطَّاھِرَۃُ کُوْنِیْ لِمَا اُرِیْدُ اور پاک حالت
میں دھونی دے ۔ یہ روغن چاند کی کمی میں کم ہوگا اور زیادتی میں زیادہ

ہوگا اگر اس روغن کو جسم پر مل لیں آگ اثر نہ کرے گی

بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کا ہتھوڑا یا کلہاڑا بنائیں اور اس سے کام لیں تو بالکل آواز نہیں ہوتی۔ اور ایک پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اگر اسکو تنور میں ڈال دیں تو کوئی روٹی سالم نہ نکلے تنور میں گر پڑینگی۔ اور مقناطیس کے خواص بھی تم کو معلوم ہیں اور حیوانات کے خواص کتاب الحیوان میں تلاش کرو

بیسواں مقالہ

علم عزائم و تسخیر کواکب کے بیان میں

ہفتہ کے روز صبح کے وقت سیاہ یا نیلگوں لباس پہن کر مغرب کی طرف منہ کرکے یہ بخور روشن کرو لوبان سیاہ دانہ انار کے چھلکے رائی اور زحل کی تسخیر کے واسطے یہ عمل پڑھو مگر تسدیس یا تثلیث کا وقت ہونا ضروری ہے عزیمت یہ ہے[1] اَیُّهَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَالْمَلِكُ الْعَرَمْرَمُ مَالِكُ الْفَلَكِ التَّابِعَةُ لَهُ النُّجُومُ الْخَاسِفُ الْمُزَلْزِلُ زُحَلُ اَنْتَ اَشْرَفُ الْكَوَاكِبِ وَسَيِّدُهَا وَقَائِدُهَا وَمُؤَيِّدُهَا اَسْاَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِیْ وَاَنْ تَمْنَحَنِیْ مَا یَصْلُحُ مِنْكَ لِیْ

اور یکشنبہ کے روز طلوع آفتاب کیوقت اسکی طرف منہ کرکے حضور قلب کے ساتھ یہ عزیمت پڑھو اَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ الرَّفِیْعَةُ وَالْمَلِكَةُ الْمُطِیْعَةُ وَالْمُدَبِّرَةُ الْكَبِیْرَةُ الَّتِیْ جَارَتْ بِفَیْضِهَا عَلَی الظُّلَمِ فَصَارَتْ اَنْوَارًا ذَاتُهَا طَاهِرَةٌ

---

[1] اے بڑے بادشاہ سخت لشکر والے آسمان کے مالک جسکے ستارے تابع ہیں اور وہی ہے ڈھانپنے والا اور زلزلہ ڈالنے والا ہے کون یعنے زحل تو سب کواکب سے اشرف اور انکا سردار اور راہبر اور اُن کی تائید کرنے والا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھکو اپنے پاس سے ایسی چیز عنایت اور بخشش کر جو میرے واسطے درست ہو ۱۲

اسی طرح کل عزیمتوں کے معنے قیاس کر لینے چاہئیں

وسلطنتها قاهرة اسألك ان تعطيني ما يصلح منك لي واصرف في همتك
الي وانت الملكة العزيزة والسلطانة الحزينة بحق من سخرك وهو
الملك العظيم

اور پیر کے روز پہلی ساعت میں قمر کا یہ عمل پڑھو ایھا الکوکب الاطھر والقمر
الازھر البارد الرطب الحال فی الفلک المعتدل البارد اللطیف اسالک
بحقک وبحق الملک المعطیک من نورہ اسالک ان تعطینی ما یصلح
منک لی

اور سہ شنبہ کے روز مریخ کے واسطے یہ عمل پڑھے ایھا السلطان الحار
النوری الناری المزعج المدھش انت بہرام السلطان صاحب السیف
والسفک ذو الحربة الناریة والفتن الادھنیة صاحب الحرب و
الصلاح والدم اسالک بحق سلطنتک ودولتک وقہرک ان تعطینی
ما یصلح لی منک۔

اور چہار شنبہ کے روز عطارد کے واسطے یہ عمل پڑھو ایھا الکوکب اللطیف
الشریف والکوکب الکاتب الحاسب العالم ممازج الفلک ووزیرہ
وملاطفہ ومشیرہ بلطافة اخلاقک وطیب اعراقک وحسن سمتک
وصفاتک الحمیدة واخلاقک الجیدة الحسنة الطیبة ان تعطینی ما
یصلح لی منک اس عمل کے وقت خوش طبیعت رہنا اور سنگتیوں کی حالت
بنانا ضرور ہے۔

اور پنجشنبہ کے روز یہ دعا مشتری کے واسطے پڑھے ایھا الکوکب السنّ
الصالح التقی الرفیع البدیع المطیع السمیع السریع الذاکر الشاکر

اَلنَّاشِرُ وَالحَامِدُ البَاهِرُ الخَائِفُ المُسْتَغْفِرُ عِنْدَكَ اَكْثَرُ اَحْيَاءِ الاَمْوَاتِ وَالَّذِیْ یُبْدِءُ مِنْ کُلِّ دَآءٍ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ دِیْنِكَ وَاَمَانَتِكَ وَمُوَدَّتِكَ وَمُرُوَّاتِكَ وَطَاعَتِكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَا یَصْلِحُ لِیْ مِنْكَ

اور جمعہ کے روز زہرہ سے مخاطب ہوکر یہ وظیفہ پڑھو اَیَّتُهَا النَّفْسُ الطَّاهِرَةُ وَالزُّهْرَةُ الزَّهْكَةُ البَاهِرَةُ ذَاتُ اللَّهْوِ وَالطَّرَبِ وَالرَّقْصِ وَاللَّعْبِ وَالشُّرْبِ وَالاَکْلِ الفَرِحَةُ النَّزِهَةُ النَّاظِرَةُ المُزَیَّنَةُ الطَّائِعَةُ لِرَبِّهَا الحُرَّةُ الطَّاهِرَةُ اَسْأَلُكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَا یَصْلِحُ مِنْكَ لِیْ

اس فن کے علمار فرماتے ہیں کہ ہفتہ کا روز حضرت موسے کے واسطے مخصوص تھا اور اتوار حضرت سلیمانؑ کے واسطے اور بہت سے نبی بھی اس میں شریک تھے اور بہت سے بادشاہ بھی اس روز میں شمس کے واسطے بخور روشن کرتے تھے اور پیر کا روز قمر سے متعلق ہے اور وزیروں کے واسطے مناسب ہے اور اسی دن میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بھی دھونی روشن کی تھی اور بدھ کا روز عطارد سے متعلق ہے اس میں زردشت مجوسیوں کے نبی نے دھونی روشن کی تھی ۔ اور جمعرات کا روز عیسے علیہ السلام کے واسطے مخصوص تھا اور جمعہ کا روز ہمارے حضور کے واسطے مخصوص تھا

زحل کی تسخیر سے اس قسم کے منافع پہونچ سکتے ہیں خزانوں کا نکالنا نہروں کا کھودنا درختوں کا لگانا وغیرہ ۔ اور شمس سے ملک وسلطنت کے فوائد پہونچتے ہیں ۔ اور قمر سے وزارت کے اور مریخ سے لڑائی جھگڑے کے اور عطارد سے کتابت اور حساب اور نقاشی وہندسہ وغیرہ کے اور اعمال جنات وعزائم بھی اس میں متعلق ہیں اور مشتری زہد اور دیانت

اور حل طلسمات سماویہ کے واسطے ہے۔
اور جمعہ زہرہ کے واسطے ہے علمارفن کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جو بعد زوال کے لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس میں ہی حکمت ہے کہ اس وقت خواص انفاس حصول مطالب میں اثر کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
معلوم ہو کہ لوگوں نے خاصیت کے اندر بہت اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم اول کتاب میں ذکر کر چکے ہیں حیوانات و نباتات کے خواص بہت ہیں جن کے متعلق ہمنے ایک طویل فصل حاجت سے زائد بیان کردی ہے

اکیسواں مقالہ

گفتگو کے بیان میں

جب کہ کلام کی حد یہ ہے کہ سننے والے کو فائدہ پہونچائے لازم ہوا کہ ہم تم ہی سے تمہارے عقائد کے موافق تمہارے قول کی حقیقت معلوم کریں تم جو کہتے ہو کہ کلام فی النفس قائم ہے اور پھر کہتے ہو کہ کلام کرنے والا یا حکم کرنے والا ہوتا ہے یا منع کرنے والا اور حکم یا منع اُسکا فی نفسہ ہوتا ہے اب بتلاؤ کہ جو بات اُس کے نفس میں ہے اسکو وہ ہمارے تئیں کیسے سنا سکتا ہے اور کس طریق سے وہ ہم تک پہونچ سکتی ہے اگر تم کہو کہ الہام کے ذریعہ سے تو وہ ایک مخلوق ہے جسکو اسواسطے پیدا کیا ہے" تا کہ تم اس بات کو سمجھو جسکو نہیں سمجھے تھے اور اگر تم کہو کہ کتابت کے ذریعہ سے تو یہ ایک قسم مساعدت ہے اور نیز تمہارے مقابل نے تم کو حرف اور آواز کے اقرار کرنے سے اور بھی تنگ کیا ہے۔ اس کے متعلق اسیقدر

بیان کافی ہے

اور چونکہ علم توحید کا طلب کرنا فرض ہے ہم پر واجب ہوا کہ اسکی طرف بھی ہم اشارہ کریں اور جو بیان اسکا ہمنے اپنی اور کتابوں میں کیا ہے اس میں سے کچھ بیان یہی نقل کردیں پس سب سے پہلے ہم صانع کا ذکر کرتے ہیں معلوم ہو کہ کوی مصنوع صانع سے جدا نہیں ہے اس صورت انسانیہ کو دیکھو جو الف کی شکل رکھتی ہے کہ اس کے صانع نے اس کے اندر کیا کیا بدائع اور عجائب رکھے ہیں دیکھو اس کا سر اس کے جسم کا آسمان ہے اور دونوں آنکھیں ستارے ہیں اور چہرہ شمس و قمر ہے فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ پھر پانی کو دیکھو کہ پانی کے مختلف رنگ اور مختلف مزے ہیں کوئی کڑوا ہے کوئی نمکین ہے اور کوئی میٹھا اور کوئی بدبودار ہے۔

زمین میں جو جو چیزیں وہ سب جسم انسانی میں موجود ہیں۔ دونوں مونڈھے پہاڑ ہیں اور دونوں بازو اور کلائیاں درخت ہیں اور انگلیاں شاخیں اور ناخن پھل ہیں اور بال گھاس ہے اور دانت اور زبان اسکی بادشاہ کا ترجمان ہے اور معدہ اسکا باورچی ہے اور ایک قوت اس کے اندر ایسی ہے جو غذا کو رگوں اور پٹھوں اور بالوں اور کھال اور گوشت پر تقسیم کرتی ہے جو خون غلیظ ہوتا ہے اُس کے ساتھ جسم کی تربیت ہوتی ہے اور جو رقیق ہوتا ہے وہ باریک مقاموں میں پہونچتا ہے۔ پھر بھی خون پشت میں پہونچکر حرارت غریزی کے اثر سے پختہ ہوکر ایک گاڑھا سفید پانی بن جاتا ہے جیسا کہ فقہا بیان کرتے ہیں پھر وکیل حرارت اسکو خصیوں کے خزانہ میں پہونچاتا ہے اور خصیوں کی رگیں اُس سے پہولکر مرد کے دل میں عورت کا خیال پیدا ہوتا ہے اور ایک

گرم بخار قضیب کی رگوں میں پہونچ کر اس کے اندر استادگی پیدا کرتا ہے اور
شہوت کی قوت قضیب کے منہ سے خزانہ تصویر میں جو اسکا محل قابل ہے
اس پانی یعنے منی کو رحم میں داخل کرتی ہے پھر قدرت کا ہاتھ بواسطہ حرارت
کے اُس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جیسے زمین میں دانہ کی پرورش ہوتی ہے
اور یہ پرورش اس تصعید کی طرح ہے جو سونے یا چاندی کی اکسیر کے واسطے
کی جاتی ہے اور سلطنت یا فقر کی سعادت یا نحوست نطفہ کے رحم میں آنے
کے وقت لکھدی جاتی ہے پھر یہ نطفہ علقہ یعنے خون منجمد ہوجاتا ہے پھر
قدرت اس کو بواسطہ حرارت غریزی کے تربیت کرتی رہتی ہے یہانتک کہ وہ
ایک جسم پورا ہوجاتا ہے پھر اس میں خطوط مثل تصویر کے پیدا ہوتے ہیں
اور اندر پیٹ و سینہ میں تجویف پیدا ہوتی ہے اور قلب وغیرہ اعضا پیدا
ہونے شروع ہوتے ہیں پھر اس کے بعد روح کے انوار بطریق بخار صاعد
کے مکشوف ہوتے ہیں طبیبوں کے نزدیک یہی بخار روح ہے اور یہ بخار
خون سے پیدا ہوتا ہے اس روح ہی کے ساتھ جسم حرکت کرتا ہے اور وہ نفس
لطیفہ غریزہ جو کلمہ کن سے پیدا ہوتا ہے وہ ان حجابات مذکورہ لطیفہ اور اجزء
مصورہ سے علاوہ ہے وہ نفس عالمہ محققہ مدرکہ لطیفہ ربانیہ حساسہ متکلمہ
عالمہ موت کے بعد باقی رہنے والا ہے جیسا کہ جسم سے پہلے اپنے مبدء
میں موجود تھا۔ پھر جب یہ بچہ اپنے وقت مقررہ کو پورا کرتا ہے اپنی ماں کے
پیٹ سے بغیر اختیار کے نکل آتا ہے جیسے کہ اسکا مرنا اور پھر قیامت کو
اٹھنا اُس کے اختیار میں نہیں ہے مثل نیند اور بیماری کے یہی نفس ناطقہ
جسم کے اندر بادشاہ ہے جو قلب کے تخت پر متمکن ہوتا ہے اور یہی امر و نہی

کرنے والا ہے عقل اسکی حاجب ہے اور علم وزیر ہے اور نفس چراغ ہے اور تصدیق منہاج ہے اور قلب دریا اور حکمتیں موتی اور یاقوت ہیں اور جسم ایک شہر ہے اور اعضا لشکر ہیں اور وسوسے دشمن ہیں اور حسن اقوال و افعال فرشتے ہیں اور خیر سے روکنے والی خیالات شیاطین ہیں

عارفوں کے نزدیک قلب ہی عرش ہے اور سینہ لوح ہے اور امر و نہی کا الہام قلم ہے جو خیر و شر کو لوح پر لکھتا ہے اور زبان ترجمان ہے اور آٹھ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ یہ چار حواس ظاہری سننا دیکھنا سونگھنا چکھنا اور چار باطنی علم اور عقل اور تصدیق اور یقین ہیں اور خوف و رجا کے فرشتے اسکو گھیرے ہوئے ہیں

جب یہ قلب کا عرش جو خدا کا گھر ہے وسوسوں اور رذائل سے پاک ہوتا ہے اور ذکر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے اور فکر کی خوشبو اس میں روشن ہوتی ہے اس وقت وہ تجلی الٰہی کا مستحق ہوتا ہے اور انوار کمال قلب پر نازل ہوتے ہیں اور محبت کا سائبان طہارت قلب کی کرسی پر قائم ہوتا ہے اور معشوق سدرہ وصال کی سرحد پر جلوہ فرماتا ہے۔ اور مجاہدہ کرنے والے مجاہدہ کی حکمتوں کے درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے اور تشریح صدر کے حوض سے توحید کا نور پیتا ہے اور خصال حمد کے خاص کپڑے دیمومیتہ کے خزانہ سے زیب بدن فرماتا ہے اور ان چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے جنکا مشاہدہ غافل لوگ نہیں کرتے۔ بیشک یہی بڑے کامیابی ہے اور اسی کے واسطے چاہیئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔

پھر اے وہ شخص جو علم و عمل کے ساتھ کامل اور اخلاق حمیدہ کے ساتھ متصف

اور اخلاق ذمیمہ سے منزہ ہے جب تم کرسی کمال پر متمکن ہوگے اعضائکے فرشتے
تمہاری مطیع ہوکر سجدہ کریں گے اور مہربانی کا ہاتھ تمہارے دل کی جنت کے
دروانسے کھول دینگے اور تمہاری احسان کی خوب صورت حور جلوہ کرے گی
اور محبت دنیا سے پیچھے رہنے اور ہٹ جانے کے محل تیار ہوں گے اور اپنی
ہمت کے موافق تم اپنی تمنا کو پہونچو گے

پھر تمہارے بدن کا آدم اور محبت حق ہیں، دنے کا نوح اور تمہاری خلوص و
عشق کا خلیل تمہارے حسن وجمال کے ساتھ جلوہ کرے گا اور یعقوب تمہاری
عقوبت نفس اور دفع شہوات کا اور موسی تمہارے صفا رحال کا اور داؤد
تمہاری دوا کا اور سلیمان تمہاری سلامتی کا تمہاری بساط انبساط پر جلوہ
فرمائے گا۔ اور تمہارے اعضا کے جنات اور تمہاری مجاہدہ کی خوشبو ہوا تمہاری
مسخر ہوگی پھر تمہارا خضر ایمان تمہارے چشمہ حیات کے قریب ابرار کے ساتھ
ظاہر ہوگا اور تمہاری عقل کا ذوالقرنین تمہاری بلند ہمتی کی لگام پکڑکر تمہیں
شہوات کے دریا سے نکالے گا اور تمہارے مغرب شمس ایمان کے پاس پہنچا دیگا
پھر وہاں سے مطلع شمس عقل کی طرف لے آئے گا پھر تمہاری غفلت اور شہوت
کی دونوں سدوں کے درمیان میں کھڑا کردے گا تم کو چاہیئے کہ اپنی جہالت
کے لوہے کو مجاہدہ کی بھٹی میں گلا ڈالو اور اس وقت تم اپنے اعضاء نفس
اور قلب کو توحید میں ملا ہوا دیکھو گے اور عذاب وعقاب سے بیخوف ہوکر
قرب کی چھپر کھٹ میں بعیش وآرام رہو گے هٰذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ
مَآبٍ یہ نصیحت ہے اور بے شک متقیوں کو واسطے اچھا ٹھکانا ہے۔

پھر تمہاری لذت عیش وزندگانی کا علیلے اور تمہارے لطائف اعمال کی حمد کا

محمد تم پر تجلی ہوگا اور یہی اس حدیث کے معنے ہیں کہ تم میں اپنے رب کا زیادہ پہچاننے والا وہی ہے جو اپنے نفس کو زیادہ پہچانتا ہے دیکھو کہ بزرگ دلوں پر روح کے اسرار کس طرح منکشف ہوتے ہیں جو اسرار کہ جاہل اور عوام لوگوں سے پوشیدہ ہیں تم نہیں دیکھتے ہو کہ عاشقان خدا عشق الٰہی کو دوسروں کا نام لیکر کس طرح چھپاتے ہیں مجنوں کو دیکھو کہ اُس نے لیلی کا نام لیکر کس طرح عشق الٰہی کو پوشیدہ کیا جس کی دلیل اس کے اشعار میں موجود ہے

لَمَّا رَأَیْتُ الْحُبَّ یُدْهِشُنِیْ	وَنَمَّتْ عَلَیَّ شَوَاهِدُ الصَّبِّ
اَوْقَعْتُ غَیْرَكَ فِیْ ظُنُوْنِهِمْ	فَسَتَرْتُ وَجْهَ الْحُبِّ بِالْحُبِّ

مجنوں سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کونسا وقت پسند ہے کہا لیل یعنے رات پوچھا کہ قرآن میں سے کون سی آیت تم کو محبوب ہے کہا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مجنون کا قاعدہ تہا کہ ملاحوں کی خدمت کیا کرتے تہے کیونکہ ملاح جب رسی کو کھینچتے ہیں تو لیلا لیلا کہتے ہیں اسے بہائی یہ اصول اس خلعت کافیہ کے ہیں کیا اس میں صانع قدیم کے وجود پر دلیل نہیں ہے اور پہر بہی اگر تم شک میں ہو تو شہد کی مکھی کو غور کرو کہ کس طرح پہولوں کو لاکر مسدس اور مثمن خانے بنائی ہے اور موم سے شہد کے خانوں کے بیچ میں دیوار کھڑی کر لی تہے اور ان خانوں کے منہ کو اس ترکیب سے بند کرتی ہے کہ چاہے کسیقدر بارش ہو مگر شہد تر نہیں ہوتا اب بتاؤ کہ یہ الہام اسکو خدا کیطرف سے نہیں ہوا ہی تو اسکی طرف سے ہوا ہی اور اگر یہ کہو کہ یہ الہام اُس کے

لہ جب مینے دیکھا کہ محبت مجھکو دہشت دلاتی ہے اور عشق کی گواہیاں میری چغلخوری کرتی ہیں پس مینے تیرے غیر کو ان کے گمانوں میں ڈالدیا اور محبت کو چہرہ کو محبت کے ساتھ پوشیدہ کیا ۱۲

نفس کی طرف سے ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اور کسی حیوان کے نفس نے ایسا الہام کیوں نہیں کیا۔ اور چیونٹی کی عقل کو دیکھو کہ جب وہ غلہ جمع کرتی ہے تو دانوں کو بیچ میں سے کتر کے دو حصہ کر دیتی ہے تاکہ بارش ہونے سے دانہ پھوٹ نہ آئے اور مکڑی کو دیکھو کہ شکار پکڑنے کے واسطے کیسے جال پھندے تیار کرتی ہے۔ پس کیا جس نے ان سب کو یہ باتیں سکھائی ہیں وہ صانع نہیں ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ معبود کی نافرمانی کی جائے یا کوئی اسکا انکار کرے ہر ایک حرکت وسکون میں توحید خداوندی کی گواہی موجود ہے اور ہر شے میں اس بات کی نشانی ہے کہ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اے شخص سننے اور دیکھنے اور پڑھنے اور لکھنے وغیرہ میں وجود صانع کی نشانیاں ہیں اس کے متعلق سورہ نحل اور شروع سورہ ذاریات اور مرسلات اور سورہ نبا کی آیات دیکھو اور سورہ حشر اور حدید کی توحید ملاحظہ کرو پس پاکی ہے اس ذات کو جو قدیم باقی یکتا ہے اپنی کل مصنوعات میں اس کے ارادہ میں کوئی اسکا شریک نہیں ہے زندہ ہے علم والا ہے غالب حکمت والا ہے سننے دیکھنے ارادہ کرنے والا ہے اپنے کلام قدیم کے ساتھ متکلم ہے جو کچھ ہوا یا ہوگا سب اس کی لوح میں موجود ہے اور سب کو وہ جانتا ہے۔ پس اے بھائی اسی کو اختیار کرو اور بس اسی کو کافی سمجھو تم کو راحت اور فلاحت نصیب ہوگی۔ اور اس کے ساتھ تجارت کرنے سے تم کو بہت بڑا فائدہ ہوگا

بائیسواں مقالہ

وجود عالم کے بیان میں

معلوم ہو کہ عالم مخلوق ہے خدا نے اسکو بغیر کسی ضرورت کے اس واسطے پیدا

کیا ہے کہ یہ اپنے خالق کو پہچانے اور خالق کی سلطنت اور قدرت ظاہر ہو پس
سب سے پہلے جو چیز پیدا کی گئی وہ عرش ہے پھر کرسی پھر آسمان پھر [illegible]
جنت پھر زمین اور [illegible] ایک جوہر ہے جسکو [illegible] عقل فعال
اور نفس کلیہ کہتے [illegible] آسمان [illegible] ستاروں سے
زمین چھپائی اور ہوا کے سبب [illegible] منجمد ہوگئی فلاسفہ کہا کرتے
ہیں یہ فیض اس چیز کو عقل فعال اور نفس کلیہ سے پہنچا ہے۔ پس عقل ہمارے
نزدیک عرش ہے اور نفس کلیہ لوح ہے اور نفس فیض مقادیر کا جاری ہونا ہے سب
عبارات و اصطلاحات ہیں کیونکہ فیض کے اندر مرجع ایک ہی اور عبادات مثل
روزہ کے کہ اس میں کھانے پینے سے رکنا ہوتا ہے کار نہیں ہے بلکہ ان کے
اندر بہت سے اسرار ہیں چنانچہ ہمارے سر کے اوپر کرۂ نار و کرہ ہوا ہیں جس
شخص کو عبادت کی عادت ہوگی وہ اپنے صبر کے ساتھ انکو طے کر جائے گا اور
اس معتدل مکان میں جا پہونچے گا جہاں نہ سردی ہے نہ گرمی یعنے جنت
میں فرشتوں کے ساتھ رہے گا اور اہل معارف سے نہایت خوشحالی کی
حالت میں ملاقات کرے گا اس مکان یعنے جنت میں نہریں جاری ہیں ہوا یہاں
کی معتدل اور مفرح ہے اور اس کے رہنے والوں کے واسطے ہمیشہ کی زندگی
ہے اور خدا کا فردوس ہے اور یہ سب نعمتیں ان لوگوں کے واسطے ہیں جنہوں
نے اس دار غرور یعنے دنیا میں عبادت کی محنتیں کی ہیں اور دار انابت و سرور
کی طرف راغب ہوئے ہیں۔

جس شخص کا نفس مرتے وقت اپنے پس ماندہ مال و اسباب میں پھنسا ہوا ہوگا
اسکی مثال پھر تیسنچ پرندہ کی سی ہے یعنے یہ شخص حجاب شرک کے سبب سے

آسمان پر نہ پہونچ سکے گا۔

اور جس شخص نے دنیا کو اپنے پیر کے نیچے ڈالدیا اور کسی چیز میں دل نہ لگایا وہ معظم و محترم رہیگا فرشتے اس کے استقبال کو بشارتیں لیکر آویں گے اور اپنے خالق کے دیدار سے مشرف ہوگا اور مشاہدہ کے ہوتے ہی اس دور و دراز سفر کی تکان بالکل جاتی رہے گی اور راحت کے سارے مقصد حاصل ہوں گے اور اس کے گھر بار و اہل و عیال کے بدلے نہایت عمدہ گھر بار اور نیک اہل و عیال اسکو ملیں گے اور اس کے اور اس کے دنیاوی دوستوں کے درمیان میں بھول کا پردہ ڈالدیا جائے گا یہ حالات ان لوگوں کے ہیں جو کھانے پینے کی خواہشوں سے بالکل منزہ ہیں اور نیند بھی انکو نہیں آتی ہے یہ حالات ان پاک نفسوں کے ہیں جو مجاہدہ کی آگ میں پگھل چکے ہیں اور علوم و اعمال کے ساتھ اغیار کی کدورت سے صاف ہو چکے ہیں او رجو نفس کہ خبیث اور جب دنیا میں مقید ہے وہ اس عالم سے جدا ہو کر اپنی طبیعت کی ظلمت میں گرفتار ہو جاتا ہے جو اس نے اعمال کیے ہیں ان کے سبب سے محجوب اور جو اس نے چھوڑا ہے اس کے خیال میں مقید رہتا ہے اور یہ قید اس کو عروج سے مانع ہوتی ہے کیونکہ وہ نفس اپنے مظالم کے ساتھ مرہون ہے كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ اور دونوں سرد و گرم کروں کے درمیان میں اسکو عذاب ہوتا ہے اور جس قدر زمانہ اسکو عذاب میں گذرتا ہے اپنی رستگاری کے ذریعے ڈھونڈہتا رہتا ہے مگر ان کا ملنا دشوار ہے پس اس عذاب سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں ہے اس کے افعال ناپاک کی بچھو اور اسکی جہالت کے افعی اسکو کاٹتے ہیں کیونکہ یہ جہالت کے سبب سے

نورِ عقل سے محجوب تھا اور اسوقت رب الارباب کی طرف سے یہ خطاب سنتا ہے
اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا باوجود ان باتوں کے
پھر تم دنیاوی عیش و طرب میں مشغول ہو گیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم کو امن مل گیا ہے
جو تم اس قدر خوش ہوئے پھرتے ہو اور نصیحت سے تم کو کچھ اثر نہیں ہوتا ذٰلِكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْفَرِحِينَ لہذا تم کو اپنی خلاصی کے فکر میں مشغول رہنا چاہیے ؎

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَمْهَدْ لِنَفْسِكَ مَوْضِعًا　　فَأَنْتَ عَلَيْهِ بِالنَّجَاةِ بَخِيلٌ[1]

تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری عبادت میں مشغول ہونا بھی عین عبادت ہے۔ ٹھیڑ یار استہ
تم چلتے ہو اور پھر یہ کہتے ہو کہ تم نیک ہو۔ و بیہودہ باتوں میں مشغول ہو کر ان کو سچا
سمجھتے اور اپنے نفس کے خواص کی معرفت سے جاہل رہتے ہو تم کو خبر نہیں ہے
کہ تمہاری بالوں پر جادو ہوتا ہے اور تمہارا اپنے دانت سے کاٹنا دیوانہ کتے
کے کاٹنے سے بڑھ کر ہے اور تمہاری منہ کی بھاپ لڑائی پیدا کرتی ہے اور تمہارے
کٹے ہوئے ناخن ہلاک کرتے ہیں اور اسی قسم کے بہت سے خواص حیوانات کو
اندر ہیں جنکو تم نہیں جانتے ہو مثلاً بچھو کا پتہ اور چربی فربہ کرتا ہے اور گوشت
اسکا باوجود حرام ہونے کے ریاحوں کو دور کرتا ہے خرگوش کا جگر جگر کو فائدہ
کرتا ہے اور اس کی آنکھیں آنکھوں کو مفید ہیں اور چربی اسکی ریاحوں کو فائدہ
کرتی ہے خنزیر کی چربی جانوروں کے چارہ میں ملا کر دیجیے ان کو فائدہ کرتی
ہے۔ انڈے کا تیل بالوں کے واسطے مفید ہے اور کانٹوں اور گیہوں کا
تیل مسوں کے واسطے نافع ہے۔

---

[1] جبکہ تم نے اپنے نفس کے واسطے کوئی جگہ تیار نہ کی پس تم اسی نجات کے ساتھ بخیل ہو۔

اور اسکی چربی ریاحوں کو نافع ہے۔ اور گنا خیال کو دفع کرتا ہے۔ گدہے
کا دماغ فالج کو نافع ہے۔ اور ہدہد میں بہت سے منافع ہیں جنکو کتاب الحیوان کے
مصنف نے وضاحت سے لکھا ہے اور جوز ہندی یعنی اخروٹ ہر ایک کے
اندر جماع کے واسطے نافع ہے اور بہت سی معجونیں اور روغن اسکا دونوں کو
نافع ہیں۔ [illegible] غالب سردی اور غالب گرمی دونوں فالج ہیں کہا ہے
[illegible] نقصان کرتا ہے اور پیشاب کا رکنا بہت ضرر پہونچاتا ہے
[illegible] اور پسینے نکالے اور بہی زیادہ مفید ہیں تے معدہ
کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔ قدرے ککڑی کا گودا نافع ہے اور مرغ کا شوربا
سرد مزاج والے کو فائدہ کرتا ہے گیہوں کے پراٹھے جماع کرنے والے کے
واسطے بہت غذا میں ہر بیمار کا کھانا بہت فضل ہے۔ شربت انار معدہ کو
قوی کرتا ہے۔ خربوزہ میں دس فائدے ہیں کھانا بھی ہے اور پینا بھی
ہے اور ٹھنڈا خوشبودار بھی ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور مثانہ کو دہو
ڈالتا ہے اور اسکو کہا کرتے کرنے سے خلط فاسد نکل جاتی ہے۔ اور اسکے
کے اندر چار مضرتیں ہیں حلق کو نقصان کرتا ہے۔ صفرا کو زیادہ کرتا ہے
اور کہجلی پیدا کرتا ہے۔ اور سکنجبین اسکی مصلح ہے
بہتر میوہ وہ ہے جو پختہ اور تازہ ہوتا ہے کہانے سے پہلے کہانا چاہیے
سوا امرود کے کہ اس کو کہانے کے بعد تھوڑا سا کہا لینا نافع ہے اور
خواہش سے کم کہانا کہانا آنکھوں کو مفید ہے کیونکہ بعض اوقات بدہضمی
کا علاج مشکل ہو جاتا ہے کہانے کے بعد جلد پانی پینا نہ چاہیئے اور نوالہ کو
چبا کر اور ہڈی کو چوس کر کہانا بہتر ہے اور بغیر چبا نوالہ کہانا بہت برا ہے

گرمی کے موسم میں ترش چیز نفع کرتی ہے اور جاڑے کے موسم میں میٹھی چیز مفید ہے
کل میووں میں بہتر انجیر اور انگور ہے اور انار ملاسی قسم کا عمدہ ہوتا ہے کھانا
کھانے کے بعد یا سونے کیوقت قدرے کھا لینا چاہیئے جماع کرنے والوں کو
نقصان کرتا ہے خصوصاً ترش انار۔

تیسواں مقالہ

شربتوں کے بیان میں

سکنجبین کو سب سے پہلے ذوالقرنین نے ایجاد کیا ہے صفرا اور بدہضمی کو
مفید ہے۔ شربت انار معدہ کی گرمی کو دور کرتا ہے اور جگر میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے
شربت خشخاش و بنفشہ و نیلوفر سر کے واسطے مفید ہیں۔ شربت راسن
خلط سوداوی کو دور کرتا ہے بیان کیا ہے کہ ابوالحکما بقراط کا قول ہے کہ اس شربت
کے آگے مفرح معجون کی ضرورت نہیں ہے۔ شربت سیب بہی قلب کے واسطے
فوائد ہیں۔ شربت گلاب خلط صفراوی کو دور کرتا ہے اور اگر پانچ ماشہ
تربد اور سات ماشہ سنا ہیچار کا سفوف بنا کر اس شربت سے پہلے یا اس
کے بعد پھانک لیا کرو تو بہت بہتر ہے۔

مربوں کا بیان

بہی کا مربہ گرم مزاجوں کو نفع کرتا ہے۔ سیب کا مربہ ضعف قلب کو جو گرمی
سے ہو مفید ہے۔ شہتوت کا ربّ حلق کے دکھنے کو آرام کرتا ہے۔ کل شربت
اور مربے اور دوائیں ہیوقت فائدہ کرتی ہیں جبکہ پرہیز کیا جائے چنانچہ
حدیث شریف میں وارد ہے کہ معدہ مکان دوا کا ہے اور پرہیز دواؤں کا

سردار ہے اور جس بدن کو جس چیز کی عادت ہو وہ اُسکو کھلاؤ جس شخص کو جس شربت کی عادت ہو اُس کے واسطے کچھ حرج نہیں ہے کہ بوقت ضرورت اُس کو پابندی کے ساتھ نوش کرے۔ ابوطالب مکی فرماتے ہیں تندرستی کے وقت دوا کے پاس نہ جاؤ کیونکہ اس سے بھی بیماری پیدا ہوتی ہے

موسم خریف میں دوا کا استعمال بہ نسبت ربیع کے بہتر ہے کیونکہ اس میں کھانے کی ایسی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو سہولت پیدا کرتی ہیں ساگوں میں بہتر ساگ ہلیون اور پالک کا ہے۔ ابن قتیبہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا چار ساگ جنت کے ہیں اور ہر شب میں انپر ایک قطرہ جنت کے پانی کا برستا ہے۔ پالک اور کاسنی۔ اور ہلیون اور کاہو کاسنی میں تبرید ہے اور پالک اور ہلیون میں ترطیب ہے اور کاہو خون صالح پیدا کرتا ہے ہلیون کے ساگ کھانے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ زردہ بیضہ نیمبرشت کے ساتھ کھایا جائے اور عمدہ ککڑی وہ ہے جس کے اندر خالی جگہ کم ہو۔ کرفس کا قلیل استعمال کرنے سے سدے کھل جاتے ہیں اور بعض شہروں میں لوگ اسکو تبرک سمجھتے ہیں۔ سداب کے استعمال سے جذام پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسکی اصل مکھیوں کے گوہ سے ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے انجیر تر کھایا جائے یا خشک جذام اور نقرس اور برص کو فائدہ کرتا ہے۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ انجیر میں ناسور کے آرام کرنے کی خاصیت ہے۔ خون حیض کو یہ جاری کرتا ہے۔ بہتر انجیر وہ ہے جو چھوٹا سفید گون اور پختہ ہو نہار منہ اسکا نوش کرنا بہت مفید ہے اور آخر فصل کا انجیر مضر ہے وہ فصل کے

---

[۱] ایک دوا ہے جسکو فارسی میں مارچوبہ اور مارگیاہ بھی کہتے ہیں ۱۲ [۲] ایک دوا ہے ۱۲

انجیر سے زیادہ سفید ہوتا ہے اور تربوز شروع فصل کا آخر فصل کے تربوز سے
بہتر ہوتا ہے۔ موسم خریف میں ککڑی کا کھانا بخار پیدا کرتا ہے اور تخم ریحان
کے اس موسم میں پینے سے زکام ہوتا ہے۔ عام گلاس میں پانی پینا طرح طرح
کے دکھ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص کے منہ کے انجرے دوسرے کے منہ
میں سرایت کرتے ہیں اور پیشاب کے روکنے سے سنگ مثانہ یعنے پتھری پیدا
ہوتی ہے۔ پیشاب کی تکلیف کو ساتھ آنے کو مغز تربوز کا پینا فائدہ کرتا ہے
اور اس کو کوٹ کر اور مسور کے ساتھ استعمال کرنا بدن کو نرم اور عمدہ
بناتا ہے اور اس کے عیب دور کرتا ہے۔ مسور ملکر حمام میں نہانا نقصان
کرتا ہے مگر کھلی جگہ نہانا نقصان نہیں کرتا۔ اشنان کے ساتھ نہانے
سے بدن کی رطوبت اور میل صاف ہوکر رنگ نکھرتا ہے۔ معجون سمسم کے
استعمال سے بالوں میں طراوت اور بدن میں قوت پیدا ہوتی ہے اور شقاق
القدمین جذام سے امان ہے۔ دراز گھیا یعنے کدو خلط سوداوی کو فائدہ
کرتا ہے اور اسکا حلوا بھی بہت مفید اور دماغ کو نافع ہے اور بدن کے رنگ
کو نکھارتا ہے بشرطیکہ خشخاش و بادام کو بیدہ دارچینی و زعفران گلاب
میں حل شدہ اس کے اندر اضافہ کی جائیں اور شہد ملا کر تربوز کے سر میں رکھ
دیا جائے اور یہی ترکیب سکنجبین میں کی جاتی ہے عمدہ حلوہ وہ ہے جس کے اندر
عطر زیادہ ہو اور زیادہ تراوت والا حلوا بیضہ مرغ کا ہے۔ اور قطائف سب
کھانوں کی سردار ہے اور سیر معدہ میں ثقیل ہے اور بہتر وہ حلوا ہے جو جلد
ہضم اور نرم ہو جیسے صابونیہ اور کافوریہ بادام کا حلوا ثقیل ہے مگر وہ بہتر
ہے جس میں بہت سی خشخاش ڈالی گئی ہو اور عمدہ ہریسہ تازہ اور خوب بھنا ہوا

ہوتا ہے ۔ اور قوت اسکی اور معدہ کا عمدہ ہوتا ہے

شہد کا گرم ہونا اطراف میں حرارت پیدا کرتا ہے ۔ یہ تھوڑا اشارہ ادویہ اور
اطعمہ کے فوائد میں کافی ہے ۔ حکایت دولت مند لوگوں کے بیان میں حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قطائف
قند اور پستہ اور روغن گاؤ کے ساتھ بھیجے حضور کا چہرہ اسکو دیکھ کر
متغیر ہوگیا اور حضور نے دیکھ کر فرمایا آہ یہ کھانا دولت مندوں کا ہے
افسوس دولت مندوں کو بڑا حساب دینا ہوگا ۔ اور پھر ایک دودھ کا پیالہ
اور کھجوریں حضور کی خدمت میں آئیں آپ نے فرمایا اے عائشہ اس کو
اونچی کرو کیونکہ تم عورتوں کو جسم کی فربہی زیادہ لائق ہے اور حضور اکثر
اوقات صرف شہد سے روٹی نوش فرماتے تھے

پس جس شخص نے باوجود قدرت کے دنیا کی خواہشوں کو چھوڑ دیا اس
کو بے حساب ثواب ملیگا اور اس میں راز یہ ہے کہ اس نے اپنے نفس کا
خلاف کیا اور نفس لذتوں اور شہوتوں کے ترک کرنے کا عادی ہوگیا
پھر جب اس نفس نے دنیا سے جو ناپائدار ذلت کا ظلمانی قیدخانہ ہے
مفارقت کی تو ان حقیر چیزوں کی جدائی پر غم نہیں کرتا ہے بلکہ عالم اعلیٰ
کی طرف ترقی کرتا ہے اور جو علم کہ اس کے اندر منتقش ہیں مثلاً علم توحید
جو اس نے براہین عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ حاصل کیا ہے اس کے سبب سے
شرف حاصل کرتا ہے اور ایسے بازو اسکو حاصل ہوتے ہیں جن کے ساتھ
عالم ملکوت میں اڑتا ہے کیونکہ روحیں تین قسم کی ہیں ایک روح عارف
کی ہے ایک ناسک کی اور ایک زاہد کی اور جس شخص میں یہ تینوں اکٹھی

جمع ہونگی اُسکو موت و فوت سے کچھ ضرر نہ پہونچے گا۔ کیونکہ یہ روح کامل ہے عالم کمال کی طرف اس نے ترقی کی ہے۔ پس یہ روح جنت میں مقامات علیہ اور انوار قدسیہ کے اندر حضور خداوندی میں پھرتی ہے روحانی فرشتے اس کے پاس آتے جاتے ہیں اور جو علوم کہ اس کے پاس ہیں انکو سنتے ہیں پس یہ روح اس عالم کون و فساد سے جدا ہو کر عالم بقا میں پہونچتی ہے جس کے واسطے فنا نہیں ہے خدا تعالی فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کے واسطے اپنی جنت میں وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔ معلوم کہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنت کی نعمتوں سے علاوہ ایک اور نعمت ہے جسکو کوئی نفس ادراک نہیں کرسکتا ہے مگر مشاہدہ کے ساتھ اور مشاہدہ کی بات بیان نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ یہ لذت ذاتی ہے اسکا بیان اور تفسیر نہیں ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اگر نامرد سے لذت جماع کا بیان کیا جائے تو وہ ہرگز اسکو نہ سمجھ سکے گا اور جو شخص کسی لذت کا ادراک کرتا ہے اسکو بیان نہیں کرسکتا اسی طرح یہ مشاہدہ کی لذت ہے کہ مشاہدہ کرنے والے کے سوا کوئی اسکو ادراک نہیں کرسکتا ہے اور اس مشاہدہ سے مراد خدا ارکریم کی طرف نظر کرنا ہے تم یہ چاہتے ہو کہ بغیر دیکھے مشاہدہ کی لذت معلوم کرو سو یہ معلوم نہیں ہوسکتی جیسے کہ بزدل کو جنگ کا ذکر سننے سے کوئی فائدہ نہیں پہونچتا ہے جب تک کہ اپنی آنکھ سے مشاہدہ نہ کرے اس غفلت کے ساتھ تم کیسے حجاب کے اٹھنے کی طمع کرتے ہو تم نے سنا ہے کہ حضرت زین العابدین علیہ السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو خدا کے اور ان کے درمیان کا

حجاب اُٹھ جاتا تھا اور وہ اپنے قلب کے ساتھ ملکوت اعلی کا طواف کرتے تھے اور یہی مطلب حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے اس فرمان کا ہے کہ مجھ سے آسمان کے راستے دریافت کرو میں تم کو بتاؤنگا اور تو اے غافل باطل پرست اپنے نفس کا غلام اور اپنی خواہش کا قیدی ہے اور پھر تو ابرار اور مقربین سے ملنا چاہتا ہے اور اپنی حجت اور جہالت سے صالحین کی کرامات میں طعن کرتا ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ مجاہدہ کرو اور انکار کو چھوڑ دو اور حسن ظن کے گھوڑے پر سوار ہو کر مسافت طے کرنی شروع کرو یہانتک کہ تم ایک نشانی پنجاؤ اور اگر خدا سے ملنا چاہتے ہو تو شفا کے کپڑے پہن کر مختصر عیش کے ساتھ راضی ہو جاؤ اگر بزرگ عالم میں مقام ملکوت کر اندر ترقی کرنی چاہتے ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے زاہدوں نے دنیاوی عزت اور نعیم آخرت کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک دفعہ مجنون نے لیلی کو سلام کہا لیلی نے جواب نہ دیا مجنون نے سبب پوچھا لیلی نے کہا میں نے سنا ہے کہ تورات کو ایک لحظہ بھر سویا تھا اگر تجھ کو سچا عشق ہوتا تو کیوں سوتا۔ مجنون نے کہا چونکہ تمہاری ملاقات کی امید تک نہ تھی اسواسطے میں نے چاہا کہ خواب ہی میں تم کو دیکھ لوں اور میں سو رہا لیلی نے کہا معلوم ہوا کہ میری صورت مثالی تیرے دل سے زائل ہو گئی مجنون نے کہا مثال تو میں خوب پہچانتا ہوں مگر تمثال کے دیدار کا بہت مشتاق ہوں۔ لیلے یہ شعر پڑھے ہے ؎

لَمْ يَكُنِ الْمَجْنُوْنُ فِيْ حَالَةٍ إِلَّا وَقَدْ كُنْتُ كَمَا كَانَ

ف مجنوں کسی حالت میں تھا مگر کہ میں بھی اس میں اسکی مثل تھا بلکہ مجھکو پھر اس بات میں فضیلت ہے کہ اس نے اپنے عشق کو ظاہر کر دیا اور میں اسکے پوشیدہ کرنے ہی میں مر گیا ۱۲

بَلْ لِيْ عَلَيْهِ الْفَضْلُ مِنْ اَجْلِ مَا   بَاحَ وَاِنِّيْ مِتُّ كِتْمَانَا

مجنون کسی حالت میں نہ تہا مگر کہ میں بہی اسی کے مثل اس حالت میں مبتلا تھی بلکہ
مجہ کو اسپر اس سبب سے فضیلت ہے کہ اُس نے اپنے عشق کو ظاہر کر دیا اور میں پوشیدہ
کرنے سے مرگئی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بشر اور ہندہ باہم محبت مین
مرگئے میں فرمایا یہ دونوں محبت کا بوجہ اٹہانے سے عاجز ہو کر مرگئے پہر فرمایا ای
عائشہ میرے بعد تم کو مجہ سے ملنے کا شوق ہوگا عائشہ نے عرض کیا کہ کیا میں آپ
کے بعد باقی رہوں گی فرمایا ہاں تم باقی رہو گی مگر جب تک مجہ سے نہ ملو گی بیچین
رہو گی حضور نے فرمایا ای عائشہ جب دو میاں بیوی مرتے ہیں اور انکی باہم
محبت ہوتی ہے تو ان میں سے ایک دوسرے کا اس طرح انتظار کرتا ہے جیسے
سفر سے آنیوالے کا انتظار کرتے ہیں جب حضرت صدیق کے انتقال کا
وقت قریب ہوا تو انکی بیوی کہنے لگیں ہائے جدائی حضرت صدیق نے کہا
نہیں بلکہ مجہکو بہت خوشی ہے کیونکہ میں اپنے دوستوں سے ملوں گا اس واسطے
تم کو بہی موت سے نہ ڈرنا چاہیئے اگر تم اپنے دوستوں سے ملنے کی مشتاق ہو
اور ملاقات دار البقا میں ضروری ہے پس تم ہاتہ میں اپنی لکڑی لیکر شبا شب
چالاکی کے ساتہ منزل پر جا پہونچو کیونکہ جو شخص راتوں رات چلتا ہے وہ جلد
منزل پر پہونچ جاتا ہے اور جو رات کو آرام کرنا مقدم سمجہتا ہے اسکو دن کیوقت
دہوپ میں ہولناک جنگل طے کرنا ہوتا ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ خدا پر بہروسہ کرکے
جہٹ پٹ اٹہ کھڑے ہو۔ حضرت جنید نے جب ایک بچہ کو یہ کہتے سُنا اپنا گریبان
چاک کیا وہ بچہ یہ کہتا تہا میں اپنے زمانہ کو دیکہتا ہوں کہ سب بیکاری اور مغالطے میں
گذرا جاتا ہے اور میرے زمانہ نے مجہکو ایسے حال میں کر دیا کہ میرا کچہ حال نہ رہا جب

اعمال درست اور اجسام پاک ہوتے ہیں اور عاشق شب بیداری کرتے ہیں
اور کھانا اور سونا کم کر دیتے ہیں باعنائے اشتیاق کے دروازے کھلجاتے
ہیں اور معرفت کے سورج طلوع کرتے ہیں اور قرب کے پھول پردوں کے
پیچھے سے ظاہر ہوجاتے ہیں تمنائیں منقطع ہوجاتی ہیں اور انوار جمال کے
ساتھ قلب روشن ہوجاتا ہے اور عاشق اپنے معشوق کو آواز دیتا ہے
کائنات سب اسپر منکشف ہوجاتے ہیں حقائق موجودات کا مشاہدہ کرتا
ہے اور انواع مکاشفات کے ساتھ محظوظ ہوتا ہے کرامات اس سے ظاہر
ہوتی ہیں اور اعلے مقامات کی انکو بشارت ملتی ہے۔

ابوالحسن نوری فرماتے ہیں ہم ابویزید بسطامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
انکے پاس ہمنے کھجوریں رکھی دیکھیں اُنھوں نے ہم سے فرمایا کہ ان کھجوروں
کو کھاؤ یہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہدیہ ہے جبکو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لائے ہیں اور میں نے انکو خاص خداوند تعالی سے مانگا تھا
خضر کے واسطے سے نہیں مانگا تھا اور خضر نے ان میں سے میرے سامنے
کھائی ہیں۔ ابوالحسن نوری فرماتے ہیں پھر ہم دوسرے جمعہ کو حضرت جنید
کی خدمت میں گئے تو ایک سونے کے طباق میں ہمنے تر کھجوریں رکھی
دیکھیں ہمنے کہا اس میں سے ہمکو نہیں کھلاتے ہو اُنھوں نے کہا نہ یہ
میرے واسطے ہے نہ تمہارے واسطے ہے ہم نے کہا اسکا قصہ ہم سے بیان
کیجئے فرمایا میں رات کو بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ میں نے سنا یہ ہمارا
ہدیہ بغیر واسطہ خضر کے لو

اے غافل جو لذت معرفت سے محجوب ہے تجھ کو معلوم ہو کہ خدا کے دوست

خدا کے ساتھہ ایسے انداز کرتے ہیں جیسے معشوق اپنے عاشق کے ساتھہ انداز
کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ حضرت رابعہ بصریہ نے دعا کی کہ اے خدا الطفیل
اس معاملہ کے جو میرے اور تیرے درمیان میں ہے آج شب کو میرے پاس
میرے مرشد یونس بن عبیدہ کو پہونچا دے ۔ یونس بن عبیدہ آئے اور کہا
اے رابعہ تو نے ایسے کام کے واسطے اپنی دعا کو کیوں ضائع کیا جو ضروری
ہونیوالا تہا رابعہ نے کہا اے شیخ اس خیال کو چھوڑو اگر یہ بات نہ ہو تو
دوستوں کو انداز کہاں رہیں اور تم سبب بلا شئے چاہتے ہو پس یہ اوباشوں
کی خواہش ہے ۔
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے جو اجرت مفعولی بانٹ رہا تہا فرمایا
کہ صاحب آپ انکے ساتھ ہمکو کیوں نہیں دیتے ہیں اس شخص نے کہا
اے احمق تیرے نفس کی یہ تمنا کرنا بالکل فضول ہے اگر تو بہی یہ کام کرتا
تو ہسکی اجرت لیتا ۔ حضرت شبلی ایک مکان میں جا کر رہے سنا کہ بیوی
میان سے کہہ رہی ہے تو اپنے کام سے زیادہ اور امید نہ رکہیو تو بغیر
کسی چیز کے عناق اور زقاق چاہتا ہے خاوند نے کہا میری سستی اس سے
زیادہ کام کر رہی ہے ۔ پہر حسرت سے کہنے لگا کہ اگر میں کچہ کام کرتا تو
میرے دوست مجہ سے راضی ہوتے

چوبیسوں مقالہ

کہانے پینے کے آداب میں

معلوم ہو کہ خداوند تعالے نے آدمی کو پیدا کر کے اسکی زندگی کا سبب

غذا کو بنایا ہے پر اس غذا میں آدمیوں کی بہت قسمیں ہیں بعض ایسے ہیں جو
تھوڑی غذا پر قناعت کرتے ہیں یہ عابد لوگ ہیں جو اپنی خصال و عادات
کے ساتھ فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور کھانا اور سونا ان کا بہت کم
ہوتا ہے جس قدر غذا کم ہوگی اسیقدر اہل آسمان سے مشابہت زیادہ
ہوگی اور کم کھانے کا ایک ظاہری ثمرہ یہ ہے کہ عافیت حاصل ہو کر طبیب
کی ضرورت نہیں رہتی ہے اور کم کھانے سے ہی قلب میں رقت پیدا
ہوتی ہے اور پاخانہ کم آتا ہے ۔ جو شخص اپنی ہمت کو اپنے پیٹ کے اندر
داخل کرنے میں مصروف کرے گا اسکی قیمت وہی ہے جو پیٹ سے نکلتا ہو
زیادہ سالنوں اور میووں کا نہ کھانا سلامتی پیدا کرتا ہے ۔
معلوم ہو کہ زیادہ کھانا وہی نقصان پہونچاتا ہے جو نقصان اونٹ کو
اس رسی کے کس کر باندہنے سے پہونچتا ہے جو اسکی رفتار کم کرنے
کو باندہتے ہیں ۔ تم نہیں دیکھتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی
دو طرح کے سالن نہ کھاتے تھے اس بات میں زہد بھی ہے اور طب بھی
ہے پیٹ کے اندر ایک آتشی قوت ہے جو غذا کو کھا لیتی ہے ۔ دوزخ
کے سات دروازے ہیں اور پیٹ کے اندر بھی سات دروازے ہیں جیسے
حرص اور لالچ اور چغلخوری اور زیادہ بھوک اور خطاؤں سے پروا نہ کرنی
وغیرہ دروازے ہیں اور سب سے بڑھ کر گناہ مال حرام کھانا ہے اور
ایسے ہی جہنم کے دروازوں کی مثل جسم کے اندر بھی دروازے ہیں ۔
کان ۔ آنکھ ۔ پیٹ اور فرج اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر یہ سب
دروازے قبائح کی طرف راہ بری کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر بڑا پیٹ

ہے اور افعال قبیحہ میں سب سے بد افعل بندوں پر ظلم کرنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو لقمے حرام کے کھائے چالیس روز تک اسکی دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور جس شخص نے اپنے پیٹ کو مال حرام سے بھر لیا وہ دوزخ کے زیادہ لایق ہو اور حرام مال غصب اور چوری اور ٹکس لینے اور قزاقی اور رشوت وغیرہ کا ہے جسکی تفصیل ہمنے کتاب احیاء علوم الدین میں لکھدی ہے اور حلال مال وہ ہے جو آدمی اپنی محنت مزدوری یا تجارت سے جس میں دھوکا نہ ہو حاصل کرے۔ شکار کے متعلق علماء نے اختلاف کیا ہے لہذا اس کا ترک کرنا ہی بہتر ہے اور خصوصًا جو کام کہ تم اپنے ہاتھ سے کرو وہ سب سے بہتر کسب ہے۔ ایک دفعہ ابوالحسین نوری اور ابویزید اور سفیان بن عیینہ نے جمع ہو کر اپنی اجرتوں میں سے تھوڑی اجرت کی روٹی خریدی اور باقی اجرت کا صدقہ دیدیا۔ پھر جب یہ لوگ کھانے بیٹھے تو سفیان بن عیینہ نے کہا تم جانتے ہو کہ تم نے کھیت کاٹنے میں مالک کی کچھ خیرخواہی کی تھی سب نے کہا اس بات کا ہم کو کچھ خیال نہیں ہے پھر یہ سب روٹی کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ معلوم ہو کہ حرام کا راز نہایت باریک ہے ہم تھوڑا سا ظاہر کرتے ہیں معلوم ہو کہ صانع ایک ہے اور کل مخلوق اس کے فیض سے ہے۔ پس جب کوئی شخص ظلم کرتا ہے اس کے ظلم کا اثر ساری مخلوق میں سرایت کر جاتا ہے جیسا کہ خداوند تعالے نے فرمایا ہے فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا اور قیاسی دلیل یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے بالوں پر طلاق ہے پس اس کہنے سے تمام جسم پر

طلاق ہوجائے گی اور جب تم صدقہ دوگے تو خالق اور مخلوق دونوں کو راضی کروگی
حلال روزی کا ایک نوالہ خدا کے نزدیک بڑے بڑے صدقوں سے افضل ہے
جب کھانے کو بیٹھو تو اپنے آگے سے تین انگلیوں کے ساتھ کھاؤ بہت بھوک
کے وقت کھانا چاہیئے اور اتنا کھائے کہ پھر بھوک باقی رہے اور کھانے کے
وقت اس طرح بیٹھو جیسے استاد کے سامنے سبق پڑھنے بیٹھتے ہو معلوم
ہو کہ خداوند تعالےٰ نے حرام اور گرم کھانے سے برکت اٹھالی ہے اور گرم
کھانے میں چار نقصان ہیں دانتوں کو گراتا ہے اور رنگ کو زرد کرتا ہے
اور جگر کو بھی ضرر پہونچاتا ہے اور بعض اوقات اور خرابیاں بھی گرم کھانے
سے پیدا ہوجاتی ہیں۔
کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ ضرور دہونے چاہئیں۔ اور بدبودار
چیز کو میاں بی بی کے تئیں کھانا نہ چاہیئے مگر جب کہ ایکدوسرے کو اجازت دیدیں
کیونکہ اس کے کھانے سے باہم نفرت پیدا ہوتی ہے اور خوشبو کی چیزوں سے
محبت ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ نہ دہونے سے جوئیں اور بدبو پیدا ہوتی
ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ جھوٹے ہاتھ کو شیطان چوس لیتا ہے اور ایسے آدمی سے
محبت کرتا ہے۔
اور چونکہ حلال روزی کھانے سے مقصود تصفیہ قلب اور تقلیل ذنوب ہے
لہذا اسکا طلب کرنا فرض ہوا جیسے کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے کیونکہ علم جب
تک کہ خیر کی طرف راہبری نہ کرے تو وہ علم نقصان دہ ہے حدیث میں ہے
کہ جس نے ایک سال تک مال حلال کھایا اسپر عرش منکشف ہوتا ہے اور اس
کی خواطر کے انوار صاف ہوجاتے ہیں۔ حلال روزی کا کھانا کیمیاء سعادت ہے

سینہ اس سے کھل جاتا ہے اور معرفت کے انوار صاف ہوتے ہیں اور قلب
سے حکمت کی نہریں بہتی ہیں اور غفلت کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور غرور کی دیوار
دور ہوتی ہے پھر آسمان توحید صاف ہو کر لوح مجید منکشف ہو جاتی ہے
اور اپنی صفا خاطر کے کان کے ساتھ ملائکہ مقربین کی تسبیح سنتا ہے۔

معلوم ہو کہ روحیں مرنے کے بعد کسی گناہ کے سبب سے رہن نہیں ہوتی
ہیں مگر بندوں پر ظلم کرنے سے رہن ہو جاتی ہیں کیونکہ اسکا مطالبہ خدا کو
سامنے ہوتا ہے جو نہایت عادل حاکم علیم باقی ہے اور اُس کے بندوں میں
برابری ہونی ضروری ہے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور جو روح کہ مظالم
مذمت سے پاک ہوتی ہے وہ قید نفوس سے چھٹ جاتی ہے اور جہاں چاہتی
ہے پھرتی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں
اگر اپنے لوگوں کو بخیر دیکھتی ہیں شکر کرتی ہیں ورنہ نفرت کرتی ہیں اور کہتی
ہیں اے ہمارے لوگو دنیا سے بچو اور اس کے فریب میں نہ آؤ جیسا کہ ہم اس کے
فریب میں آ گئے۔ ندامت کی خوشبو ہے اور جو روحیں کہ گناہوں کے میل کچیل
سے پاک صاف ہوتی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں اڑتی پھرتی ہیں۔ اور روحیں
جو جوہر ہوں یا ہیئت شکلی یا جسم لطیف ہوں جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں
کچھ بھی ہوں ادراک کرنیوالے حساس اور اپنے جسم کی مفارقت سے خبردار ہوتی
ہیں اور علم والا جاہل پر ترقی کر جاتا ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ ظلم سے ایک
درہم کو رد کرنا خدا تعالے کے نزدیک چار ہزار مقبول حجوں سے بہتر ہے
پس جبکہ تم حج اور جہاد گناہوں کے خوف سے کرتے ہو تو پہلے تم کو گناہوں
کی جڑ قطع کرنی چاہیئے۔

پچیسواں مقالہ

تہذیب نفوس کے بیان میں

معلوم ہو کہ تمہارا نفس تمہارا سخت دشمن ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ تیرا نفس جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے تیرا سب دشمنوں سے بڑھ کر دشمن ہے وبال کی طرف تجھ کو بلاتا ہے اور گمراہی کا رستہ تجھ کو دکھاتا ہے اور ذلت و ناپاکی میں تجھ کو گرا دیتا ہے اور نفس خواہش کو تیرے اوپر سوار کر کے تجھ کو طرح طرح کی طمع اور آرزو دلا کر ہلاک کرتا ہے۔ پس لازم ہے کہ اسکی خصلتیں اور عادتیں ترک کرو اور اس کے شر اور شرک کو چھوڑ دو اور اس کی طمع اور آرزو اور ہوا و ہوس سے باز رہو

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جب نفس کو پیدا کیا تو فرمایا کہ میں کون ہوں اس نے عرض کیا کہ اور میں کون ہوں پس خداوند تعالےٰ نے اسکو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا اور پھر جب اس سے فرمایا کہ میں کون ہوں اس نے یہی کہا کہ اور میں کون ہوں یہانتک کہ خداوند تعالیٰ نے اسکو بھوک کے عذاب میں مبتلا کیا تب اس نے کہا کہ تو وہ خدا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس تیرا نفس زنگی خصلت ہے جب اسکا پیٹ بھرا ہوتا ہے تو یہ طمع کرتا ہے اور نافرمانی کر کے رقص کرتا ہے یہی بلاؤں میں پھنسانے والا اور کل برائیوں کا مخزن ہے اسکو ایک نہایت مکار بھیڑیا اور سخت دشمن سمجھو اسکی دوا قلیل اور مرض کثیر ہے ٥

إِذَا مَا النَّفْسُ تُوْمَا يَشْتَهِيْ	وَكَانَ عَلَيْهَا إِلَهُوا إِطْرِيْقُ

خَالِفْ هَوَاهَا مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّمَا ۔ هَوَاهَا عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِیْقٌ

جب تک مریض دوا کی تلخی پر صبر نہ کرے صحت کی خوبی نہ پا سکے گا پس نفس کو اس قدر تکلیف پہونچانی چاہیئے کہ وہ مہذب ہو جائے اور اس کے اخلاق و آداب درست ہوں۔

اور جب تم اس کے مہذب بنانے کا پورا ارادہ کر لو تو ایسے تازیانے اس کے لگاؤ جن سے اسکو سخت تکلیف پہونچے اور تواضع کے ساتھ اس کے تکبر کو نکالدو اور امتحان کی آگ پر اسکو خوب جوش کرو اور علم کو اسکا دوست اور عمل کو اسکا رفیق بناؤ اور اخلاق حسنہ کی تعلیم دے کر اعمال صالحہ کی مشق کراؤ اور لطائف وظرائف اور عقل وکیاست سے اسکو آراستہ کرو

معلوم ہو کہ خداوند تعالے لطیف ہے اور لطیف کو یہ لائق نہیں ہے کہ لطیف کو خدا کرے اور لطافت اس میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب یہ مجاہدہ کی آگ میں عذاب کیا جاتا ہے اور یہی اس کی تہذیب ہے۔

معلوم ہو کہ شر سے بچا کر خیر کی عادت نفس کے اندر پیدا کرو اور نوافل کے ساتھ اس کی پرورش کر کے اپنے شیخ یعنے مرشد کے سامنے انکی اطاعت کے ساتھ اسکو مہذب بناؤ۔

معلوم ہو کہ شیخ کی حرمت والدین کی حرمت سے زیادہ ہے اور شیخ ہی حقیقی والد اور طریقت کا راہبر اور مرید کو جہالت کی تاریکی سے معرفت

لہ جب کسی روز نفس تجھ سے کوئی خواہش کرے اور نفس پر خواہش کا طریق ہو پس تو اس کی خواہش کی جہانتک ہو سکے مخالفت کر کیوں کہ نفس کی خواہش تیری دشمن اور اسکا خلاف تیرا دوست ہے ۱۲

کے نور اور سعادت ابدی اور نجات سرمدی کی طرف نکالنے اور فرشتوں کے ساتھ ملانے والا ہے کیونکہ شیخ ہی گناہوں کا طبیب ہے اور والدین صرف اپنی حاجت شہوانی کو پورا کر کے تیری پیدایش اور عدم سے وجود میں آنے کے سبب ہوئے اور انکی اس نیت کے سبب جو وہ تیرے ایجاد سے پہلے وطی یعنے صحبت کے وقت رکھتے تھے تو نے شہوت کے پھل چکھے۔ پس اُنھوں نے تجھ کو عدم سے وجود میں نقل کرنے کا تو اچھا کام کیا مگر شہوت کے سبب سے عقل میں قاصر رہ گئے اور تمہارے علم کی علامت یہ ہے کہ اگر لوگ تم سے تمسخر کریں تم کچھ پروا نہ کرو اور اگر وہ تمہارے کام میں خلل ڈالیں تم اُنکی طرف متوجہ نہ ہو غرضکہ ان کے افعال وحرکات سے تمہارے دل میں اثر پڑنا موقوف ہو جائے اور جہانتک ہو سکے تکبر سے پرہیز کرو۔

جب تم تہذیب نفس کا اعلےٰ درجہ حاصل کرنا چاہو تو لازم ہے کہ ایک تنگ و تاریک مکان میں چالیس شبانہ روز خلوت کرو اور اگر پورے چار مہینے خلوت میں رہو تو بہت بہتر ہے اور لوگوں سے ترک تعلق میں میت کی مثل ہو جاؤ اور چار مہینے کے لائق کھانے کا سامان اپنے پاس رکھو گویا مکے کا سفر کر رہے ہو اور متابعت شریعت کو سواری بنا کر منزل مقصود کی راہ لو اور نفس کشی کے جنگل وبیابان طے کرنے شروع کرو

اس خلوت کے واسطے جاڑے کا موسم بہت مناسب ہے اور سوا فرائض کے زیادہ نوافل نہ پڑھو صرف ذکر دل اور زبان سے ہمیشہ جاری رکھو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ[له] اور بغیر نیند کے غلبہ کے نہ سوؤ اور جب نیند

له نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو زندہ اور قائم ہے ۱۲

ذکر سے تھک جاوے تو فقط دل ہی سے جاری رکھو اور جس قدر بھوک ہو اس سے
ایک تہائی کم کھانا کھاؤ اور جو صورتیں اثنار چلہ کشی میں تم کو نظر آئیں اُن سے
خوف نہ کرو بعض جنات اور شیاطین تم کو دہوکے دیں گے ان کے دہوکہ
میں ہرگز نہ آنا کوئی کہے گا کہ میں کیمیا سکھاتا ہوں اور کوئی کہے گا کہ میں
خزانہ بتاتا ہوں اور کوئی ڈرائے گا اور کوئی خوشی کی باتیں سنائیگا ان
سب کی طرف تم کو متوجہ ہونا نہ چاہیئے اور اسی اثنا میں تم پر عجائب علوم
وفنون منکشف ہوں گے اور دل کی کثافت دور ہو کر قلب اور لوح محفوظ
کے درمیان سے حجاب اٹھہ جائیگا اور جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے سب
تم مشاہدہ کرلوگے اور لوگوں کے سامنے بیان کرسکوگے اور بیداری میں
تمپر وہ حالات منکشف ہونگے جنکو تم خواب میں دیکھا کرتے تھے پس
قلب تمہارا مسرور ہوگا اور سینہ انوار جمال کے ساتھہ کشادہ ہوجائیگا کل
کائنات اور موجودات پیش نظر آجائیں گے اور ایسی کرامتیں ظاہر ہونگی
جو معجزات کی ہم پلہ ہیں اور صرف اظہار و استتار اور تحدی کے اندر
ان میں اور معجزات میں فرق ہے بلکہ جب یہ خلوت نشین مقام تمکین
میں پہونچے گا کل اشیاء اس کے زیر حکم ہونگے جو کچھ یہ چاہے کرسکیگا
خداوند تعالی فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[1] اور جو بات خلوت
میں تمہارے سامنے پیش یا کوئی شک وشبہ واقع ہو اسکو فوراً اپنے
مرشد سے بیان کرو کیونکہ شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے اپنی امت
میں اور جس شخص کے شیخ نہیں ہے اسکا شیخ شیطان ہے اور جو تغیر

---

[1] اور لیکن اپنے رب کی نعمت کو پس بیان کرا

شیخ کے مراد جاہلیت کی موت مر اپنے شیخ اسکو تعلیم و تلقین کرنا اور خدا کی معرفت کا راستہ بتاتا ہے

خلوت نشین پر قرب کی نسیم حجابات کے اندر سے چلتی ہے اور دلوں کے راز اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور ابدال اسکی ملاقات کو تشریف لاتے ہیں پس تم اسکو ہمیشہ خوش و خرم دیکھنے ہو اخلاق و معیشت اس کی نہایت پاکیزہ ہوتی ہے کیونکہ خداوند تعالی اس کے قلب پر تجلی فرماتا ہے اور وہ کلام الٰہی کو سنکر اپنے مقصد کو پہونچ جاتا ہے مشاہدہ کے آفتاب کا مکاشفہ کرتا ہے اور مخفیات کو معلوم کرتا ہے اور کائنات پر مطلع ہوتا ہے

واصل بحق کی علامت یہ ہے کہ حسن خلق۔ کثرت علم۔ حلاوت کلام اور تواضع سے آراستہ ہو اور باوجود ان سب خوبیوں کے نہ اُس کے اندر حسد اور بخل ہو نہ تکبر ہو اور نہ وہ ظالم متجبر اور زیادہ کھانے پینے والا ہو اور نہ زیادہ نیند اسکو آتی ہو نفس اسکا ملکوتی ہو جبریل علیہ السلام اسکی ہمت کو قوی کرتے ہیں اور اسرافیل اس کی ہمت کے صور میں سعادت کو پھونک دیتے ہیں پس وہ اسی ہمت کے ساتھ محبت کی راہ کو طے کرتا ہے اور معرفت کے میدان میں قدم اٹھاتا ہے یہانتک کہ بیت الجلال کی اسپر تجلی ہوتی ہے اور پانی پر چلنے اور ہوا پر اڑنے کی خاصیت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے دور و دراز کے رستہ اسکے لیئے نزدیک ہوتے ہیں۔

اے لوگو ایسے شخص کو تلاش کرکے اسکی نزدیکی اختیار کرو اسکی خدمت سے تم کو وہی فیض پہونچے گا جو ماہتاب کو آفتاب سے پہونچتا ہے اور اکثر

اوقات ابدال کے مریدوں اور شاگردوں کو حاصل ہوجاتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے ان کے شاگرد یوشع بن نون کو نبوت مل گئی تھی اور معلوم ہو کہ
احوال و مقامات کی تصدیق وہی شخص کرے گا جو تھوڑا یا بہت انکو جانتا ہوگا
جیسا کہ علم کیمیا کی تصدیق وہی شخص کرتا ہے جو اس کو معلوم کرچکا ہے۔ پس
جو شخص کہ جاننے والے کے سامنے بیان کرے گا تو بے شک اسکو ہدایت ہوگی
کیونکہ اندھا چاند و سورج کو نہیں دیکھتا ہے اور نہ لنگڑا شکار کے پیچھے دوڑ سکتا
ہے اور جب کہ تم نہ اس علم سے واقف ہو نہ تم کو اس کا شوق ہو۔ پس تم اس سے
بے نصیب ہو پیٹ تمہارا پر ہے اور آنکھیں اور زبان گنگ اور علم قلیل
اور امید طویل اور گناہ کثیر ہیں اور پروردگار دانا اور بینا ہے۔

پس تم اپنے گمان کو نیک کرو کیونکہ تمکو گرایا پس تم گر گئے اور تم نے زخمی کیا
پس تم زخمی ہوئے اور اگر تم میل جول کرتے تو ملجاتے اور خدمت بجالانے سے
مخدوم بنتے مگر تم لالچی ہو طمع تمنے اختیار کی ہے جس کے تینوں حروف نقطے سے
خالی ہیں اسی سبب سے تم ہلاک ہوئے اور جو کچھ کمایا تھا سب کھودیا اور آخری
وقت بجز ندامت کے تمہارے ہاتھ کچھ نہ آیا

تم کو معلوم ہو کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ[1] یعنے خدا
ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقوےٰ کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہیں

۱۲۶
چھبیسواں مقالہ

نبوات اور سعادات کے بیان میں

---

[1] بیشک خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقوےٰ کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہیں۔

علمار نے اس کے اندر اختلاف کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ سعادت اور نبوت کسبی چیز ہے کیونکہ خداوند تعالی فرماتا ہے ۱؎ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنے جو لوگ ہماری راہ میں کوشش ومجاہدہ کرتے ہیں ہم انکو اپنے رستے بتلاتے ہیں اس آیت میں خداوند تعالی نے مجاہدہ کو ہدایت پر مقدم کیا ہے اور اسکو ابواب ہدایت کی کنجی گردانا ہے اور حرکات کو اسباب الکتاب قرار دیا ہے اور اس میں کسی کو مدافعت اور مشابکت نہیں ہے اور ایک شخص یہ کہتا ہے کہ افعال خدا کی طرف سے ہیں جس کام میں چاہتا ہے انکو مسخر کرتا ہے اور ایک شخص کا یہ قول ہے کہ افعال بندوں کے ہیں ۔ اور اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ افعال مخلوق ہیں مگر بندہ کے ارادہ پر انکو موقوف کیا گیا ہے اور بندہ کو ان میں تصرف اور اختیار اور اکتساب ہے ۲؎ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ چنانچہ اگر کسی شخص نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور کہا حرکت دینے والے کی بیوی کو طلاق ہے تو کل اہل فتاوے کے نزدیک اسکی بیوی پر طلاق ہوجائے گی ۔

معلوم ہو کہ ہر چیز علم الہی کے ساتھ ہے یعنے مخلوقات میں سے جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا سب خدا کے علم اور اسکی تقدیر کے ساتھ ہے مگر یہاں گفتگو نفس کے کسب میں ہے کہ نفس جو برائی کا کسب یعنی برا فعل کرتا ہے جب وہ خدا کی طرف سے ہے تو پھر خدا اپنے فعل پر ہم کو کیوں عذاب کرتا ہے اور اگر یہ برا فعل ہماری اور اس کی دونوں کیطرف سے ہے تب دونوں پر اسکی جنایت ہونی چاہیے اور اگر صرف ہم ہی سے وہ فعل صادر ہوتا ہے تب ہم ہی اسکی سزا کے مستحق ہیں

۱؎ اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کریں گے ہم ضرور انکو اپنے رستے بتا دیں گے ۱۲

۲؎ اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اسکو بھی ۱۲

کیا تم اس آیت کے معنوں میں غور نہیں کرتے ہو[1] اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اور اس آیت میں وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ[2] ان آیات میں بندہ کے فعل کو اُس نے فاعل کی طرف اضافت کیا ہے اور لعنت اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کی سزا کا اسکو سزاوار بنایا ہے جیسکہ متقیوں سے خطاب فرمایا ہے[3] بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اور آسمانی امور مثل بجلیوں اور زلزلوں اور بارش اور ہوا اور رعد وبرق اور موت وزندگی اور فقر وغنا اور مرض وصحت وغیرہ کے یہ سب خدا کی طرف سے ہیں کسی بندہ کا ان میں کچھ دخل نہیں ہے یہاں کلام صرف کسب نفس کے متعلق ہے جس کی شان میں خدا تعالے فرماتا ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اس آیت میں بھی فعل کو نفس ہی کی طرف اضافت کیا ہے جیسکہ اسکی سزا کو نفس پر مقرر فرمایا ہے کیونکہ سزا عمل کے ساتھ ہے پس دیکھو کہ زنا کو زانی کی طرف اور چوری کو چور کی طرف کس طرح اضافت کیا ہے حالانکہ وہ ان دونوں کے فعل سے باخبر اور انکا جاننے والا ہے تفصیل اس کی بہت طویل ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ مجاہدہ اختیار کر کے کسب معانی میں کوشش کرو حصول فوائد سے خالی نہ رہو گے دیکھو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار حرا میں دس برس یا سات برس یا تین برس تک مجاہدہ کیا ہے حضرت ام المومنین خدیجہ کے پاس آنکر کھانے کا سامان کئی روز کے واسطے لے جایا کرتے تھے یہانتک کہ لوگ یہ کہنے لگے کہ محمد اپنے رب کے عاشق ہوگئے ہیں اور حضور نے اسقدر مجاہدہ کیا کہ جسم مبارک بالکل لطیف ہوگیا

---

[1] بیشک نفس البتہ برائی کا حکم کرنے والا ہے ۱۲ [2] اور جو شخص مومن کو قصدًا قتل کرے گا پس سزا اسکی جہنم ہے ۱۲ [3] یعنے ان جنتوں کے تم وارث کیے گئے ہو بسبب ان اعمال کے

اور ذکر کے صیقل نے قلب مطہرہ کے آئینہ کو روشن کر دیا یہاں تک کہ حضرت ربوبیت کی تجلی ہوئی اور غفلت کے پردے اٹھ گئے اور نفس مبارک اجرام فلک اعلےٰ اور ملائکہ سے متصل ہو گیا اور عالم غیب کی باتیں منکشف ہونے لگیں حب دنیا کی جولی اتار ڈالی اور بیت الرب میں داخل ہوئے وسوسوں کا تمام کوڑا کرکٹ نکال کر پھینکدیا

چونکہ شرع شریف نے اُن پردوں کے لٹکانے سے ممانعت کی ہے جن پر تصویر بنی ہوئی ہو اور کتے کے گھر میں رکھنے سے بھی منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جس گھر میں یہ دونوں چیزیں ہونگی اس میں فرشتہ نہ داخل ہوگا پس ہمنے قلب کی طرف جو نظر کی تو اس کے اندر دس کتے دولت ایمان کے تخت کے پاس بندھے ہوئے ہمکو نظر آئے جو اسکے اور اس کے رب اور فرشتوں کے درمیان میں حائل ہیں کیونکہ جب کتا ایک وسیع مکان میں فرشتوں کے داخل ہونے کو مانع ہوتا ہے تو پھر قلب جیسے تنگ مکان میں کیوں نہ مانع ہوگا حالانکہ اس کے اندر تو دس کتے ہیں ایک کتا حرص کا دوسرا کتا طمع کا اور ایک لالچ کا اور ایک چغلخوری کا اور ایک حسد کا اور ایک بخل کا اور ایک ریا کا اور ایک نفاق کا اور ان سب کتوں کا باپ حب دنیا کا کتا ہے باقی یہ سب اس کے توابع ہیں۔ پس جب قلب ان سب کتوں کی نجاست سے پاک اور وسوسوں سے صاف ہوتا ہے اسوقت اسکا غبار دور ہو کر اسکی روشنی ظاہر ہوتی ہے اور اسکا رب اسپر تجلی کرتا ہے کیونکہ قلب رب کا مکان ہے اور قلب فرشتوں سے متصل ہو کر ان کا خطاب بغیر واسطے کے سنتا ہے اور غیب کے اسرار پردہ غفلت کے پیچھے سے اسپر منکشف ہوتے ہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا تعالیٰ سے کلام کرنا چاہتے تو چار مہینے خلوت میں گذارتے تھے مگر قرآن شریف میں بجائے چار مہینے کے چالیس روز فرمائے ہیں فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً اور حدیث شریف بھی اسی کی تائید کرتی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جس نے چالیس روز خدا کے واسطے خالص کیئے اس کے دل سے حکمت کے چشمے اسکی زبان پر جاری ہوتے ہیں

امیہ بن صلت کا قصہ تم نے سنا ہوگا ہم اسکو ذکر کے مقالہ میں بیان کریں گے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان فضول نہیں ہے کہ جو تلاش کوشش کے ساتھ کرتا ہے وہ ضرور پالیتا ہے اور خدمت ہی سے مقصد حاصل ہوتے ہیں تم نہیں دیکھتے ہو کہ روئی اور اون اور ریشم کی قیمتوں میں کسقدر فرق ہو جاتا ہے وہی روئی ہے جو ارزاں بکتی ہے اور اسی روئی کا کپڑا کس قدر گراں بکتا ہے بس یہ ساری فرق خدمت سے ہوتے ہیں یعنے جس قدر خدمت زیادہ کی جاتی ہے اسیقدر قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

اور بغیر محنت کے کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی سوا چند مخصوص آدمیوں کے پس اسکو کیمیا کی مثل سمجھنا چاہیئے کیونکہ تمام لوگ کیمیا کے شوق میں اپنے کاروبار چھوڑ نہیں دیتے ہیں بلکہ اپنے حرکات کے ذریعہ سے رزق کو تلاش کرتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ اور فرماتا ہے سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا اور کاشتکار کا رزق مثل متوکل کے رزق کے نہیں ہے جس نے محض خدا ہی پر بھروسہ کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تم خدا پر پورا بھروسا کرتے تو تم بھی پرندوں کی مثل ہوتے جو صبح کو بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے

۵ پس پورا ہوا وعدہ اسکے رب کا چالیس رات یعنے ایک چلہ ۱۱ چلو پھرو زمین کے اطراف و جوانب میں اور کھاؤ خدا کے رزق سے ۱۲

سوتے ہیں

لہذا تم کو خدمت اختیار کرنی چاہیئے تاکہ بزرگوں کا درجہ تم کو نصیب ہو دیکھو ریشم جو ایک کیڑے کا جالا ہے خدمت کے بعد بادشاہ کا لباس بنتا ہے اور بلغار کے دریاؤں میں ایک جانور ہوتا ہے جسکی عادت یہ ہے کہ سب جانوروں سے بالکل علیحدہ رہتا ہے اسکی کھال کا خدمت کے بعد شاہی تاج بنایا جاتا ہے۔

یہ اشارات تمہارے واسطے کافی ہیں اور انہیں سے تم ولایت اور نبوت میں ظہور معجزات کے ساتھ اندازہ کرسکتے ہو اور یہ دونوں طبعاً غالب اور اکسیر جاذب ہیں جو شخص معجزات اور کرامات کا انکار کرتا ہے ہم اس سے حجت نہیں کرتے کیونکہ اس کو حسن ظن نہیں ہے کاش وہ دریائے مجاہدہ میں غوطہ لگاتا تو مشاہدہ کی صورتیں اس کے اندر مرتسم ہوجاتیں اور وہ سارا اکسیر ذہبی بنجاتا کسی ناظم نے کیا خوب کہا ہے ؎

لَا تَیْئَسَنَّ اِذَا مَا کُنْتَ ذَا اَدَبٍ	مَعَ الْخُمُوْلِ بِاَنْ تَرْقٰی اِلَی الْفَلَکِ
بَیْنَا تَرَی الذَّهَبَ الْاِبْرِیْزَ مُطَّرِحًا	فِی الْاَرْضِ اِذْ صَارَ اِکْلِیْلًا عَلَی الْمَلِکِ

ہر شخص کے ارادہ کے موافق اسکی ہمت ہوتی ہے۔ جو شخص ان نصائح پر عمل کرے گا ضروریہ اس کے واسطے حصول مقصد کے سبب ہونگے کیونکہ مجاہدہ کے ذریعہ سے طبیعت اکسیر بنجاتی ہے اور بغیر مشقت کے مرتبہ حاصل نہیں ہوتا اور یہ جو ہمنے بیان کیا ہے اس عمل کا نسخہ ہے جس کے ساتھ

[1] جب کہ تم صاحب ادب ہو تو حالت گمنامی میں اپنی ترقی کو فلک پر پہونچانے سے ناامید نہ ہو۔ سونے کو تم دیکھتے ہو کہ زمین میں پڑا رہتا ہے اور یکایک تاج شاہی بن جاتا ہے ۱۲ سید لسین علی مترجم

بلند منزلیں طے کی جاتی ہیں لہذا تم کو اعلے مقامات کا شوق کرنا چاہیئے اور اگر یہ شوق تمہارے اندر نہیں ہے تب تم ایک جسم مردار ہو تمہاری ناپاک اور سڑی ہوئی بد بو کے خوف سے تم کو زمین کے اندر پوشیدہ کر دیا جائیگا اور یہ بد بو تمہارے اندر تمہاری کمزور اور رذیل ہمت کی ہے پس تم خدا سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو اگر تم اس رستہ کے اندر ہی مر گئے تب بھی تمہارا ثواب خدا کے ذمہ میں واجب ہو گیا اور اگر تم اپنے مقصد کو پہونچ گئے تب تم کو دروازے پر ٹھیرنا چاہیئے چنانچہ کسی کا قول ہے کہ میرے ذمہ میں آپ کے در پر حاضر ہونا ہے اور آپ سے ملنا میرے ذمہ میں نہیں ہے یعنے ملنے کا آپ کو اختیار ہے چاہے آپ ملیں یا نہ ملیں یہ آپکا فعل ہے ہمارا کام یہی ہے کہ ہم حاضر ہو جائیں

خواب میں معصیت اور طاعت کے پھل کا مزہ تم چکھ چکے ہو پس رات اور دن دو خزانے ہیں انکو تم ایسی چیزوں سے پر کرو جو تم کو نفع پہونچائیں اور ایسی چیزوں سے پر نہ کرو جو تم کو نقصان پہونچائیں ضرور ہو کہ ایک روز تمہارا سارا سامان بادشاہ کے حضور میں پیش ہوگا پس یا تم انعام کے مستحق ہوئے اور یا تم کو سزا سخت ملی۔ اس مقالہ کے متعلق یہ اشارات کافی ہیں

ستائیسواں مقالہ

اذکار کے بیان میں

معلوم ہو کہ ذکر کے متعلق بہت سی آیات و احادیث وارد ہیں چنانچہ آیت فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ [1] اور اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا [2] اور وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ [3] اور

[1] پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ [2] خدا تعالے کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو۔

[3] اور البتہ خدا کا ذکر بہت بڑا ہے۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ
الْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ان آیات میں ذکر کے مراتب اور اوقات سب
بیان کردیئے ہیں اور ذکر خفی بہت بہتر ہے کیونکہ اس کے ساتھہ سننے والوں کو
تکلیف نہیں پہونچتی اور ریا و نفاق سے بالکل خالص ہوتا ہے مثل پوشیدہ
روزی اور پوشیدہ صدقہ کے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص تو اپنے حلال طیب مال سے صدقہ دیتا
ہے اور دوسرا صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک خدا کا ذکر کرتا ہے
ان دونوں میں کون افضل ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا ذکر بہت
بڑا ہے اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے طلوع شمس تک
خدا کا ذکر کرتا ہے اسکو سو سرخ اونٹنیاں صدقہ دینے کا ثواب ہوتا ہے
جن پر سونا لدا ہوا ہو اور گویا اس نے آٹھہ غلام بنی عبد المطلب سے آزاد کیئے
پھر ذکر کی تین قسمیں ہیں ایک تو ذکر ظاہر یعنے ذکر جلی ہے اسکو عبادات
اور تلاوت میں کرنا بہتر ہے اور ایک ذکر خفی ہے جو چپکے چپکے کیا جائے اسکو
عبادات اور صدقات میں بجالانا بہتر ہے اور ایک ذکر قلب ہے اس کے
ساتھہ تمام عالم سے بے پروائی اور محبوب کے ساتھہ مشغولی پیدا ہوتی ہے
فرماتا ہے میں اسکا ذکر کرتا ہوں جو میرا ذکر کرے اور میں اسکا ہمنشین ہوں
جو میرا شکر کرے اور جو مجھ سے محبت کرے میں اسکا حبیب ہوں جو اپنے
دل میں میرا ذکر کرتا ہے میں بھی اپنے دل میں اسکا ذکر کرتا ہوں اور جو اپنی
قوم کے لوگوں میں میرا ذکر کرتا ہے میں اپنے فرشتوں میں اسکا ذکر کرتا ہوں

ف اور اپنے رب کا ذکر اپنے دل میں تضرع وزاری کے ساتھ آہستہ طور سے صبح وشام بجالایا کرو اور غافلوں میں سے نہ ہو ۱۲

پھر اس بے پروائی کے بعد فنا حاصل ہوتی ہے یعنے حضرت قدس کے مشاہدہ کی باعث
نفس کے سامنے سے غائب ہو جاتا ہے اور ذکر کی عادت ذاکر کو ہو جاتی ہے
اور مرنے کے بعد اس ذکر کی بدولت ملائکہ ذاکرین میں اسکا شمار ہوتا ہے اور حظیرہ
قدس کے گرد طواف کرنیکا مرتبہ اسکو حاصل ہوتا ہے اور جبکا اس نے ذکر کیا ہے اس
کے قرب کی سرفرازی پاتا ہے جو بڑے اکرام واحتشام کا مرتبہ ہے ۔
اور یہ ذکر قرآن شریف ہے پھر اس کے بعد تسبیح پھر درود شریف پھر استغفار اور
دعا بس ان وظائف کی پابندی تم کو لازم کرنی چاہیئے اگر ایسا کرو گے تو ربوبیت
کا راز تم پر منکشف ہوگا اور ملائکہ تمہاری ملاقات کو آویں گے اور مسلمان جنات
تمہاری خدمتگذاری کرینگے جمادات کی تسبیح تمکو سنائی دے گی وَاِنْ مِّنْ
شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ
اور ذکر کے ثمرہ سے بعض بعض وہ باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جنکا تہذیب نفس
میں بیان ہوا ہے اور بعض وہ باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جو سیدنا حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام کو حاصل تھیں آپ ہر شبانہ روز میں ایکہزار
رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو کل کائنات
آپکے سامنے ہوتی تھی اور حظیرہ قدس آپکے پیش نظر ہوتا تھا
ذکر ہی کی بدولت صحاب مقامات درجات مکاشفات میں پہونچے ہیں اور
پانی پر چلنے اور ہوا پر اڑنے کی قدرت پائی ہے اور ذکر ہی کی بدولت ملائکہ شرف
کے اعلے مقام پر پہونچے ہیں اور دوام بقا کے مستحق ہوئے ہیں کیونکہ وہ
ذکر کی مداومت کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے بھی منزہ ہیں ۔ اور یہ

لہ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر یہ کہ تسبیح کرتی ہے خدا کی اسکی حمد کے ساتھ مگر تم لوگ انکی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو ۱۲

ذکر ہی کا طفیل ہے کہ ملوک و سلاطین زاہدوں کے در پر حاضر ہوتے ہیں اور ذکر ہی کے بدولت عاشقوں کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور جذب قلوب کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے اور ذکر کے سبب سے بعض اوقات ذاکر پر ایسا حال طاری ہوتا ہے کہ تمام وسوسے اس کے دل سے دور جاتے ہیں اور حب دنیا سے نکلکر اپنے مقصد اصلی کو پہونچ جاتا ہے اور صفار قلب کے طور پر کھڑا ہوکر اپنی پاکیزہ عقل کی وادی میں اپنے رب کا کلام سنتا ہے ؎ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اور امیہ بن صلت ثقفی کا یہ قصہ سُن لینا تم کو کافی ہے اس شخص کو نبوت کی از حد تمنا تھی اور اسی کے خیال میں ہر وقت گھلا رہتا تھا ایک روز اپنے بھائی سے کہنے لگا کہ میں تو سوتا ہوں تم میرے واسطے کھانا تیار کرلو اسکا بھائی کہتا ہے کہ جب یہ سوگیا تو میں نے دیکھا کہ دو پرند آسمان سے اترے اور ان میں سے ایک نے اس کا سینہ چاک کرکے ایک سیاہ نقطہ نکالا دوسرے نے کہا کہ کیا اس نے یاد کرلیا اُس نے کہا ہاں علوم اولین سب اس کو یاد ہوگئے پھر اس نے پوچھا کہ کیا یہ پاک بھی ہوگیا اُس نے کہا پاک نہیں ہوا تب اس نے کہا کہ اس کے دل کو اس کی جگہ پر واپس کردو کیونکہ یہ نبوت کے لائق نہیں ہے نبوت خلاصہ آل عبد المطلب کے واسطے ہے امیہ کا بھائی کہتا ہے کہ جب امیہ بیدار ہُوا اور یہ واقعہ میں نے اس سے بیان کیا تو وہ اس کے رنج و صدمہ سے بہت رویا اور آخر کار اسی حسرت و افسوس میں مرگیا اور اس کے شرک نے اس کے مقصد کو حاصل ہونے نہ دیا کیونکہ شہوات قطع کرنے والی اور لذات باز رکھنے والی ہیں۔ جو شخص عالی کا قصد کرتا ہے وہ گویے بالی

؎ بے شک میں ہوں خدا پروردگار تمام عالم کا ۱۲

پر بھی صبر کرلیتا ہے اور جو راتوں رات رستہ طے کرتا ہے وہ راستہ کی دھوپ سے محفوظ رہتا ہے اور جو اپنے نفس کو سراپا شہوت بناتا ہے آخر کار کسی نجاست کے کھتے میں گر پڑتا ہے اور جو شخص مصائب و نوائب پر صبر کرکے مجاہدہ کی ہمت کے ساتھ بلندی کو طے کرتا ہے وہ بلند مرتبہ پاتا ہے اور جو شخص زیادہ کھاتا اور نفس کو پالتا ہے کبھی بری تدبیر سے خطا نہیں کرتا اور نہ کبھی فلاحیت پاتا ہے۔

اٹھائیسواں مقالہ

جہاد نفس اور اسکی تدبیر کے بیان میں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمنے جہاد صغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے فرمایا نفس کا مجاہدہ اور فرمایا ہے کہ سب سے بڑا تیرا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے اور فرمایا میں بھیجا گیا ہوں تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کروں۔

معلوم ہو کہ نفس کے اخلاق ذمیمہ اور غیر مستقیمہ ہیں کیونکہ اس کے اندر باوجود اس کے حجم کے صغیر ہونے کے آسمان و زمین کی تمام چیزیں ہیں جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ اور یہ نفس ہی نار موصدہ[1] ہے۔ اور اسی کے اندر غیبت کے بھیڑیئے اور شہوت کے کتے اور غضب کے درندے اور مخالفت کے چیتے اور حیلہ کی لومڑیاں اور لشکر شیاطین کی کمین گاہیں

[1] نار موصدہ یعنے چاروں طرف سے گھیرنے والی آگ ۱۲

جو خواہشیں ہے اور امتحان کے منجنیق اور وساوس تسبیحہ غرضکہ یہ سب قلعہ نفس کے گرد اسکو گھیرے ہوئے ہیں۔

معلوم ہو کہ قلب ایک شہر ہے اور نفس لطیف اس کا بادشاہ ہے جو ادراک کرنے والا اور عالم اور پاکیزہ اور ربانی اور اس نفخہ کی صفت سے خارج ہے جسکے ساتھ روح کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ نفس ان ابخروں کے ساتھ پوشیدہ ہی جو قلب کے خون سے پیدا ہوتے ہیں اور قلب صنوبری شکل گوشت سی مجوف بنا ہوا ہے اور یہ وہ قلب نہیں ہے جسکی طرف خطاب کیا جاتا ہے اور روح وہ چیز ہے جس کی طرف خطاب ہوتا ہے فَاتَّقُوْنِ یَا اُولِی الْاَلْبَابِ[1] اور فرمایا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ[2] اور یہی اس آیت کے معنے ہیں اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ[3] اور نفس جسکی طرف اشارہ کیا گیا یہی شہوتوں کا اسیر اور غفلتوں کا قیدی ہے مختلف خیالات میں پھنسا ہوا اور دنیا کا عاشق ہے اسکی نجاست اس نے نوش کی اور اس کے نشہ میں خبط الحواس ہو گیا جسد خاکی کی خدمت میں مشغول ہے اور مزبلہ میں ڈالنے کے واسطے اس کو لیئے پھرتا ہے اور ہمیشہ اسکی ترتیب اور تغذیہ میں مشغول ہے پھر جب موت کے ساتھ ان دونوں میں تفریق ہوگی اسوقت نفس افسوس کرے گا اور ایک عرصہ کے بعد جسم کو بالکل بھول جائے گا گویا کہ کبھی اس نے اسکو دیکھا ہی نہ تھا اور پھر جب جسم میں قیامت کے روز دوبارہ داخل کیا جائے گا تو اس سے نفرت کرے گا یہانتک کہ قدس کا اشارہ سنیگا یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ[4] یہ خطاب موجود کے واسطے ہے نہ

---

[1] ای اہل عقل مجہ سے ڈرو ۱۲ [2] بیشک اسمیں نصیحت اس شخص کے واسطے ہے جو دل کہتا ہو ۱۲ [3] یعنے اسکی حفاظت کریں کان حفاظت کرنیوالے جو غور سے سنتے ہیں ۱۲ [4] ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کیطرف رجوع کر

مفقود کے واسطے کیونکہ معدوم کے واسطے خطاب کرنا صحیح نہیں ہے۔ اور
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے اعمال میرے سامنے
ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پیش کیئے جاتے ہیں پس جو نیکی ہوتی ہے اس کو میں
دیکھکر خوش ہوتا ہوں اور جو برائی ہوتی ہے اس کے واسطے میں مغفرت
مانگتا ہوں۔ خدا کا غضب گناہ گاروں پر سخت ہے اور فرمایا ہے کہ میرے
اوپر بکثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا
جاتا ہے۔ پس اے مکذب مذبذب غافل تاویل کرنے والے میں دیکھتا
ہوں کہ تو صانع قادر کو عاجز سمجھتا ہے اور اے مسکین تو یہ کہتا ہے کہ
اجسام اور ارواح صانع قدیم قادر کی طرف واپس نہیں ہوتے اور تو
اسکو اسکی قدرت اور آیت اور نبوت میں عاجز سمجھتا ہے کیا جس ذات
پاک نے تجھ کو تیری ماں کے پیٹ میں پرورش کیا ہے وہ تجھ کو تیری قبر
میں پرورش نہیں کر سکتا پھر تو جو یہ کہتا ہے کہ ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو کر
خاک میں ملجاتی ہیں پھر وہ کیسے خالص ہو سکتی ہیں اسکا جواب یہ ہے
کہ دیکھو سونے چاندی اور تانبے و لوہے وغیرہ کے ذرے خاک میں ملے
ہوئے ہوتے ہیں اور تمہارے نزدیک ان کا باہم متصل ہونا کس قدر
دشوار معلوم ہوتا ہے مگر سنار کے نزدیک کچھ دشوار نہیں ہے وہ فوراً ان
اجزار کو مٹی سے بالکل پاک اور خالص کر لیتا ہے اور چونکہ تو خود عاجز
ہے اس سبب سے تو قدرت والے کو بھی عاجز سمجھتا ہے اور تو ابو علی بن
سینا کے مقالات کے فریب میں آگیا ہے کیا ابو علی تیرے نزدیک حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ راست گو ہے تجھ کو لازم ہے کہ ابو علی کے

مقالات اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں خوب غور سے نظر کرکے اپنی
عقل سے فیصلہ کرے اور فسق یا عدالت کا جسکو مستحق سمجھے اُسپر حکم لگائے پھر
اگر تو یہ کہے کہ یہ عقل ہے اور یہ نقل ہے تب ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جب
تو بیمار ہو کر طبیب سے علاج کراتا ہے اور طبیب تیرے واسطے نسخہ لکھتا ہے
تب تو اس سے یہ سوال کیوں نہیں کرتا کہ یہ دوا قبض کیوں کرتی ہے اور یہ
اسہال کیوں لاتی ہے اور اس کے خواص پر حجت و براہین کیا ہیں اور اگر
تو یہ سوال کرے گا تو تجھ کو یہ جواب دیں گے کہ تو مریض ہے یا معارض ہے پس
جب یہ بات ہے تو اب تو اپنی آخرت کے طبیب سے کیوں معارضہ کرتا ہی
اور اُن کے بتائے ہوئے نسخہ پر کیوں حجت و برہان تلاش کرتا ہے اور تو
نہیں جانتا کہ تجھ سے پہلے جو لوگ تھے وہ تجھ سے زیادہ عقل کی روشنی رکھتے
تھے اور جانتے تھے کہ اعتراض اور تعجیز کفر ہے پس وہ اس کفر کو چھوڑ کر اسلام
لائے اور ایمان کو اُنھوں نے اختیار کیا۔ پس تجھ کو لازم ہے کہ اپنے نفس پر
جہاد کرے اور اپنی شریعت کا پابند ہو کر اپنے نبی کی مخالفت نہ کرے اور
اپنی کتاب کی جو قرآن شریف ہے تعظیم و تکریم بجالائے کیونکہ یہ کتاب تیری
طرف خدا کا بھیجا ہوا ہدیہ ہے اور وہ شخص نہایت نالائق ہوتا ہے جو اپنے
بادشاہ کے بھیجے ہوئے ہدیہ کی اہانت کرے اور تھوڑے ہی عرصہ میں تو اس
بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور اسوقت تجھ کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔
اور اگر روح اپنے مبادی کی طرف اپنے خالق کے پاس رجوع کرنے والی ہے
پس اگر شریعت کی تصدیق کی تو وہیں غلیظ تو بیخ ظاہر ہوگی اور جماہیر تجھ سے
زیادہ ہیں کیونکہ تو تنہا لوگوں کے شمار میں ہے اور اجماع تیرے برخلاف

ہے تو نے اپنے نفس کی پیروی کی ہے اور اس نے تجھ کو بلاؤں اور مصیبتوں میں
پھنسا دیا ہے تجھ کو رات اور دن اور گرمی اور جاڑے اور ربیع وخریف اور
ان کے تغیر اور انقلاب احوال میں نظر کرنی چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ کس طرح
زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور تیرا سونا اور جاگنا تیرے
اختیار سے باہر ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سی نشانیاں ایسی ہیں جن سے
تو غافل ہے اگر تو اپنے نفس کا مجاہدہ اختیار کرے گا تو تیرے نفس کی
کل صفات ذمیمہ دور ہو جائیں گی اور تو اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہوگا
پس تجھ کو لازم ہے کہ غضب کو رضا کے ساتھ اور کبر کو تواضع کے ساتھ
اور بخل کو سخاوت کے ساتھ اور امساک کو صدقہ کے ساتھ اور خاموشی کو
ذکر کے ساتھ اور مخالطت کو خلوت اور نیند کو بیداری اور شکم سیری کو
بھوک اور غفلت کو ہشیاری اور شرکت کو عزلت اور مداہنت کو صدق و
صفا کے ساتھ دور کرو اور شہوت اور باطل کو حق کے ساتھ نکال کر باہر کرو
اور جب تم اپنی صفات نالائقہ کو دور کر کے نیک صفات سے آراستہ ہو جاؤ گے
اس وقت غفلت کا پردہ تمہارے دل سے دور ہوگا اور تم دیکھ لوگے کہ
کس طرح مردے زندہ ہو جاتے ہیں مگر افسوس اس بات کا ہے کہ تم سرکش
شیطان بنکر یہ سمجھتے ہو کہ خدا کے مرید ہو پس اسکی توحید کی حلاوت کے
آثار کہاں ہیں حضرت داود علیہ السلام کے وعظ میں ایک شخص سو رہا اللہ
تعالیٰ نے حضرت داودؑ کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے
اور پھر میرے ذکر کے وقت سو رہے وہ جھوٹا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ
السلام کو خواب میں آپکے فرزند حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تو

انہوں نے فرمایا کہ اے والد صاحب[1] یہ اس شخص کی جزا ہے جو اپنے دوست سے سوے اور آدم علیہ السلام جب سوے ہیں تو حوا پیدا ہوئیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

عَجَبًا لِلْمُحِبِّ کَیْفَ یَنَامُ ۔۔۔ کُلُّ نَوْمٍ عَلَی الْمُحِبِّ حَرَامُ[2]

معلوم ہو کہ شہر قلب وہی شہر ہے جسکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں پس تیرے نفس کا شیطان خواہشوں کے رسالے اور حب دنیا کی پلٹنیں اور وسوسوں کے نقاب اور بدگمانیوں کے مشعلچی اور مخالفت کی منجنیق اور تکبر کا بوق یعنے بگل اور سمعت کے نقارے اور لالچ کی شمشیر باز اور مکر کے نیزہ باز لیکر اس شہر پر حملہ کرتا ہے اور چاروں طرف سے اسکو محصور کر لیتا ہے پھر اگر اس شہر میں اخلاق حمیدہ کے بہادر اور صفات حسنہ کا توشہ وغیرہ نہیں ہوتا تو یہ شہر ہلاک ہو جاتا ہے اور اس بادشاہ کی سلطنت چھنکر صدق کے برج منہدم ہوتے ہیں اور ذکر کا نگہبان سو جاتا ہے اور اسرار قلب کے تخت پر شیطان جلوس کرتا ہے اعمال کے خزانے اکھیڑے جاتے ہیں اور شکوک وشبہات تمام شہر میں چکر لگاتے پھرتے ہیں معاملہ کے درخت کاٹے جاتے ہیں اور اعمال کے اموال لٹتے ہیں اور امیدوں کے پھل توڑ کر کھا لیے جاتے ہیں کتاب الٰہی میں شک واقع ہوتا ہے اور اصحاب کی مصاحبت سے نفوس نفرت کرتے ہیں اور ہر ایک اپنے آقا اور مولا کی نافرمانی کرتا ہے اور خواہش کا مطیع ہو جاتا ہے پس انجام یہ ہوتا ہے کہ سب کے سب ناک کے بل دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں اور اسوقت

[1] یعنے آپ جو سوے ہیں اس کے بدلہ میں آپکو یہ حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرو ۱۲

[2] عاشق سے تعجب ہے کہ کیونکر سوئے کیونکہ عاشق پر بالکل نیند حرام ہے ۱۲

حسرت و افسوس کے ساتھ کہتے ہیں مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝[1] شبہ اور حرام سے پرہیز کرکے تم کو اپنا توشہ صاف اور پاکیزہ کرنا چاہیئے اور پھر تم اپنے دل میں نور ایمان کو ملاحظہ کروگے اور روز قیامت کا سامان تم پر منکشف ہوگا اور تم اپنے نفس کو جیسی عادت ڈالوگے اسکو وہ اختیار کرے گا۔

معلوم ہو کہ تم مجاہدہ نفس کے ساتھ روحانی فرشتہ بن جاؤگے اور خواہش و غفلت کے ساتھ شیطان رجیم ہوگے پس تم کو نفس امارہ پر جہاد کرنا لازم ہے تاکہ اسکی صفات مذمومہ دور ہوکر وہ نفس لوامہ بنے اور پھر لوامہ سے ترقی کرکے مطمئنہ ہوجائے جیسے کہ بادشاہ اپنے فراش کو ترقی دے کر منشی بناتا ہے اور پھر وزیر کرلیتا ہے اور اس وقت یہ وزیر بادشاہ کی سلطنت میں ہر طرح کے تصرف کرتا ہے اور بادشاہ کے نزدیک اس کی نیکیاں بھی برائیاں ہوتی ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور خدا کی طرف رستہ انفاس خلائق کے شمار کے ساتھ ہے اور مقامات بھی انفاس کے ساتھ بلند ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سانس میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی کرتے تھے اور یہ مقامات کشف اور معارف کے ہیں اور اسی کی نسبت فرمایا ہے کہ جب تک میں روز و شب میں سو بار استغفار نہیں پڑھتا تو میرے قلب پر رَین رہتا ہے۔ اور رین غین سے بھی سخت تر ہے۔

---

[1] کیا بات ہے کہ ہم جن لوگوں کو شریروں میں شمار کرتے تھے انکو یہاں دوزخ میں نہیں دیکھتے ہم نے انکا مضحکہ اڑایا تھا یا ہماری نظریں انپر نہیں جمتی ہیں ۱۲ یعنے ہر سانس کے ساتھ راہ خدا میں سالک کو ترقی ہوتی ہے اور کبھی یہ ترقی ختم نہیں ہوتی بیانتک کہ [illegible] ۱۲

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی نظم سنو جو آپنے نفس کے متعلق فرمائی ہے

صَبَرْتُ نَفْسِي عَنِ اللَّذَّاتِ لَمَّا تَوَلَّتْ [1] وَأَلْزَمْتُ نَفْسِي صَبْرَهَا فَاسْتَمَرَّتِ

وَكَانَتْ عَلَى الْأَيَّامِ نَفْسِي عَزِيزَةً فَلَمَّا رَأَتْ عَزْمِي عَلَى الذُّلِّ ذَلَّتِ

وَقُلْتُ لَهَا يَا نَفْسُ مُوتِي كَرِيمَةً فَقَدْ كَانَتِ الدُّنْيَا لَنَا ثُمَّ وَلَّتِ

فَلَا الْجُودُ يُفْنِيهَا إِذَا هِيَ أَقْبَلَتْ وَلَا الْبُخْلُ يُبْقِيهَا إِذَا مَا تَوَلَّتِ

پس تم نفس کو مہذب بناؤ اور مجاہدہ کی تکلیف دیکر دروازے سے اسکو قریب کرو اور انبیأ و اولیاء کے مقام کو دیکھو اور ثواب و ثنا کو غنیمت سمجھو صادقین کا ذکر فاسقین کے ذکر کی مثل نہیں ہے اور اسکی خبر تم کو موت کے بعد معلوم ہوگی اور تمنے جو لغو مقالات سنے ہیں انہیں کے سبب سے تم پر سستی کرتے ہو ورنہ میں تم کو بارہا سمجھا چکا ہوں تھوڑے عرصہ میں تمکو خود معلوم ہوجائے گا دنیا میں لوگ سوتے ہیں مرنے کے بعد بیدار ہوں گے اور تمہاری مثال اس درخت کی سی ہے جس میں نہ پھل آتا ہے اور نہ سایہ اسکا اس قابل ہوتا ہے کہ کوئی اسمیں بیٹھ سکے یا تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جس کے سر میں گنج ہو اور مصنوعی بال لگا کر اصلی بال والی عورتوں پر فخر کرے اور جب اسکا سر کھولدیا جائے تو اپنے ہمنشینوں میں ذلیل اور شرمندہ ہوا ے شخص تو اپنے لباس کی آرائش پر بھولا

[1] دنیا دی لذتیں جب کہ چلی گئیں تو ان کی طرف سے میں نے اپنے نفس کو صبر دیا اور ان کا صبر اپنے نفس پر ہمیشہ لازم رکھا اور میرا نفس زمانہ میں بڑا ذی عزت تھا مگر جب اس نے ذلت کی طرف میرا قصد دیکھا تو وہ بھی ذلیل ہوگیا اور میں نے اس سے کہا کہ اے نفس بزرگی کے ساتھ مر کیونکہ دنیا ہمارے پاس تھی مگر پھر بیوفائی کرکے چلی گئی جب دنیا آتی ہے تو سخاوت اسکو فنا نہیں کرسکتی اور جب وہ جاتی ہے تو بخل اسکو باقی نہیں رکھ سکتا ۔

ہوا ہے کل قافلہ کوچ کرے گا اور اے غافل تو راستہ پر پڑا رہجائے گا اور بے
سروسامان بیٹھا رہے گا اور قافلہ باشی سے کہیگا کہ مجھ کو واپس کردو تاکہ میں
نیک عمل کروں مگر پھر اسکی اجازت نہ ملے گی صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
میت کے آنسو رخسار پر بہنے میں کیا حکمت ہے فرمایا چھوٹا بچہ تو اپنے والدین
کا حال لوح محفوظ میں دیکھتا ہے اور بڑا آدمی اپنے اعمال اور اپنی بیوی اور
اپنے مال کے منتقل ہونے کو دیکھ کر روتا ہے پس اے شخص تو اسی حال میں ہے
اور میں تجھ کو بلند کرنا چاہتا ہوں اور تیری ہمت تجھ کو پست کرتی ہے اور اس میں
شک نہیں کہ تیری ہمت ہی غالب ہے پس جسکی ہمت ان چیزوں کی طرف ہوگی
جو اُس کے پیٹ میں داخل ہوں تو اسکی قیمت وہ چیز ہوگی جو اس کے پیٹ سے خارج
ہوتی ہے اگر تم اس مطلب کو سمجھ گئے ہو تو ہوشیار ہو جاؤ ورنہ تم جانو اور تمہارا
نفس جانے ہمنے نصیحت کردی مگر تم نصیحت کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتے ہو

انتیسواں مقالہ

محبت اور شوق اور مشاہدہ و مکاشفہ اور مواعظ و زواجر عقلیہ و نقلیہ کے بیان میں
معلوم ہو کہ محبت جائز ہے اور سب سے پہلے محبت خدا اور اس کے اولیاء
کے درمیان میں جاری ہے چنانچہ قرآن شریف اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور فرماتا ہے یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اور اگر تمہارا نفس
خبیث یہ وسوسہ پیدا کرے کہ اس ذات پاک سے کیسے محبت ہوسکتی ہے جسکو
دیکھا نہیں ہے اور نہ وہ ہماری جنس سے ہے تو اسکی مصنوعات کو دیکھنا اور اُنکو

---

۵۱ اور ایمان والے خدا سے سخت محبت رکھتے ہیں ۔ ۵۲ خدا ان سے محبت کرتا ہے اور وہ خدا سے محبت کرتے ہیں

عجائب و غرائب اور حسن و جمال میں غور کرنے سے اسکی محبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ
وہی ان کا صانع ہے اور اسی کی قدرت و کمال سے یہ سب چیزیں پیدا ہوئی
ہیں اور زمین کا فرش اور ہری گھاس کا سبز رنگ اور درختوں کے پھول بوٹے اور
پھل اور دریاؤں اور نہروں کی لہریں اور آسمان اور رات دن اور چاند سورج
اور چھوٹے بڑے ستارے یہ سب اسکی صنعت اور قدرت کی دلیلیں ہیں اور
اس کے استمرار وجود پر گواہی دیتے ہیں۔ پس پاکی ہے اس ذات کو جو کل مخلوقات
کا خالق اور کل مصنوعات کا صانع ہے۔ ای شخص اگر نظر غور سے دیکھا جائے
تو تمہارے نفس کی ترتیب میں ان سب چیزوں سے بڑھ کر عجائب و غرائب
ہیں جو تمنے دیکھی اور سنی ہیں اور ان سب دلائل سے بڑھ کر جو دلیل کہ تم کو
اسکی طرف رہبری کرتی ہے اور اس کی محبت دلاتی ہے وہ اسکا کلام معجز نظام
ہے پس اسی کے ساتھ اس کے متکلم کی محبت پر دلیل لیجاتی ہے ۔

اس کے متعلق بہت سی حدیثیں ہمنے اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں بیان
کی ہیں۔ مگر یہاں صرف ان کیطرف اشارہ کافی ہے چنانچہ خداوند تعالے
فرماتا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعوی کرتا ہے اور رات کو سو
رہتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ میرا مومن بندہ میری طرف نوافل سے تقرب حاصل
کیا کرتا ہے یہانتک کہ مجھکو اس سے محبت ہو جاتی ہے پس جب مجھکو اس سے
محبت ہو جاتی ہے تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور
اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے آخر حدیث تک

معلوم ہو کہ محبت اور عشق دونوں ایک ہیں اور اصل عشق کی یہ ہے کہ پسندیدگی
کی نظر سے شوق کے ساتھ کسی صورت کو دیکھے اور اس شوق کا بجار جو نہایت

گرم ہے تیز اور ذکی خاطر سے مجاہدہ کی آتش کے سبب سے اٹھتا ہے اور اس آگ کے
ابخرے دماغ کے پیچھے سے ظاہر ہوتے ہیں اور فکر کی نمکین باتیں دماغ کے اگلے
حصہ میں پیدا ہوتی ہیں اور قلب کی خلوت کے دروازے کھلجاتے ہیں پھر معشوق
کا خیال عین الیقین کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور نفس کا آئینہ مجاہدہ سے مصقل
ومجلا ہوکر جمال محبوب کی نظر کے لائق بنتا ہے۔ محبت کے اندر اصل بات مناسب
اور الفت اور معشوق کے کلام کو بہتر اور خوب سمجھنا ہے جب یہ بات ہوتی ہے
تب پھر معشوق کی تلاش میں ہمت ابھارتی ہے اور شوق کی آگ بھڑک اٹھتی ہے
پس اسوقت عشق غالب ہوتا ہے اور عاشق رستوں میں مثل دیوانوں کے
پھرتا ہے اور اسی آتش شوق سے بلغم وغیرہ اخلاط فاسدہ جلکر آسمان قلب
صاف ہوجاتا ہے اور معشوق کا چاند اس میں تجلی کرتا ہے اور معشوق کی تجلی
جلال سے عاشق والہ وشیدا ہوکر ازخود رفتہ ہوجاتا ہے اور اس عالم بے
خودی میں نہ نیند ہوتی ہے نہ قرار ہوتا ہے عشق کی آگ لحظہ بلحظہ تیز ہوکر
شعلہ مارتی ہے اور بدن کی قوتوں کو کمزور کرکے نحیف وضعیف اور زار
ونزار بنادیتی ہے

کسی شاعر کا قول ہے ؎

میتوان داشت نہاں عشق نہ مردم لیکن ۔۔۔ زردی رنگ رخ وخشکی لب را چہ علاج

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ہر شب کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے لوگو خدائے
تعالیٰ زیادہ کھانیوالے اور زیادہ سونیوالے کو لعنت کرتا ہے اور فرماتا ہے
کہ اے ابن آدم اسیواسطے تو پیدا کیا گیا ہے قناعت کرتا کہ تیرا حساب ہلکا ہو
اور کم سویا کرتا کہ تجھ سے ذکر زیادہ ہوسکے اگر تو ایسا کرے گا تو میں تیرا محبوب

تجھ کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور اپنی طاعت کی تجھ کو توفیق دے گا اور اپنے گناہ سے محفوظ رکھیگا۔ پس نوافل زیادہ پڑھا کرو والسلام۔

فصل

شوق اور مکاشفہ کے بیان میں

معلوم ہو کہ شوق ہی سے مکاشفہ کی حالت پیدا ہوتی ہے اور شوق یہ ہے کہ لقائے معشوق کی تمنا ہو اور معشوق کی ملاقات بغیر مکاشفہ کے حاصل نہیں ہوتی اور مکاشفہ یا تو عیاناً ہوتا ہے اور یا قلبی ہوتا ہے اور یہ معشوق کے ایسے حال کے ساتھ تجلی ہے جسکو عاشق کا دل تحمل کر لیتا ہے مگر عیانی مکاشفہ قلبی مکاشفہ سے افضل ہے اور جو مکاشفہ کہ عیانی اور قلبی دونوں طور سے ہو وہ دونوں سے افضل ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں ہوا اور حضرت ام المومنین عائشہ اور حضرت امیر المومنین علی اور حضرت ابن عباس کی روایتوں کے جمع کرنے سے ثابت ہے اور معلوم ہو کہ حقیقت مکاشفہ کی یہ ہے کہ محبوب کی طرف نظر کرے اور پھر یہ نظر عاشقوں کی درجوں کے حساب سے متفاوت ہوتی ہے کیونکہ کل مخلوق کی نظر یکساں نہیں ہے اور ادنا درجہ اسکا قلب کی نظر ہے اور آنکھ کی نظر بعض لوگوں کے نزدیک عرض غیر دائمی ہے اور سب سے بڑا مرتبہ یہی ہے کہ قلب اور آنکھ دونوں کی نظر سے مکاشفہ ہو۔ پھر جسوقت غفلت کا پردہ دور ہو کر محبوب تجلی کرتا ہو تو محب بشری پردوں اور جسمانی حجاب سے نکلکر خطاب کو سنتا اور حجاب کو دیکھتا ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ[1]

[1] اور کوئی انسان اس لائق نہیں ہے کہ خدا اس سے (بالمشافہ) ہمکلام ہو مگر بطور وحی کے یا پردہ کے پیچھے سے ۱۲

اور اس وقت کل جہات سے خطاب اسکو سنائی دیتا ہے اور یہ شخص عیسوی حال ہوجاتا ہے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور ملائکہ اور جنات مومنین اس کے مطیع حکم ہوتے ہیں اور خدا کے اور اس کے درمیان میں ایک روزن کھل جاتا ہے جس کے سبب سے کل کائنات کے اسرار اسکو معلوم ہوجاتے ہیں مگر اس مرتبہ کا حاصل ہونا علم وعمل پر موقوف ہے اور جب لطف کی نسیم غفلت کا حجاب دور کرتی ہے تو کائنات میں یہ شخص جو کچھ تصرف کرنا چاہے کر سکتا ہے جو کچھ یہ چاہے گا وہی ہوجائے گا کیونکہ دونوں ارادہ ایک ہوجاتے ہیں جیسا کہ احوال صوفیہ میں بیان کیا گیا ہے فَاِذَا اَلْبَصَرْتَنَا اَبْصَرْتَهٗ وَاِذَا اَبْصَرْتَهٗ اَبْصَرْتَنَا ناسوت ایک لطیف معنے بن جاتا ہے اور غیب سے اسکو ایسی قوت بہم پہونچتی ہے کہ اس کے ساتھ وہ ان باتوں کو جو اس پر وارد ہوتی ہیں قبول کرلیتا ہے اور یہی کرامتوں کے ظہور اور غیب کی خبریں بیان کرنے کا باعث ہو۔ اور نفس اعراض فاسدہ کے دور ہونے سے جوہر قدسی بنجاتا ہے امور غیبی اسپر پوشیدہ نہیں رہتے اور اگر تم یہ کہو کہ ان باتوں کے ساتھ ایک قسم کی انبیا علیہم السلام سے مشارکت ہوتی ہے پھر ان کو اولیا کیسے حاصل کر سکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ غیب کی اصل خداوند تعالیٰ سے ہے اور یہ اسکا احسان ہے کہ وہ اپنے علوم غیب میں سے کچھ ان پر ظاہر کردیتا ہے تم نے اسکا یہ فرمان نہیں سنا عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

لہ اور میں تم کو ان چیزوں کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو ۱۲ لہ جاننے والا ہے غیب کا پس اپنے غیب پر کسیکو آگاہ نہیں کرتا ہے مگر رسولوں میں سے جسکو برگزیدہ کرتا ہے ۱۲

اور سن رسول کا لفظ صرف اس واسطے فرمایا ہے تاکہ عالم لوگ اسکو غیبی شمار کرتا نہ سمجھیں اور یہ بات یعنے غیبی امور سے مطلع ہونا کچہ بعید نہیں ہے کیونکہ شاہی خزانوں سے شاہی غلام آگاہ ہوتے ہیں اور معشوق کی خوبصورتی کو دیکھہ کر عاشق صادق اسکی بہت سی پوشیدہ باتوں کو اس کے حسن پر قیاس کرکے معلوم کر لیتا ہے اور حالانکہ اور لوگوں سے وہ باتیں پوشیدہ ہوتی ہیں وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ حضرت جنید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہر ایک شخص خلاج تو ہے مگر خراج نہیں ہے اور ابو یزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمکین کے درجہ میں پہونچا پیر وہ طبیب ہے اسرار خلق کے تخت پر بیٹھکر اپنے مالک کے حکم سے بادشاہوں کے راز پر مطلع ہوتا ہے جیسا کہ تمہارا پیارا غلام تمہارے بہت سے پوشیدہ حالات سے واقف ہوجاتا ہے

فاطمہ سلماسیہ جو ایک بزرگ عورت تہیں اسوقت شہر سلماس سے نکلتیں جب مؤذن ظہر کی اذان کہہ دیتا تہا اور بسطام میں آنکر جماعت سے نماز پڑہتی تہیں پہر اگر تم یہ کہو کہ یہ بات غیر ممکن ہے اور ایسی حالت انبیا کی بہی نہیں ہوئی تو پہر اور کسی کی کب ہوسکتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم تم خدا تعالی پر لگاتے ہو یا اپنے نفس پر اگر اپنے نفس پر لگاتے ہو تو تم جانو اور تمہارا نفس جانے اور اگر تم خدا تعالے پر یہ حکم لگاتے ہو تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جب تم اپنے بدن کی رگیں اور پٹہے شمار نہیں کرسکتے اور تم کو اتنی خبر نہیں کہ تمہارے سر پر جو عمامہ ہے اس میں کس قدر پیچ ہیں پہر ایسی بے خبری کے ساتہ

سلہ ان شالوں کو ہم لوگوں کے واسطے بیان کرتے ہیں اور نہیں سمجہتے ہیں انکو مگر عالم لوگ ۱۲

تم خدا اور اُس کے غلام کے درمیان میں کیوں دخل دیتے ہو اور پھر تم کو کیا معلوم ہے کہ خدا نے اپنے ابنیاء کو کیا کیا اختیار اور مقام عنایت کیئے تھے اور اگر انکی بعض علوم تم کو بطریق نقل کے معلوم ہو گئے تو پس معجزہ عقل کی تکذیب کرتا ہے۔ اور جب کہ تمہارے خاص اسرار سے تمہارا بیٹا تک واقف نہیں ہوتا ہے تو پھر تم کیسے اپنے مالک اور خالق کے اسرار سے واقف ہو سکتے ہو جب تک کہ تم اُس سے وصل نہیں ہوئے اور جب وصول کا پردہ اُٹھ جاوے گا اسوقت تمپر وہ معاملہ منکشف ہوگا جو خدا و رسول کے درمیان میں ہے اور اسیواسطے ہم تم سے پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ تم مجاہدہ کرو مجاحدہ نہ کرو مجاہدہ مشاہدہ کے ساتھ شکوک کا غبار دور کر دیتا ہے اور تم نے جو اپنی آنکھ پر حب دنیا کی پٹی باندھ رکھی ہے اور ہمت تمہاری نہایت ضعیف اور خسیس ہے تو پھر ایسی ناپاکی کے ساتھ تم شریف مقام میں کب پہونچ سکتے ہو۔ حسن ظن وہ اکسیر اعظم ہے جو تمہاری ہر ایک جہالت کو علم سے بدل دے سکتا ہے اور جو شخص اسکو مضبوط پکڑ لیتا ہے وہ راحت پاتا ہے محبت اور شوق و مکاشفہ کا یہ مختصر بیان تھا جو کیا گیا۔

فصل

وعظ و نصیحت کے بیان میں

جن آیات و اخبار میں کہ وعدو وعید کا مضمون ہے اور جو حکایات و اشعار جاذب و مخوف ہیں انکے ساتھ مبتدی کو خوف دلانا اور منتہی کا شوق بڑھانا چاہیے کیونکہ مبتدی کے گمراہ ہونے اور جہالت کی طرف میل

کرنیکا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے اس واسطے اس کو ڈرانا چاہیئے تاکہ وہ رستہ پر
قائم رہے اور منتہی نے چونکہ گناہوں کو ترک کر دیا ہے اور اسکا قدم رقیق
ہو گیا ہے اور مجاہدہ کی مشقتیں اٹھا چکا ہے سو واسطے اُس کو شوق دلانا
چاہیئے جب اونٹ کو گیت سنائے جاتے ہیں تو بھاری بوجھ کو لیکر وہ
بہت سہولت سے منزل قطع کرتا ہے پس گویا مجاہدہ کی مشقت نغمات کی
بدولت اسپر آسان ہو جاتی ہے جیسے خشک زمین پر جہاں مینہ برسا اور
وہ ہری بھری ہو گئی یہی حال مرید کا ہوتا ہے ابوحیان توحیدی فرماتے
ہیں کہ اگر تو نغمات کے فوائد و منافع کا منکر ہو تو اونٹ کو دیکھ جو تجھ سے زیادہ
غلیظ طبیعت رکھتا ہے اور گیت کو سنکر بے تکان منزل طے کرتا ہے

پس اے طالب تجھ کو چالیس دن کا چلہ کرنا ضرور ہے اور اس چلہ میں ہر روز
تم کو اپنی خوراک ایک لقمہ کم کرنی چاہیئے یا پہلے روز ایک تر لکڑی سے اپنے
کھانے کو وزن کر کے کھاؤ اور پھر اسی لکڑی سے روز وزن کیا کرو جس قدر
وہ خشک ہو گی کھانا کم ہو گا اور اس ترکیب و تدبیر سے تم عالم ملکوت میں داخل
ہو گے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اے لوگو تم میں جو شخص دنیا کے اندر
بڑا شکم سیر ہے وہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوکا ہو گا۔ اور جب تم ایسا
کرو گے تو تمہارا نفس قدسی ہو جائیگا اور عالم قدس کے ساتھ تم کو انس ہو گا
پس تم دنیا کی محبت کی طرف مائل نہ ہو پس حالت محمدی تمہاری طرف منتقل
ہو گی جیسا کہ فرمایا ہے کہ میں تم جیسا نہیں ہوں میرا رب مجھکو کھلا پلا دیتا ہے
پس یہ حالات صادقین کے ہیں اور یہ منزلیں متقیوں کی ہیں پس تم تکذیب کرنے
والوں میں سے نہ ہو اور اگر تم مقربوں میں سے نہ بن سکو تو اصحاب الیمین ہی سے بنجاؤ

تیسواں مقالہ

علم و عمل کے بیان میں

معلوم ہو کہ مخلوق الٰہی میں سے تین شخص مخصوص ہیں عالم اور عارف اور ناسک
عالم تو وہ شخص ہے جو علم ظاہری حاصل کرکے اس پر عمل کیا اور اس کے سبب سے
خداوند تعالیٰ نے علم باطنی اسکو عنایت کیا جیسے کہ علم محبت اور علم شوق و رضا
اور علم قدر اور علم مکاشفہ اور مراقبہ اور علم قبض و بسط وغیرہ ہیں اور یہی صوفیہ
صافیہ کے علوم کہلاتے ہیں اور صوفیہ یہ لوگ ہیں جیسے حسن بصری۔ سفیان
ثوری۔ ابویزید بسطامی۔ ابوالحسین نوری۔ حبیب عجمی۔ معروف کرخی۔ شقیق
بلخی۔ محمد بن حنیف۔ بشر بن سعید حافی۔ احمد خوارزمی۔ احمد دارانی۔ حارث
محاسبی۔ سری سقطی۔ ابوالحسین بن منصور حلاج۔ جنید بغدادی۔ ابوبکر شبلی
ابونعیم قاضی۔ پس یہ طائفہ الٰہیہ وہ لوگ تھے جنکا ذکر جاری ہے اور یہ ان
لوگوں کی مثل نہ تھے جو علوم اور شہوات میں مشغول ہوتے ہیں اور دھوکا بازی
اور مکر و دغا کو انھوں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ہے ان لوگوں نے تو واحد شاہد
کو مضبوط پکڑا ہے اور یہ لوگ شاہد کی محبت میں مبتلا ہیں ان لوگوں نے
تو مناصب کو چھوڑا اور ترک کیا ہے اور یہ لوگ انکے فکر میں رہتے ہیں اکثر
کلام ان کا یہ ہوتا ہے کہ مذہب کو لیجاؤ یہانتک کہ چلا جائے اور علم خلاف
انکے نزدیک مثل برگ خلاف کے ہے اور علم اصول انکے نزدیک بالکل فضول
ہے اور نحو محو ہے پس کل علوم انکے گانے بجانے اور رقص و سرود پر منحصر
ہیں قرابت اور صحابت میں یہ لوگ تفریق نہیں کرتے ہیں پس ان کے عیوب
کس قدر کثیر ہیں اپنے مذہب کو یہ لوگ بھول گئے ہیں اور طاعت کے مدارج

کو چھوڑ کر کھانے کے مشغلوں میں مصروف ہیں خلق کے واسطے سجادے بچھائے ہیں اور خدا اور حق کو بالکل فراموش کیا ہے پس یہی وہ لوگ ہیں جنکی شان میں یہ حدیث وارد ہے کہ خداوند تعالی انکے کپڑوں کو اتار کر جنت کے دروازوں پر لٹکائے گا اور انپر لکھدیگا کہ یہ مکر و دروغ کے کپڑے ہیں۔ پس یہ لوگ دنیا کے صوفی ہیں اور وہ لوگ آخرت کے صوفی ہیں اُنھوں نے علم و عمل کو جمع کیا ہے اور اس قدر شب بیداری کی ہے کہ کامیاب ہوگئے ہیں اپنے قول کی بدولت انہوں نے پالیا اور صدق اختیار کیا پس تحقیق کو پہونچ گئے علم حاصل کیا پھر عمل کیا پس حال وقال کے جامع ہوئے اور یہی لوگ علم اور معرفت کے اور زہد والے ہیں اور ان کل حالات نے ان کے اندر قوت الٰہی پیدا کی جس کے سبب سے وہ اشتیاق کے پروبازو کے ساتھ ریاض قدس کی طرف پرواز کر گئے اور علوم غیبی کے پھل میوے چننے لگے پس یہ لوگ فقراء آخرت ہیں اور صوفی وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ جانا کہ نعمت منعم کی طرف سے ہے اور پھر اُنھوں نے اسباب کو ترک کر کے صرف منعم پر بھروسہ کیا

اور علماء آخرت یہ لوگ ہیں جیسے حسن بصری۔ سفیان بن عیینہ۔ سفیان ثوری۔ داود طائی طاہری۔ ابوسعید بن مبارک مخزومی۔ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن ذوطا الکوفی۔ مالک بن انس المدنی۔ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی۔ احمد بن حنبل الشیبانی۔ مزنی۔ ابن سریج۔ حداد۔ قفال۔ ابو الطیب۔ ابوحامد۔ اور ہمارے استاذ امام الحرمین ابو المعالی الجوینی۔ اور شیخ امام ابو اسحاق ابراہیم فیروزآبادی المعروف بہ شیرازی انکا ہمارے استاد امام الحرمین سے بادشاہ کے سامنے مناظرہ ہوا تھا اور میں بھی اُس وقت

موجود تھا پس میں نے دیکھا کہ اس مناظرہ میں ان کی غرض سوائے اظہار حق کے اور کچھ نہ تھی نہ اُس میں کسی آیت کی باطل تاویل کرتے تھے اور نہ خبر نبوی میں نقص نکالتے تھے نہ کلام میں انکے سختی تھی غرضکہ یہ لوگ ایک دوسرے کے پاس فتوی بھیجنے میں صحابہ کرام کے مشابہ تھے اور کہتے تھے کہ تمہارا اکبر تقلید کا زیادہ حقدار ہے اور ہم لوگ تو برے علما رہیں دنیا کی آرائش وزینت اور ساز وسامان میں مشغول ہیں۔

پس اب تم خود ان طائفوں میں فرق کو دیکھ لو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے جھگڑے کو ترک کیا حالانکہ وہ حق پر ہے پس اسکے واسطے جنت کے بلند حصے میں ایک محل سونے کا تیار ہوگا پس ہمارے واسطے نہ تو محل ہیں نہ تخت ہیں نہ حوریں ہیں۔

شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور اس سے پہلے ابو یوسف کے ساتھ ایک مسئلہ میں ان کا جھگڑا ہو چکا تھا دیکھا کہ گویا جنت میں داخل ہوئے ہیں اور وہاں ایک حور بیٹھی ہے جس کے چہرہ کی روشنی سے تمام مکان روشن و منور ہو رہا ہے اُنہوں نے حور سے دریافت کیا کہ تم کس کے واسطے ہو اُس نے کہا جو شخص جھگڑا کرنا چھوڑ دے چاہے وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور پھر اُس نے کہا کہ اے شافعی قیل وقال اور گفتگو سے تم کو یہ لباس اور زیور حاصل نہ ہوگا اگر تم سچے ہو اور جنت کا مالک بننا چاہتے ہو تو مثل مالک کے علم و عمل اختیار کرو کیونکہ ملک وسلطنت کا ارادہ کرنیوالا مہلکوں پر صبر کرتا ہے شافعی کہتے ہیں پھر جب میں بیدار ہوا تو میں نے جان لیا کہ یہ لوگ خواہش کی طرف لیجانے والے ہیں اور

آخرت خدا کے پاس متقیوں ہی کے واسطے ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ علم عمل کے ساتھ قائم رہتا ہے اور اگر عمل نہ ہو تو علم چلا جاتا ہے۔ پس یہ لوگ دنیا و آخرت کے علماء اور دنیا و آخرت کے فقراء ہیں اور تم ادنے چیزوں کے لالچ میں اعلے مقامات سے محروم ہو گئے ہو تم مثل بہیرئیے کے ہو اور تشکیک و تکذیب میں تمہارا قصد ہے ؂

فَسَوْفَ تَرٰی اِذَا انْکَشَفَ الْغُبَارُ ۔ اَفَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِکَ اَمْ حِمَارٌ[1]

اور علوم کثرت کے ساتھ ہیں مگر ان میں آخرت کو بتلانے والا علم شریعت کا ہے اور کتابیں اسکی مثل تفاسیر واحدی اور صحاح ستہ اور قراءۃ قرآن اور وہ اوراد اور وظائف جو کتاب احیاء میں مذکور ہیں اور اگر علم عقائد میں مختصر کتاب دیکھنی چاہو تو لوامع الادلہ ہمارے شیخ امام الحرمین کی دیکھو یا قواعد العقائد کو ملاحظہ کرو اور اگر سلف صالحین کا طریقہ تم کو اختیار کرنا ہے تو کتاب نجات الابرار کا ملاحظہ کرو جو اصول دین میں ہماری آخری تصنیف ہے اور اس کتاب کے اندر ہم بہت سی کتابیں تم کو بتلا چکے ہیں ان میں سے جو ممکن ہو پڑھو اور جو چاہو عمل کرو کیونکہ وفات عنقریب ہے۔

معلوم ہو کہ سال کے اندر چار فصلیں ہیں حمل سے جوزا تک ربیع اور سرطان سے آخر سنبلہ تک گرمی اور میزان سے آخر قوس تک خریف اور جدی سے آخر حوت تک جاڑا وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ[2]

---

[1] عنقریب جب غبار صاف ہوگا تو تم دیکھ لوگے کہ تمہارے نیچے گھوڑا ہے یا گدھا ہے۔

[2] اور اسکی منزلیں بنائی ہیں تاکہ تم سالوں کا شمار اور حساب معلوم کرو۔

اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ ہوا جب آوے تو اسکو بخوشی قبول کرو اور جب یہ جاوے تو اس سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تمہارے جسم کے ساتھ وہی سلوک کرے گی جو تمہاری درختوں کے ساتھ کرتی ہے

اور بعض علوم ایسے ہیں جو نقصان پہونچانے والے ہیں مثل علم سحر و کہانت و کیمیا کے کہ تانبے کو سفید کرکے چاندی بنا کر فروخت کرتے ہیں حالانکہ وہ چاندی نہیں بنتا اور بعض مکاسب ایسے خسیس ہیں کہ نفس انکو قبول نہیں کرتا ہے مثلاً غسال اور حجام اور بھنگی و چمار وغیرہ کے کام پس جو صنائع ہمنے بیان کی ہیں ان میں سے کسی صنعت کو اختیار کرو اور عالم و عامل بن کر اپنے مقصد کو حاصل کرو خدا ہی کے دار حسنی میں تمہاری نفس کو قرار پہونچے گا اور وہیں تم جنتوں اور نہروں میں خدا کے پاس آرام سے رہو گے

فصل

عجائب اسفار کے بیان میں

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاف کے پیچھے مغرب کی طرف ایک سفید زمین ہے آفتاب اسکو چالیس برس میں قطع کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس زمین میں مخلوق رہتی ہے فرمایا ہاں مومن لوگ ہیں جو ایک پلک زدن بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور آدمؑ اور ابلیس کو مطلق نہیں جانتے فرشتے انکو ہماری شریعت کے موافق تعلیم دیتے ہیں اور قرآن شریف انکو پڑھاتے اور ان کے باہم فیصلہ کرتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ زیادہ بیان فرمایئے فرمایا مسلمان جنوں میں سے ایک عورت میری واقف ہے وہ کئی سال غائب رہی جب وہ آئی

تومیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کہاں گئی تھی اس نے کہا میں اپنی بہن کے
پاس اس سفید زمین میں تھی جو قاف کی پرلی طرف ہے میں نے کہا کیا وہ لوگ
مومن ہیں اس نے کہا ہاں میں نے آپ کی کتاب ان کے سامنے پڑھی پس
ہماری قوم کے سب لوگ ایمان لے آئے میں نے پوچھا کہ اس زمین کے پرے
کیا چیز ہے اُس نے کہا برف کے پہاڑ ہیں اور پانی اور ہوا اور اندھیرا
ہے اور پھر اس کے پرلی طرف جہنم ہے میں نے کہا کہ کیا ان شہروں میں
بھی سورج پہونچتا ہے اس نے کہا ہاں

اور تمیم بن حبیب داری کا قصہ بھی بڑا عجیب ہے کہ جب انکو جنات رستہ
گم کرا کر ایک جزیرہ میں لے گئے اور وہاں اُنھوں نے وہ محل دیکھا جس
میں دجال مقید ہے اور اس نے ان سے پوچھا کہ تم کس امت میں سے ہو
انھوں نے کہا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دجال نے کہا کیا وہ مبعوث
ہو گئے تمیم نے کہا ہاں اس نے کہا تو اب میرے نکلنے کا وقت آگیا

اور لیلۃ الجن کا واقعہ بھی نہایت تعجب خیز ہے عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے
ہیں میں اور علی بن ابی طالب اندھیری رات میں حضور کے ساتھ چلے
یہاںتک کہ حضور ایک سوراخ پر پہونچکر کھڑے ہوئے اس سوراخ میں
سے ایک شخص نکلا اور اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ اندر تشریف
لائیے پس حضور اور علی تو اندر تشریف لے گئے اور مجھکو اپنے زائد کپڑے کے
دے کر وہیں بٹھا دیا اور جب صبح کی نمود شروع ہوئی تو حضور اور چند اور
لوگ آپ کے ساتھ تشریف لائے اور حضور نے مجھ سے فرمایا کہ یہ تمہارے
مسلمان بھائی جنات ہیں اور پھر میرے پاس نبیذ تھی اسکو آپ نے

نوش فرمایا اور باقی سے وضو کیا پس نبیذ سے وضو کرنا بلا نزاع صحیح ہے مگر بعض اہل خواہش نے اپنی مرضی کے موافق اسکی تاویل کی ہے جسکو اس کی تحقیق منظور ہو وہ ہماری کتاب منائب المذاہب میں ملاحظ کرے ۔

اور زعیم بن بلعام کا قصہ بھی نہایت عجیب ہے اُس نے یہ چاہا تھا کہ دریائے نیل کا منبع دریافت کرے اور چلنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت خضر سے اُس کی ملاقات ہوئی اور خضر نے ان سے کہا کہ اب عنقریب تم ایسے اور ایسے مقام میں پہونچو گے چنانچہ زعیم ایک پہاڑ کے پاس پہونچا جس میں ایک برج یاقوت کا چار ستونوں پہ کھڑا تھا اور دریائے نیل اس برج کے اندر سے آرہا تھا اور اس پہاڑ میں ایسے میوے تھے جو کبھی خراب نہ ہوتے تھے زعیم کہتے ہیں پھر میں اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اُس کی پرلی طرف میں نے بڑے بڑے عالی شان محل اور باغ دیکھے اور کہتے ہیں میں ایک بوڑھا شخص تھا اور بال میرے سفید تھے پس ایک ہوا اس طرف سے ایسی آئی کہ میرے تمام بال سیاہ ہو گئے اور میں نئے سرے سے جوان ہو گیا پھر اس باغ میں سے آواز آئی کہ اے زعیم یہاں ہمارے پاس آجاؤ کیونکہ یہ متقیوں کا مکان ہے کہتے ہیں مینے اس آواز پہ جانے کا قصد کیا مگر خضر نے مجھکو پکڑ لیا اور جانے نہ دیا

اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ کے اس فرمان کا راز ہے کہ سات نہریں جنت میں سے ہیں جیحون اور سیحون اور دجلہ اور فرات اور نیل اور ایک چشمہ بروں میں اور مقدس ہیں چشمہ سلوان کیونکہ اسی سے زمزم کا پانی ہے

اور اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بلوقیا اور عفان کا واقعہ ہے اور یہ بہت طول طویل واقعہ ہے ہم اسکی طرف صرف اشارہ کئے دیتے ہیں یہ دونوں

سفر کرتے ہوئے اس جگہہ پہونچے جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تابوت
رکھا تھا پس اسکو دیکھتے ہی بلوقیا نے دوڑ کر ہاتھ بڑہایا کہ حضرت سلیمان کے
ہاتھہ میں سے انگوٹھی اتارلی اور جو سانپ کہ اس انگوٹھی پر موکل تھا اُس نے
اسپر ایسی پھونک ماری کہ یہ جلکر راکھہ ہوگیا عفان نے ایک قارورہ مار کر
اسکو زندہ کیا اور اس نے تین بار اسی طرح کیا کہ جب یہ ہاتھہ بڑہائے تو
سانپ پھونک ماری اور یہ جلکر راکھہ ہوجائے یہانتک کہ جب چوتھی مرتبہ بھی
یہ راکھہ ہوگیا تب عفان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ شیطان نے ہلاک
کردیا شیطان نے ہلاک کردیا سانپ نے اُسکو آواز دی اور کہا کہ تو یہاں
آ اور تجربہ کرلے یہ انگوٹھی سوا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے ہاتھہ
میں نہ جاوے گی اور ان سے تو کہہ دیجو کہ فرشتوں نے تمہاری اور تم سے
پہلے انبیا کی فضیلت میں اختلاف کیا تھا پس خدا نے تم کو اور انبیا پر اختیار
کیا پھر عفان نے کہا کہ اس سانپ نے مجھکو حکم کیا اور میں وہ انگوٹھی اتارکر لے
آیا اور آپ کی نذر کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی لیکر حضرت علی کو دی
حضرت علی نے اُس کو اپنی کن انگلی میں پہنا اسیوقت پرندہ اور جنات اور آدمی
سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور در رباط جنی بھی آیا اسکا قصہ بہت
طویل ہے پھر جب نماز کا وقت ہوا اور لوگ نماز میں مشغول ہوئے تو جبریل سائل
کی صورت بن کر صف کے اندر چلے گئے لوگ اس وقت رکوع میں تھے اور حضرت
علی نے انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً اڑکر جبریل کے ہاتھہ میں چلی گئی تمام
فرشتوں میں حضرت علی کی اس سخاوت سے ایک شور برپا ہوگیا اور جبریل نے
آنکو مبارکباد دی اور کہا اے اہل بیت رسول خدا نے تم پر انعام کیا

تم وہ لوگ ہو کہ خدا نے تم سے ناپاکی دور کرکے تم کو بالکل پاک کر دیا ہے ۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر حضرت علی کو دی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ ہم دنیا کی اس فانی نعمت کو لیکر کیا کرینگے جس کے حلال کا حساب ہے
اور حرام کا عذاب ہے
اور اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ پھر حضرت علی معاویہ سے دنیا کیواسطے
کیوں لڑے اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت علی معاویہ سے حق پر لڑے جو
آپ کے واسطے تھا۔ اور لیکن تحکیم پس باطل اور غیر صحیح ہے کیونکہ تحکیم
موجود اور محدود اور معروف اور معلوم غیر مجہول پر ہوتی ہے یہ فقہ اور
شرع ہے پھر تم جو کچھ چاہو کہو اور اگر اس معاملہ کی تفصیل دیکھنی ہو تو
ہماری کتاب النسیم لیتسنیم میں دیکھو۔ اور قصص ذی القرنین کا دیکھنا بھی
کافی ہے اور ابن ابی الدنیا کی کتاب ریاض الندیم بھی بہتر ہے اور کتاب
الاقالیم اور کتاب مسالک والممالک اور کتاب ماوردی موصلی سب اچھی
ہیں اور اگر تم کو افلاک کی وسعت اور ایک کا دوسرے سے تفاوت معلوم
کرنا ہو تو جانو کہ زمین کی وسعت کو کوکب ایک شب قطع کرتا ہے اور فلک
ہوائی کو قمر ایک مہینہ میں قطع کرتا ہے پس دیکھ لو کہ ایک مہینہ اور ایک
شب میں کیا فرق ہے پھر اس کے اوپر فلک زحل ہے جسکو چھتیس ۳۶ سال
میں قطع کرتا ہے پھر اس کے اوپر کرسی اور عرش ہے اور یہ آٹھوں جنتوں کی
سقف ہیں جن میں سے ہر ایک جنت کا عرض آسمان اور زمینوں کی برابر
ہے پس تم اپنی دلیل کو اس مساق مذکور سے حاصل کر لو۔
اور تیری ناقص ہمت کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی طرح بلند ہی نہیں ہوتی اور نہ

تو اسکو سعادت کا لباس پہناتا ہے بلکہ تو اپنے نفس کی پرورش میں ہمہ تن
مشغول ہے پس تو اس شخص کی مثل ہے جو ایک گدھے کے عشق میں قافلہ
سے پیچھے رہ گیا اور قزاقوں نے اسکو لوٹ لیا۔
یہ دنیا عالم خواب ہے اور انبیا علیہم السلام اس خواب کی تعبیر دینے والے ہیں
اور اس تعبیر کا راست و دروغ تم کو بیدار ہونے کے بعد معلوم ہوگا کیا
تم نے یہ اشارہ نہیں سنا کہ لوگ سوتے ہیں پس جس وقت مرینگے تو بیدار
ہوں گے۔ پھر جسوقت مرتے ہیں تو بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا میں تیری
مثال ان دو بچوں کی سی ہے جو ایک پیٹ میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے
سے کہتا ہے کہ اب ہم عنقریب یہاں سے نکلکر ایک دوسرے عالم میں پہنچیں
گے اور جب یہ تولد ہو جاتا ہے اور دنیا کی کشادگی کو دیکھتا ہے تو کیا
یہ اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ پھر ماں کے پیٹ کی تنگی میں واپس جائے
ہرگز نہیں اور اسی طرح جب تو آخرت کی کشادگی کی طرف نکلے گا تو پھر
تجھ کو دنیا کی طرف واپس ہونا خوش نہ معلوم ہوگا۔ اور تیرے مولا کے
دروازے میں تیری مثال اس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کی خدمت میں
جانا چاہتا ہے اور وہ بھوکا ہے پھر اس نے بادشاہ کے دروازے پر
کتا اور روٹیاں دیکھیں اور کتا اس کو اندر جانے سے روکتا ہے پس
اگر اس شخص کی ہمت بلند ہے تو یہ روٹی کا خیال چھوڑ کر بادشاہ کی خدمت
میں حاضر ہوتا ہے اور جس وقت کتا روٹی کھانے میں مصروف ہوتا ہے
فوراً یہ شخص اندر داخل ہو جاتا ہے اور اگر اسکی ہمت اپنے پیٹ کی طرف
متوجہ ہوئی ہے تو یہ روٹی کھانے کی طرف سبقت کرتا ہے اور پھر کتا

اس کو اندر داخل ہونے نہیں دیتا اور روٹی اس کے پیٹ میں متعفن ہو کر تھوڑی دیر میں اسہال پیدا کرتی ہے۔ پس تیری دنیا روٹی اور شیطان کتا ہے تجھ کو بادشاہ کی حضوری سے روکتا ہے پس تجھ کو لازم ہے کہ روٹی کتے کی طرف پھینکدے اور خود آرام سے بیٹھکر اعلےٰ درجہ کے اعمال میں مصروف ہو تا کہ ان کا نیک بدلہ قیامت کے روز تم کو ملے اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک جماعت ظلمات میں داخل ہوئی اور وہاں کے حال سے واقف شخص نے کہا کہ یہاں کے کنکر پتھر لیلو تم کو فائدہ ہوگا پس جس شخص نے اسکی بات پر یقین کیا اس نے پتھر اٹھا لیئے اور جس نے یقین نہ کیا اس نے نہ اٹھائے یہانتک کہ جب یہ لوگ ظلمات سے باہر آئے اور ان کنکروں کو دیکھا تو سب کے سب جواہرات اور موتی تھے پس جنھوں نے لئے تھے وہ تو خوش ہوئے اور جنھوں نے نہیں لیئے تھے وہ حسرت میں رہ گئے پس یہی صورت دنیا میں تیرے اعمال کی ہے کہ یا تو غفلت کرکے تو غلام ہو جائے گا اور یا عمل کرنے سے تجھ کو خدا کی طرف سے سلام اور تحیہ ملے گا پس لازم ہے کہ تو اپنا تکبر چھوڑ دے اور کم کھانا اختیار کرے اور پیٹ کو پاک و صاف بنائے اور نیند سے آنکھوں کی حفاظت کرے امید ہے کہ جب تو ایسا کرے گا تو تیری برائی دور ہوگی اور دین تیرا پورا ہوگا اور قیامت کے روز ہر ایک نعمت کا تم سے حساب لیا جائیگا کیا تم نے نہیں سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا نے ایک بار جو کی روٹی اور کھجوروں کے پیٹ بھر کر کھانے کا حساب لیا ہے اور انکو تنبیہ کی ہے چنانچہ ان سے فرمایا ہے[ل] وَلَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

ل البتہ اس دن تم سے نعمتوں کی بابت سوال کیا جائے گا۔

فصل

بلند ہمتی کے بیان میں

معلوم ہو کہ ہمت ہمت والے کا اپنے دل کو حصول مقصد کے واسطے جمع کرنا اور خاص اسی کی طرف متوجہ ہونا ہے اور ہمت والا اپنے حصول مقصد میں اغراض متفرقہ کا ارادہ نہیں کرتا ہے اور جو ایسا کرتا بھی ہے سو اس سے ایک کام کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا

ہمتیں نفس کی شاخیں ہیں جسکا نفس بلند ہوتا ہے اسکی ہمت بھی بلند ہوتی ہے اور جسکا نفس پست ہوتا ہے اس کی ہمت بھی پست ہوتی ہے۔ دیکھو رذیل لوگوں کی ہمتیں جیسے بھنگی چمار وغیرہ میں انکی حیثیت کے موافق ہوتی ہیں اور جو بات کہ ازل میں انکے واسطے مقدر ہوچکی اور ان کے خمیر میں پڑ چکی ہے اس سے تجاوز نہیں کرتیں اور جبکہ تمہارا معشوق ملک ہے پس تم کو ہرگز خسیس اور ذلیل باتوں سے الفت نہ کرنی چاہیئے کیونکہ ملک وسلطنت نام ونسب پر موقوف نہیں ہے بلکہ بلند ہمتی پر موقوف ہے چنانچہ جو فیض کہ سب سے پہلے نفس کلی سے صادر ہوا ہے وہ علماء اور بادشاہوں کی ہمتیں ہیں اور پھر جوں جوں فیض دور ہوتا گیا ہمتیں رذیل ہوتی گئیں جیسے کہ انسان کے بعد حیوانات رذالت میں ایکدوسرے سے بڑھتے چلے گئے ہیں اور ہر ایک نے اپنی ہمت کے موافق اپنا کھانا پینا اور طرز وروش پسند کیا ہے چنانچہ کوئی اناج وغلہ وغیرہ سے پیٹ بھرتا ہے اور کوئی بھس وگھاس کھاتا ہے اور کوئی نجاست پر قناعت کرتا ہے۔ ذی القرنین کے قصہ میں غور

کرو کہ یہ پیلانہ کے بیٹے اور باپ اُن کا جولاہا تھا اپنی بلند ہمتی سے یہ سلطنت
کے فکر میں مصروف ہوئے اور صنعت وغیرہ کاموں کو پسند نہ کیا اور ان جیسے
دنیا میں بہت لوگ ہوئے ہیں اور متقدمین نے اپنی بلند ہمتی سے علم موسیقی
ایجاد کیا ہے کہتے ہیں کہ اسکا الحان افلاک کی گردش کے الحان سے لیا گیا ہے
کیونکہ گردش افلاک سے عجیب و غریب نغمے اور آواز ان پیدا ہوتے ہیں اور ہوسے
وادریس اور دیگر لوگوں سے منقول ہے کہ عود باجا اس پرندہ کی تشبیہ بنایا گیا ہو
جو پہاڑ میں معلق رہتا ہے اور اسکی ناک میں اس قدر سوراخ ہیں جیسے عود
میں ہوتے ہیں۔

اور یہ باتیں ہمت کی فروعات سے متعلق ہیں اور بغیر ہمت کے مقصد کا حاصل
ہونا دشوار ہے علمار کے مقصد کا حاصل ہونا درس و تدریس کی مواظبت اور
فاقہ و صبر کے ساتھ ہے اور سلطنت کے مقصد کا حاصل ہونا ان باتوں کے
ساتھ ہو جو سلطنت کو جذب کریں اور اگر تم یہ کہو کہ یہ سب امور تقدیر سے
متعلق ہیں جسکی تقدیر میں ہوتا ہے وہی پاتا ہے ورنہ ہر چند کوشش کرے
کچھ نہیں ہوتا بندہ کی پیشانی پر جو کچھ لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا۔ بیشک
یہ تمہاری بات سچی ہے کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہی پیش آیگا پس اسوا سطے
تم کو چاہیئے کہ عزت کی تلاش میں جان و دولت کے ساتھ نہ مرد معاویہ کا
قول تمنے سنا ہوگا کہتا ہے بلند کاموں کا ارادہ کرو تاکہ ان کو پالو دیکھو
میں خلافت کے لائق نہ تھا مگر میں نے اسکی ہمت کی لیس اسکو پالیا

ہمنے کتاب سر خزانہ الہدی میں ایک حکایت نقل کی ہے اور یہاں بھی اس
کو بیان کرتے ہیں کہ کسی شہر کا بادشاہ مرگیا اس کے امیروں وزیروں نے

شہر کو اندر سے بند کر لیا اور کہا ہم اس شخص کو بادشاہ بنائیں گے جسکی
کلائی میں چمکدار نور کی علامت ہو چنانچہ ایک فقیر انکے پاس آیا اور اس کی
کلائی میں نور کی ویسی ہی نشانی تھی جو پہلے بادشاہ کی کلائی میں تھی
وزیر نے اس فقیر کو خوب غور سے دیکھا اور اپنا بادشاہ بنا لیا پھر ایک روز
وزیر اسی بادشاہ کے پاس عود قماری کی لکڑی کے برتن میں کچھ چیز رکھ
کرلے گیا بادشاہ نے پوچھا کہ اے وزیر یہ لکڑی کہاں سے آتی ہے وزیر
نے کہا حضور ایسی لکڑیاں کثرت کے ساتھ ہماری دریا میں کہیں سے بہ کر
آجاتی ہیں بادشاہ نے کہا تم جلد اس بات کو تحقیق کرو کہ یہ لکڑیاں کہاں
سے آتی ہیں ورنہ تم کو وزارت سے معزول کیا جائے گا وزیر اسی وقت
کشتی میں بیٹھکر دریا میں روانہ ہوا اور پھر ایک پہاڑ پر چڑھ کر اس کے پرلی
طرف اترا اور دیکھا کہ بہت سی لوگ اس پہاڑ میں گوشہ نشین اور عبادت
میں مصروف ہیں وزیر نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کس واسطے اس قدر مجاہدہ
وریاضت کر رہے ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ سب سلطنت کی طالب اور ایک
سال کامل اس کے واسطے مجاہدہ کرتے ہیں اور جوان میں سے ترقی کرتا
ہے اسکی کلائی پہ ایک نورانی داغ ہو جاتا ہے پس وہی سلطنت کا مستحق
ہے وزیر اس حال کو دریافت کر کے بادشاہ کے پاس آیا اور سارا قصہ
بیان کیا بادشاہ نے کہا اے وزیر کسیکو حقیر نہ سمجھیو ورنہ تو خود حقیر ہوگا
بلکہ تجھ کو سفر اور عمل کرنا چاہیئے تاکہ تیرا ذکر خیر کیا جائے۔ پس یہ مجاہدہ
کرنا اور بھوکے رہنا بلند ہمتی کی بات ہے پھر کہا کہ تو جوشن اور خود کو دیکھ
کر خوش نہ ہوجیو اس کے اندر لڑکیوں کے سے دل ہوتے ہیں

اور خود تم نے اپنی آنکھ سے استقرار اور جادو اور کہانت میں بلند ہمتی کا
کرشمہ دیکھ لیا ہوگا اور اگر تم کرامات کا ظاہر کرنا چاہو تو فاقہ اور علم اور خلوت
اختیار کرو اسرار کائنات کی علامات تم پر منکشف ہونگی۔ مجھ سے بیان کیا گیا ہو
کہ مغرب میں ایسے لوگ ہیں جو مسلمان جنوں کو عزائم کے زور سے مسخر کر لیتے ہیں
اور اس کے متعلق مفصل بیان ہمنے کتاب خزانہ سر المدی میں کیا ہے
اس میں تلاش کر کے حصول مقصد میں کوشش کرے۔ کتاب سر العالمین
کا یہ حصہ ختم ہوا اب اس کے آگے دوسرا حصہ شروع ہوگا اور وہ بھی امام
حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ کی تصنیف سے ہے

مقالہ ابن سینا پر رد کے بیان میں

اور جب یہ خیال ابن سینا کے دل میں سمایا بایں طور کہ اس نے کہا کہ شمس اور
کل کواکب جماد ہیں اور نوران کا فیاض ہے نہایت شوق سے اس خیال
کو اس نے مضبوط پکڑا اور بغیر برہان کے اسکا کلام ہرگز نہ چلا اور عقلی
اور نقلی دلائل اس کے خلاف میں واضح طور سے موجود ہیں چنانچہ نقلی دلائل
یہ ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ اور خسوف قمر کے
متعلق حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْهُ جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ قمر اسوقت تنگی میں ہوتا ہے اور اس کے الم کو محسوس کرتا ہو

ف کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا کو سب سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج
اور چاند اور ستارے اور پہاڑ ۱۲ ف یعنی اے اللہ اسکی سختی کو کھولدے ۱۲

اسی واسطے اس کے بیٹے کشادگی کی دعا فرمائی ہے
پھر ابن سینا اسکی تعلیل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بیان شمس وقمر وغیرہ کے سجدہ کا
اُن سے زبان حال کے طور پر ہے اور یہ وجہ دلیل کی نہیں ہے کیونکہ سجدہ خلاف
کلام کے ہے اور پہاڑ کا سجدہ اسکا سایہ ہے
اور یہ آیت فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا اس میں فَالْمُدَبِّرَاتِ نہیں فرمایا ہے فاعل اور مفعول
میں فرق کے واسطے اور اگر مفعول ہوتا تو مرکز یا محل قابل اسکے واسطے نہ ہوتا
پھر خداوند تعالی نے قسم کھائی ہے اور فرمایا ہے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور بروج
مقامات ہیں جن میں فاعل واقع ہوتا ہے نہ مفعول کیونکہ فاعل وہ معنے ہیں
جن سے انکے مفعول کی توجیہ ہوتی ہے صحیح اخبار احادیں وارد ہے کہ فرشتے
سورج کو برف کے پہاڑوں میں کھینچتے ہیں اور اسکی تقدیس اور تحمید سنتے ہیں
اور اگر سورج جماد ہوتا تو خداوند تعالی قرآن شریف میں اس قدر اس
کی قسمیں نہ کھاتا اب ہم عقلی دلائل بیان کرتے ہیں ارباب نقل اور اہل نجوم کا ہر
بات پر اجماع ہے کہ شمس فلک کا حاجب ہو کیونکہ اسکی امر و نہی مشاہدہ کی
جاتی ہے اور یہ ذات فلک میں انخراق کرنے والا ہے اور پھر کرہ سفلی پر بھی
اسکی حکومت ہو اور ہر ایک نہ ... و عالم اسکے آثار و افعال کو مشاہدہ کرتا ہے
اور جو اسکا انکار کرے وہ جاہل ہے اور دلیل و برہان حقیقت حوف پر قطعی
حکم لگاتی ہے پس نقص ایک چیز کا مستدل ہے اور پر حملہ کے اور جبکہ اعتراض
واقع ہو اور وحانیات اور جسمانیات میں مجالست کہاں رہی یہانتک کہ وہ اپنی
طبیعتوں سے اہل کون و فساد کے عالم میں اثر کریں پس جواب کو اس کے ارباب
کے واسطے ظاہر کیا ہے اور وہ اور اس کے پہنچنے والے میں کیا مناسبت ہے

حبس کے سبب ہے دوا تاثیر کرتی اور اسہال لاتی ہے کہتا ہے اسلیئے کہ سب چار
طبائع سے مرکب ہیں پس جب جواب صحیح ہوا کہ عناصر اصلیہ نے اثر کیا ہے
حال ہیں بالکلیہ اور ایسے ہی نفس جو بدن سے خارج اور منفصل ہے اس کا
نفس اس ہوا سے ماخوذ ہے جو دورہ فلکیہ سے جرم متخلل کے ساتھ متصل
تھی پس یہ تشبیہ دور کا ہے جیسے پنکھے کے ساتھ ہوا چلی جاتی ہے پس اگر
ہوا پنکھے سے ہو تو یہ باطل ہے اور اگر تم سے ہو تو پھر جو چیز تم سے ہے وہ
تمہارے ساتھ کیسے منفصل ہو سکتی ہے بلکہ اس کے اندر راز یہ ہے کہ ٹھیری ہوتی
ہے اور پنکھا اسکو ہلاتا اور جدا کرتا ہے اور جب ہوا تم سے جدا ہو کر ٹھنڈک
پاتی ہے تو پھر اسکو تمہاری طرف پہونچاتی ہے اور اسی طرح کل مقامات اور حمام
میں ہوتا ہے۔
پس جبکہ نسبت صحیح ہوئی تو بغض و محبت کا تصور ہوا جیسا کہ ایک قوم سے
خیال کو قوی کیا پس وہ اس سے مخاطب ہوئی اور قرآن شریف سے لعالم
روحانیہ کا مقابلہ مشاہدہ کیا گیا ہے اور برہان اسکی اہل خیبر کے نزدیک موجود
ہے اور اے منطقیو تم یہ کہتے ہو کہ فلک اچھے اچھے نغموں کے ساتھ تسبیح
پڑھتی ہے پس کواکب تمہارے نزدیک فلک کی روح ہیں پھر جبکہ زندگی بدن
کے اندر موجود ہوئی تو روح کے بطریق اولی موجود ہونی چاہیئے۔ یہ تلویح
کافی ہے جیسے کہ لطیف شربت لطیف خلط کے شروع میں عمل کرتا ہے اور
جب خلط زیادہ ہوتی ہے دوا کی بھی زیادہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور
پھر جب کہ دونوں عالموں کے درمیان میں نسبت کا سبب ہوا کے ساتھ
صحیح ہوا تو عشق اور بغض اور امر و نہی اور وصل و فصل مالک سے واسطے مملوک

کے صحیح ہوا کیونکہ اعلیٰ جانب اسفل سے زیادہ کشادہ ہوتی ہے اور اعلیٰ جانب
کے رہنے والے روحانی عالم اسفل کے حاکم ہیں کیونکہ بادشاہ کی نزدیکی کے
سبب سے پہلے فیض انہیں کو پہونچتا ہے اور اس کے متعلق دفع دخل کے
واسطے قرآن نے توضیح فرمائی ہے عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ عند کا لفظ تقریب
کا ہے اور اہل لغت اس عندیت کے معنے انتہا عقول کے لیتے ہیں پس جب
یہ بات تمہارے نزدیک صحیح طور سے ثابت ہوگئی تو اب تم کو اس عالم اعلیٰ کی تمنا
کرنی چاہیئے اور مشغلات فاسدہ کو ترک کرکے مجاہدہ کے ذریعہ سے ترقی کرو
اور جب تک کہ تم اسی عالم اسفل میں مقید ہو اپنے نفس کو کیسے عزت کی نظر سے
دیکھ سکتے ہو پس تم کو لازم ہے کہ عالم بالا کی طرف توجہ کرو اور اپنی ہمت
کے ساتھ جسم کے مرکب کو قطع کرو تاکہ روح اپنے عالم سے متصل ہوجائے
بسبب اس قدیم عشق کے جو اس کے اندر موجود ہے ۔

فصل زہد کے بیان میں

چونکہ لغت میں زہد کے معنے کسی چیز کے واسطے ترک کرنے کے ہیں اس
سبب سے ہر شخص نے اپنے خیال کے مطابق زہد اختیار کیا پس ایک طائفہ
نے تو آخرت کے واسطے زہد کیا اور ایک گروہ نے دنیا کے واسطے زہد کیا
اور ایک گروہ نے نہ آخرت کے واسطے کیا نہ دنیا کے واسطے بلکہ ان دونوں
کے مالک یعنے خدا تعالیٰ کے واسطے زہد کرتے ہیں اور یہ تیسرا طریقہ نہایت
سخت و دشوار ہے کیونکہ نفس آخرت کا بیان سنکر خوش ہوتا ہے اور راحت
پاتا ہے اور جس نے سب کو ترک کیا اور یہ بھی نہ جانا کہ کس چیز میں اس نے

رغبت کی ہو پس وہ مذبذب ہوا اور یہ مرض بالکلیہ ہے اسکی دوا ضرور چاہیئے اور
دوا اسکی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب نفوس نے اس بات کو جان لیا کہ زمین پر جو
چیز ہے ضرور وہ زائل ہونے والی ہے پس پاکیزہ نفوس نے ان چیزوں کو اپنے
اختیار سے بغیر کسی مجبوری کے ترک کر دیا اور مجبورًا ترک کرنا ایسا ہے جیسے فقیر
یا بوڑہا آدمی ایسے گناہوں کو ترک کرے جنکو کر نہ سکتا ہو اور یہ طلاق مکرہ سے
مشابہ ہے اور جبکہ عقلاء نے اس بات کی طرف نظر کی کہ جو عمر گذر گئی اس میں کچھ
مزہ نہ رہا اور جو باقی ہے اسکو دوام اور ہمیشگی نہیں ہے تب یہ لوگ بطریق منازعہ
کلیہ کے ترک دنیا کی طرف رجوع ہوئے اور اس شخص کی مثل بنگئے جس نے دوا
کی تلخی پر جلد صحت پانے کی امید میں صبر کیا اور اسکی اغراض فاسدہ مثل اس
مکان کے ہیں جسکے اوپر دھواں محیط ہوا اور اُس کے اندر موذی جانور اور
گزندہ بھری ہوئی ہوں پس اس کے مالک اسکی صفائی اور ستھرائی کرنے اور
اس کے ضرر دور کرنے کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ آنکھ کا دہونا اور پاک کرنا اسکو
جہکانے اور اودہر اودہر نہ ڈالنے اور رونے کے ساتھ ہے اور زبان کے اندر
جو ناپاکی ہے اسکو ذکر اور استغفار اور ندامت اور اعتذار کے ساتھ دہونا اور
پاک کرنا چاہیئے اور جبکہ تم کو یہ بات معلوم ہے کہ لشکر بادشاہ کا مطیع حکم ہوتا
ہے۔ پس نفرت کے بعد فورًا ہی وہ واپس بھی آجاتا ہے مگر سارا خوف اور اندیشہ
بادشاہ کی طرف سے ہو کیونکہ جب فساد اُس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تو پھر رعیت
کا ٹہکانا نہیں رہتا اسکی خرابی سے ساری رعیت خراب و برباد ہو جاتی ہے۔
اور جب تک عقیدہ سالم ہے تو اعضا کا علاج نہایت قریب اور سہل ہوتا ہے
جیساکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ابن آدم کے بدن میں ایک گوشت کا

ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب وہ فاسد ہوتا ہے تو سارا بدن فاسد رہتا ہے پس سب سے بڑا تمہارا زہد یہ ہے کہ جب تم اس بزرگ طریقہ میں قدم رکھو تو نفس طاہرہ اور جسم کے درمیان میں شہوتوں اور لذتوں کا ترک واقع کرو اور جب نفس انکو اپنے معشوق کی خاطر ترک کردیگا تو ان سے جدا ہوکر ان کی طرف سے صبر کرے گا اور اپنے معشوق سے جدا نہ ہوسکیگا اور اگر پہلے اس نے مجاہدہ وریاضت کا کچھ شوق کیا ہے تب اسکی طرف میل کرنے سے طبائع اربعہ پر یہ نفس فوقیت لیجا کر اعلےٰ مرتبہ میں مقرب فرشتوں سے متصل ہوگا اور پاک لوگوں کی ہم نشینی کے ساتھ انوار قرب کے فیض سے مستفیض ہوگا اور ان کی لذت اس کو کھانے پینے کی کل لذتوں سے افضل معلوم ہوگی جیسے عاقل بادشاہ کی ہم نشینی اور قرب سے اپنا حصہ لیتا ہے اور عقلی لذتیں جو علم اور مطربات کے سننے سے حاصل ہوتی ہیں وہ اکل و شرب کی لذتوں سے بدرجہا بڑھ کر ہوتی ہیں اور پھر انہیں انوار وفیوض و برکات کے ساتھ نفس نویں آسمان کو طے کرکے اس مقام انوار میں پہونچتا ہے جہاں نہ دن ہے نہ رات ہے کیونکہ دن رات کو خداوند تعالیٰ نے گردش فلک کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور خیر وشر کے قضیے انہیں پر مرتب ہوتے ہیں۔ دوسرا فلک قمر کا مرکز ہے اور قمر اسکو ایک مہینہ کی مسافت میں قطع کرتا ہے جیسے کہ اول ایک شب و روز میں قطع کیا تھا اور ایسے ہی چوتھا فلک شمس کا مرکز ہے جسکو شمس ایک سال میں قطع کرتا ہے اور پھر اسی طرح سب افلاک کو انکے کواکب قطع کرتے ہیں یہانتک کہ ساتویں فلک کو زحل قطع کرتا ہے اور پھر اس کے اوپر آٹھواں اور نواں آسمان ہے اور اے غافل تو اونا اور تنگ

ہی منزل میں منہمک ہو رہا ہے کجنہ کو یہ خبر نہیں کہ اگر تو کوشش کرے تو یہ پاک روح
تیری نویں آسمان کے اوپر جسکو اصطلاح شریعت میں کرسی کہتے ہیں فرشتوں
کی ہمنشین ہو سکتی ہے اور وہ مقام عیوب اور امراض اور ہر ایک طرح کی علت اور
فنا و زوال سے بالکل پاک و منزہ ہے اور اسکا سبب ظاہر یہ ہے کہ ہم فنا کو
دیکھتے ہیں کہ وہ سوا اس کرہ خاکی کے رہنے والوں کے اور کسی کے پاس نہیں
جاتی ہے کیونکہ اسی کرہ میں رات اور دن کے احوال متغیر ہوتے ہیں اور یہ
یہ برہان بھی اس دعوی پر موجود ہے کہ نیرین اور کواکب باوجود دائرہ سفلی سے
قریب ہونے کے باقی ہیں پھر جو چیزیں کہ ان سے اوپر ہیں وہ
تو اور بھی زیادہ قائم و دائم ہیں اور جبکہ یہ بات جائز ہے کہ ہر دو آسمانوں کے
درمیان میں میدان اور کشادگی و وسعت ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ نویں آسمان
کے پرے بہت بڑی کشادگی اور وسعت ہو اور چونکہ انوار قدسیہ سے وہ مقام
بہت نزدیک ہو اس سبب سے وہ بڑی بزرگی اور بخشش ہوتی ہے اور ارباب
نقل کے نزدیک جب یہ بات مسلم ہوئی کہ جرم ناری غیر جرم شمس ہے کیونکہ
جرم ناری کیواسطے اعراض فاسدہ مثل دہوئیں وغیرہ کے ہونے کی ضرورت
ہے پس وہ ارواح خبیثہ کا مسکن ہوا کیونکہ حب دنیا نے انکو بھاری کر دیا
ہے اور جب وہ محل اعلے کی طرف ترقی کرنے کا قصد کرتی ہیں جب ہی عالم
اسفل کا شوق انپر غالب ہو کر ان کو نیچے دہکیل دیتا ہے اور یہی اس آیت
کا مضمون ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ وَرَآءَ ظَھْرِہٖ اور جو روحیں حب دنیا
سے پاک ہوتی ہیں وہ اپنے شوق کے ساتھ محل اعلے میں ترقی کر جاتی ہیں
اور یہی اس آیت کے معنے ہیں وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ

پس سب ظلمتوں سے بڑہکر نفس کی وہ ظلمتیں ہیں جن سے یہ تجاوز نہیں کرسکتا ہو اور یہ اسکا وہ طائر ہے جسکو وہ چہوڑکر بہاگ نہیں سکتا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ

اور جبکہ یہ براہین صحیح ہوگئیں تو یہ بات ثابت ہوئی کہ وہاں ایک نعمتوں کا گہر ہے جس میں خدا نے اپنے دوستوں کے واسطے نور اور حور و قصور اور قطوف دانیہ اور غرف عالیہ سے بے حد و نہایت مہیا کیا ہے پہر جو شخص یہ خیال کرے کہ وہ دار القرار کا درہم اور دینار کی محبت کے ساتہہ مالک ہوگا تو یہ خیال اسکا باطل ہے۔ زہد کا سب سے بڑا درجہ نفس کا جسم کے اندر زہد کرنا ہے تاکہ اسکی ظلمتوں کو قطع کرکے اسکی لذتوں اور خواہشوں کو ترک کرے اور اس کے اندر جو مصائب و شدائد اسکو درپیش ہوں ان سب کو گوارا کرے پس جب وہ ان خواہشوں کو چہوڑ دے گا تب اس کے اندر نیک باتوں کے آنے کی گنجایش ہوگی چنانچہ سب سے پہلے مرید جن اخلاق ذمیمہ سے اپنے نفس کو پاک کرے وہ یہ ہیں طمع تکبر بخل ریا اور حسد ان اخلاق ناپاک کو نفس کے کتے اور درندے اور سانپ و بچہو سمہنا چاہیئے جب بندہ مرجاتا ہے تو یہ سب درندے اور گزندے اپنے اپنے بہٹوں اور بلوں سے نکلکر نفس کو تکلیف اور عذاب پہونچاتے ہیں اور جہل کو بڑا اژدہا اور سم قاتل سمہنا چاہیئے۔ پس جب نفس ان اخلاق ذمیمہ سے پاک ہوکر اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہوتا اور زہد کے ابتدائی درجہ میں پہونچتا ہے اور نور عقل کے بازو قوی ہوتے ہیں اور دریائے یقین میں یہ طیرنے لگتا ہے راستی کا قاصد اس کے دل سے غفلت کا پردہ اٹہا دیتا ہو

پس در اصل روز آخرت کا یہی توشہ بھروسہ ہے اور نفس کو جس بات کی عادت ڈالو
اسی سے اسکو الفت ہوجاتی ہے بلکہ اسکا عاشق و گرویدہ ہوجاتا ہے نفس کو
طبایع اربعہ سے کیا نسبت کہ وہ انکی طرف بالکل ہی مائل ہوجائے نفس سماوی
ہے اور یہ ارضی ہیں جو الفت کہ ان کے درمیان میں ہے یہ فقط ہم صحبتی کے
سبب سے ہے پھر جسوقت سوار اپنی سواری سے جدا ہوتا ہے تو سواری کو آرام
ملتا ہے پس بدن روح کا مرکب یعنے سواری ہے اور اگر تم اسکو روح کا محبوب
بناؤگے تو پھر یہ روح کے ساتھ رہے گا اور کبھی اُس سے جدا نہ ہوگا اور سکرات
موت میں جو سختی روح کو درپیش ہوتی ہے وہ صرف بدن کے ساتھ اُس کے
عشق ہی کے سبب سے ہوتی ہے کیونکہ روح اس کے سوا کسی کو اپنا محبوب
نہیں جانتی ہے لہذا اسکی مفارقت روح کو گوارا نہیں ہوتی اور روح کا بدن
سے اس درجہ عشق کرنا بالکل روح کی خطا ہے اور بادشاہ کا قرب ہر حال میں
بہتر ہے پس تنہائی کی اشد ضرورت ہو تو اپنے اختیار سے اسکی عادت ڈالنی
چاہیئے دنیا میں زاہدوں کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ ان کے در پر
حاضری دیا کریں جیسا کہ شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ زاہدوں نے
دنیا کی عزت اور آخرت کی نعمت کے ساتھ کامیابی حاصل کی اگر تم شریعت
کے قائل ہو تب تو تم کو طریق محمدی کا پابند ہونا چاہیئے اور اگر تم اہل عقل کے
طریق پر ہو تو افلاطون اور سقراط کا طریق اختیار کرو - اور جبکہ تم کو یہ بات
معلوم ہے کہ شہد مکھی کا جمع کیا ہوا ہوتا ہے اور بڑا قیمتی کپڑا جو حریر ہے کیڑے
کے لگے ہوئے جالے سے بنتا ہے اور سب سے عمدہ پینے کی چیز دنیا میں پانی
ہے اور پینے والے اس میں ایک طریقہ پر ہیں - پھر گھوڑا ہے اور سوار اس کا معذور

ہے پھر عورتیں ہیں اور ان کے ساتھ جو مشقت اور تکلیفیں ہیں وہ ظاہر ہیں۔ پھر چاندی اور سونا ہیں جو ایک قسم کے پتھر ہیں اگر کل بادشاہ ان کے سنوخ کرنے پر متفق ہو جائیں تو ان کی کچھ قیمت نہ رہے اور باوجود ان سب باتوں کے تم یہ سمجھتے ہو کہ ان ساتوں باتوں کے ترک کرنے سے تم کو زہد حاصل ہو جائے گا جو یہ ہیں مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالنِّسَاءِ وَ الْبَنِيْنَ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ اور تم کو یہ خبر نہیں کہ سات چیزیں پوشیدہ تمہارے اندر گھسی ہوئی بیٹھی ہیں انکو بھی نکالکر باہر کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہیں عجب تکبر۔ بدگمانی۔ بخل۔ حسد۔ بغاوت حد سے زیادتی پس ان باتوں میں زہد کرنا بدرجہا بہتر ہے دیکھو بزرگان سلف بڑے مالدار تھے مگر اپنے مال کو وہ راہ مستقیم میں خرچ کرتے تھے اور دل ان کے مال کی محبت سے پاک و صاف تھے بخلاف تمہارے کہ تم لوگوں کے دل مال کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں جیسے کہ ظاہری طہارت ظاہری آداب کے ساتھ ضروری ہے ایسے ہی قلب کی طہارت باطنی آداب کے ساتھ فرض ہے۔ بڑی افسوس کی بات ہے کہ بظاہر تو تم پروردگار کی نماز پڑھتے ہو اور دل میں خواہشوں کے متعلق فکر کر رہے ہو حالانکہ اس بات کو بھی جانتے ہو کہ دل خدا کا گھر اور اسکی رحمت کا محل اور علم کا سرچشمہ اور ملائکہ کا جائے نزول اور ذکر کی جگہہ اور روح کا محل اور حکم کی لوح اور عقل کا آئینہ اور یقین کا چراغ ہے مگر یہ سب باتیں تم سے تخلیط اور غفلت کے سبب سے پوشیدہ ہیں اور تم ایمان کے نور سے اپنی طبیعت کے اندھیرے کی طرف گناہ کے پردہ کے ساتھ واپس ہو گئے ہو

لہ سونے اور چاندی اور عمدہ گھوڑوں اور عورتوں اور فرزندوں اور مویشی اور کھیتی سے ۱۲

اور اسی سبب سے یہ انوار تم پر پوشیدہ ہیں جیسے کہ بادل کا پردہ آفتاب کے
رخ روشن کو پوشیدہ کر لیتا ہے اور مٹی پانی کے چہرہ کو ڈھکے ہوئے ہے جب
تم اسکو دور کروگے تو اس تک پہونچ جاؤگے اور الہام کے ذریعہ سے مخفی
اور لدنی علوم تم پر منکشف ہونگے لوح جب کہ پٹہ ہے اور جو کچھ اُس کے اندر
ہے اُس کے سوا وہ کسی بات کی گنجایش نہیں رکھتی تو پس تم اپنے دل کو آفات
ذمیمہ سے دھو کر صاف کر لو تاکہ وہ علوم جو حد و حصر سے باہر ہیں اس کے اندر
منتقش ہوں تم شرع کی رو سے اس بات کو جانتے ہو کہ گھر میں بچھونے
پر کتے کی تصویر کے ہونے سے فرشتہ اندر نہیں آتا ہے پھر باوجود اس کے
تم نے اپنے دل کے اندر سات کتے بلکہ زیادہ مثل حرص و غرور و بخل وغیرہ کے
باندھ رکھے ہیں۔ پھر جس شخص کے دل میں یہ آفات بھرے ہوئے ہوں وہ اُس
بات کی آرزو کیسے کرتا ہے کہ نسیم قرب اس کے اوپر چلے کیوں کہ یہ آفات قلب کی
کتے ہیں۔
جب نفس دنیا میں زہد اختیار کرنے سے عاجز ہو اور شہوتوں کی طرف مائل
ہو جائے تو اُسکو کتاب و سنت کے وعظ و نصائح سنا کر تنبیہ کرو۔ اور
اخلاق حمیدہ کی اسکو عادت ڈالو کیونکہ خیر عادت ہے اور شر لجاجت ہے۔ جو
شخص یہ جانتا ہے کہ وہ آخرت کی طرف رستہ چل رہا ہے تو اس کیواسطے
ضروری ہے کہ کچھ سامان بھی تیار کرے اگر تم نے دنیا کو طلاق دیدی تو بہتر
ہے ورنہ پھر خود وہ تم کو طلاق دے گی اور تمہارے اس کے درمیان کا وصل
فنا کی چھری سے کٹ جائیگا اور جب یہ طریق علم اور اخلاص کے ساتھ تمہارے
واسطے درست ہو جائے تب تم ملائکہ مقربین کا حیات ابدی اور سرمدی لذتوں کو

ہیں ساتھ اختیار کرو اور فردوس اعلےٰ میں بادشاہ بزرگ کے زیر سایہ اعمال
کی جگہ میں رہو کیونکہ وہاں رات و دن نہیں ہوتا ہے اور گردش افلاک سے
ایسے نغمے سنائی دیتے ہیں جن کی لذت و سرور سے ہوش و حواس گم اور
عقل زائل ہو جاتی ہے اور نفس اہل قدیم کے پڑوس میں اس عقل فعال کے
پاس رہتا ہے جس کے پرلی طرف واسطہ عالم نفخ ہے جو فیض الٰہی سے صادر
ہوتا ہے پس کیسی خوشی اور مبارک باد ہے اس نفس کے لیے جو پاک و پاکیزہ
ہو گیا۔ بیشک لوگ سوتے ہیں جب مرینگے تو اسی وقت بیدار ہونگے۔
کیونکہ اس وقت اجسام کثیفہ سے انکی مفارقت ہوگی اور نیز نفس بدن
کا خادم ہے اس کی اغراض کے حاصل کرنے کے واسطے اور وہ اسکا والی ہے
پس جب وہ اس شہر کی حکومت سے معزول ہو جاتا ہے تب ہر چیز اپنے اصل
و محل کی طرف رجوع کرتی ہے اور جب معاد اور ارواح و اجساد کے جمع
ہونے کا وقت آویگا قیامت کبرے اپنے معجزات کو ظاہر کر کے متحقق ہو
جائے گی اور دردناک عذاب آنکھ سے دیکھا جائے گا۔ معاد کے متعلق کچھ
اختلاف نہیں ہے صرف اختلاف اس بات میں ہے کہ وہ ارواح کے واسطے
ہے اجساد کے واسطے نہیں ہے اور یہ بات قبیل تعجیز سے ہے کیونکہ جس قدرت
والے نے پہلے جسم کو پیدا کیا تھا وہی اُس کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے
اور بدن روح کا طاعت اور معصیت دونوں میں شریک حال ہے جیسے کہ
ایک اندھا اور ایک اپاہج ملکر کوئی جرم کریں تو اسکی سزا کے دونوں مستحق
ہونگے یہ اشارہ سمجھنے والے کے واسطے کافی ہے اور جبکہ تم اس بات کو جانتے
ہو کہ دنیا مثل تمہاری سایہ کے ہے اگر تم اسکو پکڑنا چاہو گے تو وہ تمہارے

ہاتھ نہ آئے گی اور تم عاجز ہوگے اور اگر تم اس سے روگردان ہو کر چلے جاؤگے تب وہ تمہارے پیچھے پیچھے ہوگی اور یہی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار سے روایت فرمایا ہے کہ وہ فرماتا ہے اے دنیا جس نے میری خدمت کی ہے اسکی تو خدمت کیجو اور جس نے تیری خدمت کی ہے اُس سے تو خدمت لیجو۔

اور جب تم نے جان لیا کہ دنیا کا یہ حال ہے اور اس کی نعمتیں ہمیشہ ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہیں اور آدمی اپنے آئندہ وگذشتہ کے متعلق کچھ فکر نہیں کرتا ہے کہ کیا تھا اور کیا ہوگا اور اگر کسی تکلیف سے اسکو راحت ملتی ہے تو اس تکلیف کو ہرگز یاد نہیں کرتا اور جب روح جنتی ہوتی ہے تو موت کی تکلیف اُس کو کچھ نہیں معلوم ہوتی۔

تم نہیں دیکھتے ہو کہ لوگ فانی ریاست کی تلاش کس طرح کوشش سے کرتے ہیں پس اسیطرح جو شخص دارالبقا کی قدر و قیمت کو جانتا ہے اُس کے واسطے وہ کیوں وہ کوشش نہ کریگا حالانکہ دارالبقا کی وہ سلطنت ہے جو کبھی زائل نہیں ہوتی۔ تم اس بات کو جان چکے ہو کہ زہد دنیا میں عزت اور آخرت میں نعمت اور بدن کی راحت اور لوگوں سے تونگری اور خدائے کریم کے ساتھ مشغولی کا موجب ہی۔ مینے حتے الوسع خوب نصیحت کردی ہو مگر تم لوگ نصیحت کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتے

فصل روح کے بیان میں

چونکہ موت اور روح اور ان دونوں کے اسرار کے متعلق کلام کرنا ضروری تھا اس سبب سے پہلے روح کے متعلق گفتگو شروع کی گئی ایک طائفہ اپنے گمان میں یہ سمجھتا ہے کہ روح عرض ہے اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ وہ جسم لطیف ہے فنا کو قبول نہیں کرتی۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ روح ایک جوہر بسیط، روحانی مدرک حساس ہے جسم سے منتقل اور جدا ہونے کے وقت علموں کی صورتیں اُس کے اندر منتقش ہو جاتی ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ شریعت نے روح کی نسبت گفتگو کرنی منع کر دی ہے کیونکہ فرمایا ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یہ خیال ان لوگوں کا غلط ہے کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ شارع نے روح کے اندر خوض کرنے کو منع فرمایا ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ خود شارع علیہ السلام نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ جو تم میں سب سے زیادہ اپنے نفس کو جانتا ہے وہی سب سے زیادہ اپنے رب کو جانتا ہے۔

شارع علیہ السلام اگر کامل تھے تو بے شک اُنہوں نے روح کو جانا تھا اور اگر ناقص تھے تب انکو مبعوث ہونا جائز نہیں اور صرف عوام الناس اور جہلا کو خوض کرنے سے منع فرمایا ہے

صحیح بات یہ ہے کہ مرنے کے بعد روح عقلی اور نقلی دلائل کی رو سے باقی رہتی ہے نقلی دلائل یہ ہیں کہ خدا تعالے فرماتا ہے [1] لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ

---

[1] ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو راہ خدا میں شہید ہوئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے خوشحال ہیں۔

اور یہ حال ہے درست نہیں ہے کہ قدرت میں موت کے اندر تخصیص اور عموم ہو اور فرماتا ہے اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا اور فرماتا ہے رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا تمثیل ہے مخاطب کے سمجھانے کے واسطے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جنت میں رات دن نہ ہوں گے تو پہر صبح اور شام کہاں ہوگی اور حدیث میں وارد ہے کہ مومن کی روح جنت کے درختوں میں پہریگی اور انکے پہل کہاوے اور انکی نہروں کے پانی پیوے گی اور پہر عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیل میں جاکر آرام سے قیامت تک رہے گی

اور برہان عقلی یہ ہے کہ ہم میت کو اسکی صورت میں بالکل کامل دیکھتے ہیں موت سے کوئی نقص اس کے اندر پیدا نہیں ہوتا صرف حرکتیں اور نطق اور عقل اور کل وہ صفات جن سے انسان اور بہائم میں فرق معلوم ہوتا ہو جاتی رہتی ہے۔ پس موت روح اور جسم کے درمیان میں فاصلہ سے عبارت ہے جب یہ جسم روح سے جدا ہوتا ہے تو روح اپنے عالم اول کی طرف رجوع کرتی ہے جسکو ہم عرش اور یہ لوگ یعنی فلسفی عقل فعال کہتے ہیں پہر اگر اس روح کا شوق علائق دنیا کو قطع کرکے محل اعلےٰ کی طرف رجوع کرنے کا ہوتا ہے تب روح خوشی کے ساتھ اپنے گہر کو واپس ہوتی ہے اور اگر شوق اسکا محل سفلی کی طرف غالب ہوتا ہے تب وہ گناہوں کے بہاری بوجہ کے سبب سے اوپر کو اڑ نہیں سکتی اور نہ نیک لوگوں میں جاکر شریک ہو سکتی ہے یہی بندہ کا بہت بڑا گناہ ہے اور اسی کے سبب سے اُس کو

---

[1] دوزخ پر صبح وشام لائے جاتے ہیں [2] رزق اُن کا ہے جنت میں صبح و شام یعنے دونوں وقت کہا دیں گے ۱۲

دوزخ میں عذاب کیا جاتا ہے اور اس راز کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس
کلام میں ظاہر فرمایا ہے کہ نیک لوگوں کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں
جنت کے اندر چرتی پھرینگی۔ اور جب شوق جسم کی طرف غالب ہوگا تو روح
اپنے گناہوں کے مواخذہ میں گرفتار ہوگی اور سب سے بڑا گناہ اسکا اپنے
غیر جنس یعنے جسم سے محبت کرنا ہے اور جوں جوں جسم مضمحل اور فنا ہوتا جاتا
ہے اسی قدر روح کا اشتیاق بھی اسکی طرف کم ہوتا جاتا ہے اور دوسرا شوق یعنے
بلند مرکان کا قوی ہوتا جاتا ہے اور اسی سبب سے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے جس قدر دیر تک بندہ کا جسم قبر میں رہتا ہے اس کے گناہوں
میں تخفیف ہوتی ہے اور دلیل اس معنے کی یہ ہے کہ اہل بیت کے دل اس کے
اشتیاق میں ہوتے ہیں اور جس وقت سے اسکا جسم قبر کے اندر مضمحل ہونا شروع
ہوتا ہے ان کے رنج و غم میں بھی کمی پڑ جاتی ہے اور یہی معنے کسی شاعر نے
اس شعر میں نظم کیے ہیں ؎

إِلَى الْحَوْلِ ثُمَّ اسْمُ السَّلَامِ عَلَيْكُمَا	وَمَنْ يَبْكِ حَوْلًا كَامِلًا فَقَدِ اعْتَذَرْ

صرف راز جو ہے وہ اس روح کی وضع اور اس بدن کے ساتھ اسکی ملابست
میں ہے باطن اور ظاہر سے اور یہ جسم روح کا مرکب ہے تاکہ اسپر سوار ہوکر
وہ ان علوم سے جو اسکی ذات میں مرتسم ہیں اپنے مقاصد کو حاصل کرے
جب تم یہ چاہو کہ تمہارا نفس علوی ہو اور رفیق اعلیٰ کی طرف راغب
ہو پس تم اسکی صفات ذمیمہ کو دور کرنا اور صفات حمیدہ کے ساتھ اس کو
آراستہ کرنا شروع کرو مثلاً بخل کے بدلے سخاوت اور کنجوسی کے بدلے بخشش
اور جہالت کے بدلے علم اور انکار کے بدلے معرفت اور شر کے بدلے خیر حاصل

کراؤ اور شبہ کے اندھیروں سے نکالکر نور جلال کی طرف اُس کی رہنمائی کرو اور تکذیب سے تصدیق میں اور بطالۃ سے خدا کے ساتھہ مشغولی میں اور تزکیہ نفس کے واسطے خلوت اختیار کرو۔

ان سب باتوں کے بجالانے سے تمہارا نفس ربانی قوی ہوکر درجہ کمال کو پہونچیگا اور اسوقت تم سے اعلی علیین کیطرف منجذب ہونے میں جھگڑیگا اور تم اسوقت ملائکہ مقربین کے مرتبہ میں ہوگے اور عرش اور لوح کا جمال تمہارے سامنے ہوگا اور تم عقل فعال سے قوت الٰہی اور فیض الٰہی حاصل کروگے اور اپنے جسم اور نفس کے درمیان میں قطع شہوت اور ہلاک لذت کے ساتھہ ڈال لوگے پس جسم کے اندر نفس کا زہد پیدا ہوگا اور جسم سے جدا ہونے کی خواہش ظاہر ہوگی تاکہ دار ابدی میں لذت سرمدی حاصل ہو اور اگر نفس پر جسم کا عشق غالب ہوا تب نفس جسم سے جدا ہونا نہ چاہے گا اور نہ اُس کو اوپر کی طرف ترقی کرنے دیگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ[1] پس جب اس بات پر برہان قائم ہوگئی کہ پاک روح اعلے محل کیطرف ترقی کرتی ہے اور اپنے اختیار کے ساتھہ آزاد ہوتی ہے بخلاف فلاسفہ اور اپنے لوگوں کے پاس آتی جاتی اور اپنے ابنار جنس سے ملاقات کرتی ہے اور ایک دوسرے سے ملکر خوش ہوتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ روحیں ایک دوسری

---

[1] بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور انکو ساتھہ تکبر کیا ان کے واسطے آسمان کے دروازے نہ کھلیں گے اور نہ وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نکل جائے ۱۲

کے پاس جاتی ہیں اور نئی آنے والی روح سے (دنیا کے حالات) دریافت کرتی ہیں وہ ان سے بیان کرتی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ بعض روحیں گونگی ہوتی ہیں بول نہیں سکتیں اور یہ ان لوگوں کی روحیں ہیں جو بغیر وصیت کیے مر گئے ہیں۔ اور وصیت شرعی کے موافق پس روحیں جو صورت چاہیں پرندے وغیرہ کی اختیار کر سکتی ہیں ان فرشتوں پر قیاس کرکے جو انسانوں کی صورت بنکر پیغمبروں کے پاس آئے ہیں۔ پس قرب ملائکہ سے اسکے استقرار کے سبب محل سے اُنھوں نے اس چیز کی استمدادلی ہے جو جوہر خاصیت اکتساب ملائکہ سے اُنھوں نے کسب کیا ہے پس اگر طبعًا ہے تو وہ انہیں کی مثل ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے باوجود اپنے علم اور فہم کثیر اور مشکوۃ انوار نبوت سے قریب ہونے کے فرمایا ہے اور حالانکہ آپ چراغ ہدایت کی بتی اور زیتون ابراہیمی کے روغن تھے کس طرح مصطفےٰ کے در پر کھڑے رہے پھر اُنھوں نے اسنے جو کچھ شکایت حال کہنا تھی وہ کہی۔

اور بے شک قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اور خاصیت مثل اتصال شمع کے ہے ساتھ مسموع کے اور نظر کے ساتھ منظور کے۔

الغرض کوئی نفس خواہ نیک ہو یا بد ہو موت اس کے واسطے راحت ہے اور خوف صرف روح کے جسم سے مفارقت کرنے کا ہوتا ہے اور موت کی مثال نشہ کی سی ہے پھر جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو اسکا خوف واپس آجاتا ہے اور بھاری بوجہ اسیر سے دور ہو کر صفت کمال کی طرف روح رجوع کرتی ہے اور جو علوم یا اعمال اُس نے کسب کیے تھے وہ سب

ملو یاد آجاتے ہیں اور اسی سبب سے اشارہ کیا ہے کہ لوگ (دنیا میں) سوتے ہیں جب مرینگے تو بیدار ہونگے بہرحال موت اہل عقل کے نزدیک بندہ کیواسطے زندگی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں رب العالمین سے نزدیک رہنا ہوتا ہے

فصل موت کے بیان میں

اور جبکہ موت سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑھکر حادثہ ہے کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی ہولناک بات مخلوق نے نہیں دیکھی ہے اور اس میں کسی کو شک نہیں ہے کیونکہ برہان اسکی اجماع اور تصدیق ہے اور اس شخص سے تعجب ہے جو اپنی آنکھہ سے دیکھتا ہے اور پھر دوسرے سے دلیل مانگتا ہے اور یہی قیامت صغری ہے یعنے جب زندگی کا آفتاب لپٹیا جاوے اور صفات کے ستارے جھڑ پڑیں اور معانی کی اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جہل کے وحشی جانور عقل کی چراگاہ میں جمع ہوجائیں اور عافیت کے دریا بیماریوں کی آگ سے پاٹ دیے جائیں اور صاف نفوس کے علم سے اور غیر صاف کے ظلم سے شادی کیجاے اور دیوان نظر کے سامنے اعمالنامے پیش کیے جائیں اور سرکشی کا دوزخ ظاہر کیا جائے اور ایمان کی جنت آراستہ کی جاے پس اُسوقت ہر نفس جان لیگا کہ اُس نے توحید سے کیا آگے بھیجا اور اس نشہ کی سختی سے آسمان نفس انتشار کو اکب عقل کے ساتھہ پھٹ جاتا ہے اور بندہ دو منزلوں کے درمیان میں رہتا ہے کیونکہ اگرچہ اُس سے دنیا کے وسوسے اور خیالات منقطع ہوگئے مگر آخرت کے اسرار اسپر منکشف نہیں ہوئے یہانتک کہ جب اُس نے فرشتے کی صورت دیکھی اسکا نفس اپنے مقناطیس کی تلاش میں اڑا کیونکہ اس میں یہی خاصیت ہے کہ جو اسکی صورت دیکھتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے

یہ بات ایسی نہیں ہے کہ کوئی شخص اسکا انکار کرسکے کیونکہ لبعض سانپ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جبکوئی شخص انکی طرف نظر کرتا ہے تو فوراً مرجاتا ہے۔ اور فرقہ دہریہ کے لوگ اس کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں یہ بات کیسے ہوسکتی ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں رہتا ہے اور زمین والوں کی روحیں قبض کرتا ہے معتبر لوگوں نے بیان کیا اور دیکھا ہے کہ ایک شخص نے سانپ کو مارا سانپ نے اسکے کاٹا اور وہ شخص اسیوقت مرگیا اور سانپوں کی ایک قسم ایسی ہے جو زبرجد کو دیکھ کر مرجاتی ہے اور لبعض سانپ یاقوت سبز کو دیکھ کر مرتی ہیں غرضکہ خواص بہت ہیں جنکا یہ مختصر بیان کیا گیا ہے

کہتے ہیں قبض روح کس طرح ہوتی ہے حالانکہ بندہ اپنے روح کے قبض کرنے والے کو نہیں دیکھتا ہے اور عقل کی آنکھ سے بارہا دیکھا گیا ہے کہ جب لوگ سوتے ہیں اور خواب دیکھتے ہیں تو اسکا حال ان کے پاس والے کو بھی معلوم نہیں ہوتا ہے چاہے وہ سوتا ہو یا جاگتا ہو

اور خواب ان کے نزدیک ایک عرض ہے جو کل عروق میں حلول کرتی ہے اور حرارت یا برودت کے ساتھ خشک ہوجاتی ہے انفاس متحرکہ کی خاموشی کے ساتھ پھر جب وہ بخار جو لحم صنوبری یعنے دل سے اٹھتا ہے اور خون سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے پرلی طرف لطیفہ الٰہیہ ہے جس کے آگے یہ بخار مثل پردہ کے ہے اور یہ بات بھی قابل انکار نہیں ہے کہ وہ نفس دموی اور روحانی ہے پس حرکت اور سکون اس کے اندر دمویت کی وجہ سے ہے اور علم اور حقائق معلومات کے درمیان میں فرق صفات روحانیت سے ہے اور عقل بھی اسی کے انوار میں سے ایک نور اور اس کے

یہ نوروں میں سے ایک نور ہے پھر جب نفس تمام بدن سے جمع ہو کر رگوں کے صور
میں پہنچتا ہے تو لطیفہ عرش قلب کے نزدیک جمع ہو کر حلقوم سے نکلتا ہے اور
پوشیدگی کے ساتھ منجذب ہو جاتا ہے۔
کہتے ہیں کہ روح اگر جوہر بسیط یا جسم لطیف ہوتی تو آنکھ اسکو ضرور دیکھتی
اور یہ غیر ممکن ہے کیونکہ دیکھنے والی روح اس جسم خاکی اور زجاجۂ طبعی کے
اندر اسکو مشاہدہ نہیں کر سکتی ہے کیونکہ یہ اپنی غیر جنس کے ساتھ محجوب ہے
اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے گھر میں بیٹھا ہوا آدمی نہیں دیکھ سکتا ہے
کہ دیوار کے پیچھے کون ہے۔ اور جب یہ روح بدن سے نکلکر اہل قرب و یقین
کے مقام میں پہونچتی ہے تو اسکی علمی قوت اور اعمال کے موافق ملاء اعلےٰ کا
مشاہدہ اسکو میسر ہوتا ہے اسی واسطے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ اپنی میت کے سامنے قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن کی خوش الحانی اور اس
کے معانی کے سننے سے موت کی سختی آسان ہوتی ہے اور جیسے کہ گانا سننے
سے اونٹ بآسانی منزل طے کرتا ہے اسیطرح قرآن کے سننے سے دنیاوی
وسوسے دل سے منقطع ہو کر قلب خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور سکرات موت
اسپر آسان ہو جاتے ہیں اور وہ غم کے دریاؤں میں غوطہ کھانے لگتا ہے
یہانتک کہ سر الٰہی اسپر منکشف ہو پھر اس کے بعد روح جسم سے نکلکر ہر ایک
رگ و پے سے صاف ہوتی ہے اور اس مصیبت سے نجات پاکر آرام کرتی
ہے اور نجات پانے کی بشارت اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الَّذِينَ
تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ[۱]

[۱] وہ لوگ جن کے پاس فرشتے موت کے وقت [illegible] اپنے عملوں کے [illegible]
جنت میں داخل ہو جاؤ۔

یہ خطاب اس شخص کے واسطے ہے جس نے اپنے نفس کو پاک و صاف کیا ہے اور دنیا کے تعلقات کو ترک کر کے جہالت کے اندہیرے سے بالکل باہر نکل آیا ہے اور صرف ایک طرف اپنے خیال کو متوجہ رکہا ہے پس یہ نفس جو کچہہ دیکھتا ہے وہ اس طرح دیکہتا ہے جیسے سونیوالا خواب میں دیکہا کرتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ سونے والے کی حالت جاگ اٹھنے سے جاتی رہتی ہی اور اس نفس کی حالت ہمیشہ اسی طرح قائم و دائم رہتی ہے اور جسقدر نفس کے اندر علم کی قوت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر نعمتوں میں اسکا حصہ زیادہ ہوتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[1] پہر اس کے بعد معاد باقی رہتی ہے پس انہیں کے پاس ارواح صافیہ کا عقل فعال کے پاس رہنے کے واسطے محشر ہے اور نفس اپنی پاکیزگی کو وطن کیطرف واپس ہونے کو وقت پاتا ہے تمنے نہیں دیکہا کہ مسافر کا دل ہمیشہ اپنے وطن کے شوق میں لگا رہتا ہے اور اگر یہ شخص مسافر فقیر ہوتا ہے تو دنیا کی محبت اور اس کے حاصل کرنے کا فکر اسکو وطن کی محبت کے یاد دلانے سے باز رکہتی ہیں اور دنیا کا عنقریب زائل ہونا ایک بدیہی بات ہے اس کے واسطے کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے اپنے ہمنشینوں کو روز یہاں سے سفر کرتے ہوئے دیکہتے ہیں

پہر تم کو یہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ جو علم تمہارے کام آئے گا اور قبر میں تمہارے ساتہہ جائیگا وہ کون علم ہے کیا یہ بیع و سلم اور فرائض کا علم ہے یا احکام نکاح و طلاق یا مسائل جنایات کا علم ہے نہیں ان علموں کو شارع

[1] کہہ دو کہ کیا وہ لوگ برابر ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں ۱۲

علیہ السلام نے انتظام وسیاست کیواسطے قائم کیا ہے ورنہ قبر میں نفع دینے والا علم وہ ہے جو نفس کی ذات میں مرتسم اور منتقش ہوگیا ہے۔

جسوقت بندہ کو قبر میں رکھتے ہیں اگر خدانخواستہ یہ بندہ گنہگار ہے تو اس کے انتقام کے افعی (سانپ) نکل پڑتے ہیں اور اسکی جہالت کی صورتیں اس کے افعال ناشائستہ کے سبب سے انکو حرکت دیتی ہیں اور ندامت کے بچھو اس کو کاٹنا شروع کرتے ہیں اور اپنی ذلت کے واسطے یہ روتا ہے اپنے جسم کو یاد کرکے نہیں روتا اور وہیں یہ عقل کی میزان اور علم کی مثقال کو دیکھتا ہے اور وہ میزان عقل کی ہوتی ہے لکڑی کی نہیں ہوتی اور اسکو اس دلیل سے سمجھنا چاہیے کہ اندھے کے پاس اگر کوئی چیز وزن کیجائے تو وہ اسکو نہیں دیکھنے کا ہے کیونکہ اس کے پاس دیکھنے کا آلہ ہی ندارد ہے اور نظر ایک واسطہ ہے جو شاہد کو قلب کی طرف منتقل کرتا ہے اور قلب فکر کے طریق پر صورتوں کو روح کی ذات میں جو نفس لطیفہ الٰہیہ ہے مرتسم کرتا ہے اور مقاصد ربانیہ کے موجود نہ ہونے ہی کے وقت شارع علیہ السلام نے جاہل کے حق میں لوگوں سے فرمایا ہے کہ اسکو واسطے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اسوقت اس سے سوال کیا جارہا ہے تیری صفات مذمومہ ہی کی آفتیں جب قبر کی تنگی میں تجھ پر ظاہر ہونگی تو منکر و نکیر وغیرہ سے تجھ کو کافی ہونگی اور اگر تیری اوصاف ان مذمومات سے پاک اور اوصاف حمیدہ سے آراستہ ہیں تو یقین صاف ہوکر قبر جنت کی باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بنجائے گی اور اس کے حاصل کردہ علم توحید کے نور کے ساتھ عقل کا آفتاب چمکے گا اور یہی علم آخرت میں نفع دینے والا ہے نُوْرُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ قیامت صغریٰ یعنے موت کے

بیان میں یہ فصل کافی ہے اس شخص کے واسطے جو اہل یقین میں سے کلام کو سمجھتا ہو اور ان لوگوں کے واسطے ایسے درجے ہیں جو نور عقل اور صفائے علم ہی سے ادراک کیو جاتے ہیں پس موت اس جدائی سے عبارت ہے جو بدن اور روح کے درمیان میں واقع ہوتی ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ فکر اور وہم نفس کی ذات کے ساتھ متعلق نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں دماغ کے اگلے حصہ میں ہیں پس جب روح حواس کو معدوم کرتی ہے تو تنہا عالم ہو جاتی ہے اور غذا اس کی وہ علوم ہوتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اور اگر یہ روح جاہل ہوتی ہے تب نہایت رنج وغم کے ساتھ کہتی ہے یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ[1] اور شرع شریف اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ روح گناہ اور ثواب کی باتوں کو سمجھتی ہے اور اگر وہ گنہگار رہے تو گناہوں کے قید میں اس طرح گرفتار ہوتی ہے جیسے اندھا آدمی چوراہے میں پھنس جاتا ہے نہیں جانتا کہ اس کے مقصد کا کونسا راستہ ہے پس اسی طرح یہ روح قبر کی دیواروں میں ٹکراتی پھرتی ہے۔

اور اگر یہ روح گناہوں سے پاک ہے تب یہ انبیاء کرام کے مقام میں ترقی کر جائے گی۔

معلوم ہو کہ سعادت اور شقاوت کی اصل دنیا کی محبت اور اسکا بغض ہے پس جو شخص چاہے اسکی محبت کو کمتی کرے اور جسکا جی چاہے اسکو بڑھائے

فصل قیامت صغری اور کبرے کے بیان میں

[1] اے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے پاس خدا کے ملحوظ رکھنی تھی ۱۲

اما بعد پس تم موت سے بہت بڑے خطرہ میں ہو اور راز اسکا روح والوں میں زیادہ تر ہے اور پھر باوجود اس کے تم ان باتوں سے غافل ہو جو تمہاری ساتھ ارادہ کی جاتی ہیں۔ لوگوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا ہے گرم اور ٹھنڈے کا تریا خشک مرض کے پیش آنے میں جو فساد صورت کی طرف رجوع کرتا ہے

حال دو قیاسنوں کا متضمن ہے ایک صغری اور ایک کبرے کبرے کے اہوال اور خوفناک باتیں تو تم کو معلوم ہیں مگر ہم اب تم سے صغری کا حال بیان کرتے ہیں تاکہ تم کو اسرار اور معانی قرآن کا علم ہو جب تمہاری عقل کا سورج لپٹ جائے گا اور تمہاری حواس کے ستارے جھڑ پڑیں گے اور تمہاری ذہن کی اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور تمہارے جہل کے وحشی جانور جمع ہونگے اور تمہاری علم وعمل سے تمہاری شادی ہو جانے گی اور تم کو اپنے اندروں کی خباثت معلوم ہوگی اور تم ملامت کے ساتھ اس پر افسوس کروگے پھر تمہارے حواس اور عروق کے صحائف یعنی اعمالنامے پیش کیے جائیں گے اور تمہاری بلندی کا آسمان گر پڑے گا اور تم عدم سے جاملوگے اور اگر تمہی علم کا توشہ بھروسہ لینا فوت ہو گیا ہوگا تب اپنے نفس کو تمہاری ملامت کرنے کی دوزخ مشتعل ہوگی اور اگر تیرا نفس کامل اور پاک ہوا اور ذلیل ورذیل اخلاق سے محفوظ رہا تب جمال قدسی اپنا حسن آراستہ کرے گا اور تیری جہالت کا آسمان تیری عقل کے نور سے پھٹ جائیگا اور تیرے جسم کی حسیات سے تیرے طمع کے ستارے بکھر جائیں گے پھر جب نفس اپنے علوم کاملہ عقلیہ شاملہ کے ساتھ خالص ہوگا تب عالم علوی سے نفس کے اپنے مکان کی طرف واپس ہونے اور علم سے جگہ پکڑنے کے ساتھ فیض الٰہی کے دریا عالم علوی سے اس کے اوپر جاری

ہونگے اور تیرے جسم کے پہاڑ اڑتے پھریں گے اور عدم بطریق تحلیل کے تیری تمام اجزاء میں سرایت کرے گا اور تیرے افعال منکر و نکیر کی صورت بن کر تیری سامنے آویں گے اور تیرے جہل اور ندامت کے سانپ بچھو تیرے کاٹیں گے

شارع علیہ السلام نے تم سے تمہاری عقل کے موافق گفتگو کی ہے اور جب کہ تم سلامت نہ رہے اور دوسرا سلامت رہا تو اس سے تم کو کیا فائدہ ہے اور جس وقت تمہاری عقل کے صور میں پھونکا جائے گا اس وقت تمہاری کیا قدر رہے گی جب معاد ارواح میں واپس آؤ گے تو اپنے جہل کے نشہ میں ہوگے قرآن شریف کے عکس کو دیکھو کہ پہلے تمہاری سامنے مثل کا خیال قائم کرکے پھر اسکا عکس کیا ہے وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى[۱] صراط ہی رستہ ہے پھر جب نفس طریق کمال کے ساتھ نکالا جائیگا تو اُسکی عقل کا نور اس کے آگے ہوگا اور اس کے عمل کا شرف اس کے دائیں طرف ہوگا اور یہ ہونا تقریب کے طور پر ہے نہ نزدیکی کے طور پر کیونکہ عِنْدَ اور اَیْنَ اور کَیْفَ کا دخول ہر کان پر ہوتا ہے اور یہ روح اپنے مُرکب سے جدا ہو کر ایسے عالم میں پہونچ گئی ہے جو کیف اور این سے منزہ ہے بسبب عقل فعال کے پڑوس میں ہونے کے جسکو ہم عرش کہتے ہیں کیونکہ وہ کل کائنات پر محیط ہے جب تم اپنے نفس پر یہ رستہ پیش کروگے اور حالت تفرد کو اس کے سامنے کھولدو گے حق کا رستہ اس کے سامنے قائم ہوگا اور علم کی میزان کھڑی ہوگی اور قرب کے حوض پر وارد ہوکر

---

[۱] اور تم لوگوں کو نشہ میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے ۱۲

ملاءاعلےٰ سے ملاقات کرے گا اور خداوند تعالیٰ سے بہت نزدیک ہوگا۔ اور
اس روح کو قرب الٰہی کے سبب سے کھانے پینے کی کچھ پرواہ نہ رہے گی
اور بلند اور بزرگ منزل ہیں فیض الٰہی اس کے علم اور توحید و معرفت کے
موافق اسپر جاری ہوگا جسم مجاہدہ کے ساتھ صاف ہوتے ہیں اور عقل علم
کی ریاضت کے ساتھ صاف ہوتی ہے اور یقین تصدیق کے ساتھ صاف
ہوتا ہے اور دل کشف کے ساتھ صاف ہوتے ہیں اور صاف عقلیں
غفلت کا پردہ اٹھنے کے ساتھ صاف ہوتی ہیں۔
نفوس کو دنیار فانی کی محبت سے پاک کرو اور طبائع کی کدورت سے ان
کو خالص کرلو اور انبیا و علمار کے اخلاق کے ساتھ ان کو آراستہ کرو اس
طریقہ سے یہ اس فانی کھانے پینے کی چیزوں اور ذلیل حالت سے مستغنی
ہونگے اور علم کے جنتوں سے جو بلند اور بالا مقام خدا کریم کے زیر
سایہ ہے خوبصورت حوریں غیر کی طرف نظر نہ کرنے والیاں ان کے
سامنے ظاہر ہونگی معانی کی حور سے بڑھ کر اور کون سی حور اجسام حروف
کے محل کے اندر ہے فکر کی پنڈلی تیرے سامنے کھولتی ہے جسکو دیکھ کر
کوئی جنت کے میووں اور انگوروں اور نوجوان حوروں کی طرف مائل
نہ ہوگا اور نہ جہالت کے مرتبوں سے قاصر رہنے کی برابر قصور ہیں۔
خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کے واسطے اپنی جنت میں
وہ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی
بشر کے دل پر اسکا خطرہ گذرا
اور معلوم ہو کہ انگور اور کھجور اور انار اور سونا اور چاندی اور حوریں اور

محل اور نہریں اور درخت یہ سب الفاظ سمجھانے کے واسطے مرکب کیے گئے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ورنہ صحابہ کرام میں سے خاص خاص لوگ عام لوگوں کے طور سے ان الفاظ کو نہ سمجھتے تھے بلکہ معرفت الٰہی میں ان میں سے ایک کا یہ بیان ہے سُبْحَانَ مَنْ لَّا سَبِیْلَ اِلٰی مَعْرِفَتِہٖ اِلَّا بِالْعَجْزِ عَنْ مَعْرِفَتِہٖ اور دوسرے فرماتے ہیں لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا

ایک قاری نے یہ آیت پڑھی جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ حضرت بی بی رابعہ بصریہ نے فرمایا مشتاق ملاقات اپنے بیٹے کو لیکر کیا کرے گا بیشک بادشاہوں کے باغ بغیچوں اور چیوں کی ضرورت نہیں رہتی ہے مگر یہ خطاب خاص نہیں ہے بلکہ عام بھی ہے اور وہ ہر نفس کے واسطے بعض اجرام میں جو کچھ کوئی تمنا کرے اسی کی شکل بنتا ہے کیونکہ وہ معانی ہیں جو نفوس کے اندر منتقش ہوتے ہیں مثلاً کسی شخص کو دن کے تئیں کوئی خیال آیا اور رات کو اس نے خواب میں اس خیال کو دیکھا اور جب پاک اور علم والے نفوس نعمتوں میں ہونگے تو اور نفوس کی بدبختی سے ان کو نقصان نہ پہونچیگا پھر جب قیامت صغریٰ یعنی موت کی قیامت قائم ہوگی تو اس میں تم کو قیامت کبرے کے تمام حالات کی خبر ہو جائے گی مگر فرق یہ ہے کہ قیامت کبرے میں

سلہ بے کانٹے کی بیریوں اور تہ بہ تہ ہوئے کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں میں جنتی لوگ ہونگے ۔ ۲ہ پاکی ہے اس ذات کو جسکی معرفت کی طرف رستہ نہیں ہے مگر اسکی معرفت سے عاجز ہونے کے ساتھ ۔ ۳ہ اگر پردہ کھول دیا جائے تو میرا یقین کچھ زیادہ نہ ہوگا یعنی مجھکو پہلے ہی یقین کامل حاصل ہے ۔ ۴ہ باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔

کل کام اعلان کے ساتھ ہونگے سب کے سامنے حساب لیا جائے گا اور مونہوں پر مہر لگے گی اور ہاتھ پیر گواہی دیں گے اس علم و عمل کی جو حاصل کیا ہے اور فاسق جو عذاب کیا جائے گا وہ اپنے جہل کے ساتھ خارج ہے حب دنیا نے اپنے طالبان لذت کو بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کر دیا ہے کیا بات ہے کہ تم نہیں سمجھتے نہ آدم عقل سے بڑا ہے خواہش سے بڑھ کر شیطان ہے اور نہ جہل سے زیادہ قاتل کوئی زہر ہے جو شخص اس مضمون میں غور کرے گا وہ اسکو سمجھ لیگا۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا کیا تم نے اسرار قرآن میں نظر نہیں کی وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ کہ یہ میزان دو پلڑوں والی ہے مگر جب تم صحیح علم کے ساتھ اخذ و جمع کروگے تو اس سے دین میزان عقل مراد ہوگی جس کے سبب سے تم کو ہلاک ہونے والے اور نجات پانیوالے کا احوال معلوم ہوسکتا ہے اور جب تم سے علوم عقلیہ الٰہیہ کے مقاصد فوت ہوگئے تب تم اپنی جہالت کی ہتھیلی بڑے ندامت کے ساتھ کاٹوگے اور کہوگے رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا

معرفت والے کے واسطے سب کچھ ظاہر اور منکشف اور بیان ہوگیا ہے اور اللہ ہی ہر طالب کو اس کے مطلوب کی توفیق دینے والا ہے بیشک وہ طالبوں پر لطف کرنیوالا اور مومنوں پر مہربان ہے

له کہہ دو کہ کیا میں تم کو ایسے لوگ بتاؤں جن کے اعمال خسارے کے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں زندگی دنیا میں برباد ہوگئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کرتے ہیں ۱۲ م ۲ اور اتاری ہمنے انپر کتاب اور ترازو ۱۲

فصل اسرار نبوت کے بیان میں

معلوم ہو کہ نبا خبر سے ماخوذ ہے کہتے ہیں نَبَّاَنِیْ یعنے مجھ سے بیان کیا۔
نبوت کے واسطے بہت سے اسرار ہیں جن میں سب سے پہلا ازل کی طرف سے
سعادت کا خمیر ہے اور بعض اسرار یہ ہیں کہ دنیا سے سوا ضروریات کے کل تعلقات
کو قطع کرنا اور خلوت کے مکان میں گوشہ نشین ہونا جیسے کہ ہمارے حضور غار
حرا میں خلوت نشین ہوتے تھے اور ایک شخص کو اپنی دائیں طرف کھڑا ہوا دیکھتے
تھے اور امیہ بن صلت کی بھی حالت ایسی ہے ہوگئی تھی اور وحی مخفی طور پر
خبر دار کرتا ہے اور یہ ایک شخص معین کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے جیسا کہ ہر
چیز میں خاص خاص خاصیتیں رکھی گئی ہیں چنانچہ ہلیلہ میں قبض کرنے کی
خاصیت ہے اور یہی خاصیت مازو اور بلوط اور انار کے چھلکوں اور سنگ
سیماق میں ہے پھر ان سب کو جمع کرنا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کی
طبیعت بطریق حرارات کے نرم ہوگئی ہو۔ اور محمودہ کی خاصیت اسہال
لانا ہے اور یہی خاصیت بنفشہ کے شربت اور گلقند اور تربد اصفر اور شربت
گلاب میں بخلاف باقی شربتوں کے برف کی خاصیت ہو

اور خاصیت ہی کے متعلق دیکھو کہ مقناطیس کا پتھر لوہے کو جذب کرتا ہے اور
سنگ بند لکھیوں کے واسطے ہو اور نیند نہ آنے کے واسطے ایک طلسم بنایا
جاتا ہے اور ایسے ہی طلسموں سے مردوں اور عورتوں کے دلوں کو جذب کیا
جاتا ہے اور ایک پتھر میں یہ خاصیت ہو کہ اسکو بجانے سے مینہ برستا ہو اور
ایک پہاڑ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اسپر جاتا ہے نیند اسپر غلبہ کرتی ہے

یہانتک کہ مرجاتا ہے اور یاقوت کا پتھر آگ میں نہیں جلتا اور نیز روغن طلق بدن
پر ملنے سے بدن بھی آگ میں نہیں جلتا ہے اور نہ ابرک کی بتی چراغ میں جل سکتی ہے
اور چین کے خرگوش کی اُون سے جو کپڑا بنایا جاتا ہے وہ بھی آگ میں نہیں جلتا
اور حب لولو دفع زہر میں عجیب خاصیت رکھتی ہے اور ترا وند خالص جگر کی
حرارت کو مفید ہے حالانکہ خود بھی گرم ہے اور کپڑے میں لپٹے ہوئے انڈے
پر آگ اثر نہیں کرتی ہے ۔ اور ایک بوٹی میں محبت کی خاصیت ہے اور ایک
میں بغض کی خاصیت ہے اور عورتوں کے جادو میں بھی خاصیت ہوتی ہے
اور جادو میں ایسی ہی تاثیر ہے جیسے نظر بد میں ہوتی ہے اگر تم ایسا کرنا چاہو
تو ہر تین حرف کے بعد چوتھا حرف لو اب ت ث کے حروف میں سے اور پھر
ان حروف سے کلام بنا کر جب کام میں چاہو لاؤ وقت عمل کے واسطے نیک ہونا
چاہیے نحس کا وقت نہ ہو ۔ پس بلند ہمتی کے ساتھ ضرور اس عمل سے تاثیر پیدا ہوگی
اور جادو مرہ وغیرہ اشیاء زینت اور سیب وغیرہ میوجات کے سنگانے اور
جانور کی دم پر سوار ہونے اور دیگر بہت سی باتوں کے ساتھ ہوتا ہے ۔
اور بڑے منتر ایسے ہیں جن کے ذریعہ سے کنوئیں پر جنات سے گفتگو کی جاتی ہے
اور لکڑی کے سانپ بچھو بن جاتے ہیں اور سداب جادو کا اثر ہونے نہیں دیتی
اور رائی اور جو پر بھی منتر پڑھا جاتا ہے اور زعفران کا طلسم بنا کر جسکو ہنسانا
منظور ہو کھلاتے ہیں غرضکہ اسی طرح سے ہر چیز میں ایک ایسی خاصیت ہے
جو دوسری چیز میں نہیں ہے ۔ پس قادر قدیم نے اسی طور سے نبوت کے اسرار
خاص خاص لوگوں میں مرتب کیے ہیں اور وحی ایک شخص کے ساتھ مخصوص
ہوتی ہے دوسرے کے ساتھ نہیں ہوتی جیسے کہ ہر شخص کی قوتوں میں بہ

نسبت اور لوگوں کی قوتوں کے فرق ہوتا ہے دیکھو تم بعض چیزوں کو دیکھتے ہو اور تمہارے ساتھی کو نظر نہیں آتیں اور ایسے ہی کوئی بات تم کو سنائی دیتی ہے اور تمہارے ساتھی کو سنائی نہیں دیتی۔ اور اہل فراست کے قصے تم نے سنے ہونگے۔ اور بعض اوقات خیال پختہ ہو کر صورت بن جاتا ہے اور آنکھوں والا ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اندھے کو معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ دیکھنے کا آلہ یعنے آنکھ اسکے پاس نہیں ہے۔

پس تم لوگوں کے حالات سیدھے نہیں اور سب سے بڑا حجاب تمہارے واسطے دنیا کی محبت ہے۔

ایک دفعہ بنی اسرائیل کے جنگل میں کثرت سے سانپ ظاہر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تانبہ کا ایک عصا بنایا اور اس کے سر پر ایک صلیب لگا کر اس میں طلسم بنایا جس کے دیکھتے ہی کل سانپ مر گئے اور پھر اس اژدہے نے جاکر ان سب کو کھا لیا۔

اور خواص ہی کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ ایک شخص نے سانپ کو پتھر مارا سانپ نے پتھر پر کاٹا اور وہ شخص مر گیا اور ایک سانپ صرف دیکھنے سے مار ڈالتا ہے اور آب حیات سے خدا تعالیٰ مردہ کو زندہ کر دیتا ہے۔ پس ان ہی پر وحی کا نازل ہونا بھی مثل انہی خواص کے تصور کرنا چاہیے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں بھید یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام حکماء متقدمین کے راز و اسرار سے آگاہ تھے اور ان علوم کے سبب سے جو چاہتے تھے سو کرتے تھے یہ قول ہمارے نزدیک نہایت قبیح ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ قادر متمکن اور حکیم ہے اُس کی

لہ یعنے علم قیافہ کے جاننے والے ہر شخص کی صورت دیکھ کر اس کے وہ حالات معلوم کر لیتے تھے جو تم کو معلوم نہیں ہوتے ۱۲

سعادات کا فیض بطریق تحرک کے ارادہ کے ذریعہ سے اس شخص کیطرف پہونچتا ہے جسکو وہ مخلوق کی مصلحت کے واسطے قائم کرتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بستر کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اس کے نیچے سحر مدفون تھا یہ بات بالکل غلط ہے۔

اور اب اس زمانہ میں ملک مغرب میں ایسے لوگ ہیں جو طلسمات اور عزائم کے زور سے جناتوں سے خدمت لیتے ہیں اور نجومی لوگ بخورات کے ذریعہ سے کواکب کا کلام سنتے اور ان سے گفتگو کرتے ہیں اور کوئی شخص اس بات کا انکار کرے کہ کواکب کسی سے بات نہیں کرتے تو اُسکا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ کواکب و نجوم غیر جماد اور زندہ جانتے اور ارادہ کرنے والے ہیں اور ان نبی مخصوص کے واسطے قدرت نے وحی مبین کے اسرار منکشف کر دیے تھے

یہ لوگ (یعنے فلاسفہ) کہتے ہیں کہ بطلیموس آسمان کے فرشتوں سے باتیں کرتا تھا پس جبکہ تمہارے اندر اس کے سوا اور کوئی شخص اس مرتبہ کا نہیں ہے تو ایسے ہی ہمارے ہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کا اور کوئی شخص نہیں ہے انکی خاصیت ایسی ہی سمجھنی چاہیے جیسے بطلیموس کی اور چونکہ رمزوں کو ان کے لوگ ہی سمجھتے ہیں اس واسطے یہ جملے بھی رمز ہی میں رکھے گئے تاکہ انکے سمجھنے والے سمجھ لیں۔

اور جب تم اپنے نفس کو ان مقامات کی سیر کراؤ تو اسکی پاکی ضروری ہے کمال علوم اور مجاہدات کے ساتھ اسکو آراستہ کرو پھر دیکھو کہ اُسی وقت اسکی عقل کا آدم اور اسکی فضل کا نوح صفا الیقین کے پہاڑ پر ظاہر ہوگا اور

فضل کا موسٰے پہاڑ کے اوپر سے خطاب سنے گا کہ حب دنیا کی جو تی دل سے نکال
بے شک میں خدا ہوں پروردگار تمام عالمون کا
تیرے ہی اندر انبیار ہیں اگر تجہ کو عقل ہے اور تجہی سے فرشتے ہیں اگر تو
سمجہتا ہے قلب پروردگار کا مکان ہے اور یہی عرش جلال ہے اور اسی
میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہی رحمت کا جار نزول ہے پس جسوقت اسر
میں سے تیری بیماری کا داؤد ظاہر ہو تو اس کو جبریل عقل کے وعظ کے ساتہ
دفع کرتا کہ اسکی تخم سے تیری سلامتی کا سلیمان ظاہر ہو کر کسر نفس کے تخت
پر جلوہ افروز ہو کر شہوات کے دروازے بند کرے اور جنوں کو قید میں لائے
اور بلقیس نفس کا تخت حاضر کرے ای شخص افسوس ہے کہ تو حب شہوات
اور حب دنیا کے اندر پہنسا ہوا ہے تیری خواہش سے بڑہ کر کوی شیطان
ہنیں ہے تیری اطراف کے فرشتوں یعنے ہاتھوں پیروں وغیرہ کا سجدہ
تیرے نفس کے آدم یعنے روح کے واسطے ہے جو مقام قرب سے تیری جسم
خاکی تنگ وکثیف میں قید ہوی ہے۔
علمار کا اس بات پر اجماع ہے کہ بستر پر کتے کی تصویر کا ہونا مکان میں فرشتوں
کے نزول کو مانع ہوتا ہے اور حالانکہ تیرے بدن کے مکان میں دس کتے
موجود ہیں اس واسطے تجہ کو انکے دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور
وہ دس کتے یہ ہیں۔ حرص۔ امید۔ جہوٹ۔ بخل۔ لالچ۔ ریا۔ نفاق۔
حقد۔ حسد۔ تہمت۔ چغلخوری۔ پس یہ سب تیرے دشمن ہیں اور تو ان سے
غافل ہے تو انبیار علیہم السلام کے مناقب میں عیب لگانا چاہتا ہے
کیا تو نے ہنیں سنا کہ شارع علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے قیامت کے

روز بہت لوگ خنزیروں اور بندروں اور کتوں کی صورت پر حشر کیے جائیں گے اور
یہ صورت کا مسخ ہونا جہالت کے سبب سے ہے اور تجھکو اختیار ہے کہ چاہے فرشتہ
بنے یا شیطان بنے یہ سارا حصہ تیری ہمت پر موقوف ہوا اور جب تو کشف اسرار
کے ساتھ انتہا کمال چاہے تو جان لے کہ سراندیپ کا عصا سانپ بنجاتا ہی
اور اگر تجھ کو طلسمات کی ترکیبیں معلوم کرنی ہیں تو جابر بن حیان کی کتب کا
مطالعہ کر یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بہت بڑے خلیفہ تھے
اور جفر و کہانت میں اُنھوں نے کمال حاصل کیا تھا اور ان دو سانپوں کی
حکایت بھی تو نے سن لی ہے جو تخت سلیمانؑ کے محافظ تھے اور بلوقیا اور
عفان سیر کرتے ہوئے وہاں پہونچے تھے۔ اور جبکہ قرآن شریف نے تجھ سے
بیان کیا ہے کہ ذوالقرنین نے مطلع شمس سے مغرب تک سفر کیا تو بس چاہیے
کہ تیری ہمت عالی بھی مقائس علم کے ساتھ طبیعت کی ظلمت میں سفر کرے تا
کہ آفتاب یقین اُسپر روشن و تاباں ہو اور تو تمام زمین جسم کا مالک ہوجائے
اور دریائے طبیعت میں غوطے لگا کر جواہرات قدس حاصل کرے اور اگر تیری
قلب پر طبیعت کی سد قائم ہے تو غفلت کے یاجوج و ماجوج شہوتوں کی
بیل سے ظاہر ہونگے۔ کہف تیرا جسم ہے اور اصحاب اُس کے تیرا ایمان ہے
اور تیری حرص تیرا کتا ہے اور قلم ان سب باتوں کو لکھکر خشک ہوگیا ہے جو
قیامت تک ہونے والی ہیں۔

فصل

ہماری واسطے نبوت اور رسالت اور کرامت اور معجزات اور نارنجیات کو مرتبے
ہیں وہ نبی جو اپنی ذات کے واسطے تھے مثل حضرت یحییٰ اور خضر علیہما السلام کے

ہیں اور رسول وہ نبی ہیں جو احکام وحی کے ساتھہ دوسروں کو حکم کراتے ہیں۔ اور
معجزات وہ باتیں ہیں جو انبیاء سے خلاف عادت ظہور میں آئیں اور دوسرا کوئی
شخص انکو نہ کرسکتا ہو مثلاً قمر کا شق کرنا اور بھیڑیے سے باتیں کرنی اور درخت
اور جانوروں کا سجدہ کرنا وغیرہ ان کے اصول مقررہ اور اسرار انکے پوشیدہ ہیں
اور کرامات بھی مثل معجزات ہی کے ہیں بلکہ جس نبی کی امت سے کرامت ظاہر
ہوئی ہے یہ کرامت اُس نبی کا معجزہ ہے اور معجزہ کے ظاہر کرنے کا اور کرامت
کے پوشیدہ رکہنے کا حکم ہے اور کرامت اختیار اور بغیر اختیار دونوں حالتوں
میں پیدا ہوتی ہے۔ اور نیرنجات کا طریقہ مشہور ہے مثلاً پانی سے چراغ روشن
کرنا اور بغیر کسی کے اسکو دروازوں میں کردینا اور بعض لوگ ان میں ایسے ہیں
جو ایک دن کے تین رات دن بنا دیتے ہیں اور جیسے بے موسم کے پہلوں
کا موجود کرنا اور ہوا میں سونا چاندی دکہا دینا۔ اور روغن طلق بدن پر ملکر
آگ میں داخل ہونا ہندوستان میں بعض پتہر اور درخت ہیں کہ جب حیوان
انکو دیکھتا ہے تو بے اختیار سجدہ کرتا ہے اور یہ بات ممکن ہے کیونکہ جو شخص
یہ حیلہ کرتا ہے کہ رائی کے پانی میں گندش ملاکر اس میں رومال تر کرکے خشک
کرلیتا ہے اور پھر اسکو آنکھوں پر پہیر کر بغیر رونے کے آنسو نکالتا ہے تو
ایسے شخص پر جانور سے سجدہ کرانے کا حیلہ بھی مشکل نہ ہوگا

اور دفع زہر کے واسطے لوگ بہت سے حیلے کرتے ہیں چنانچہ قدری شہد
خام کے ساتھہ بندق ملاکر کہانا بچہو کے زہر کو بہت جلد آرام کرتا ہے اور
اسی طرح عقلی اور روغن زیت کو جوش دیکر بچہو کے مقام نیش زنی پر لگائیں
تو شفا ہوجاوے گی اور جب سرکہ کو جوش دیکر لگائیں بغیر ہاتھہ سے چہونے کے

تو تمام زہر کا اثر جوش لیگا۔ اور یاقوت کو اندر پیاس بجھانے کی عجیب خاصیت ہو اور
جادوگر اپنے جادو کے زور سے مینہ برساتے ہیں اور اپنے مکان سے تھوڑی دیر میں
بابل یا پہونچتے ہیں اور ہند میں ایسے لوگ ہیں جو آسمان پر منتر پڑھ کر پھونکتے ہیں
اور مینہ برسنے لگتا ہے اور بعض لوگ گرمی میں منتر پڑھتے ہیں اور بادل اُن کے
سر پر سایہ کرتا ہے اور تنور پر منتر دم کرتے ہیں تو وہ گرم نہیں ہوتا اور نہ ہنڈیا میں
جوش آتا ہے اور نہ کشتی حرکت کرتی ہے اور کتا خاموش ہوجاتا ہے۔ وادی حضرموت
میں غار سرخ کے پاس ایک چبوترہ پر بیری کا درخت ہو اور اسی کے سایہ میں حضرت
ہود علیہ السلام کا مزار ہے اس مزار کے پتھروں سے نگینے بنا کر انگوٹھی پر زہرہ اور مشتری
کے قران کیوقت جڑے جاتے ہیں اور پھر بوقت ضرورت جب اس انگوٹھی سے ہوا
کی طرف اشارہ کیا جائے تو اسقدر آندھی چلتی ہو کہ بغیر اسکے کہ تمام چیزوں کے اکھڑ
پڑینگے نہیں تھمتی

عرضکہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ نے نبوت اور سلطنت کے ساتھ رعیت کی اصلاح کی ہے
جیسے کہ بدن میں جبکوئی خلط فاسد ہوجاتی ہے تو اسکا ہیجان کم کرنے کیواسطے
فصد لیا کرتے ہیں پس اسی طرح مصالح احوال کیواسطے رسول کی ضرورت ہے سب
شہروں سے اشرف مکہ مکرمہ ہے کیونکہ اسی سے مؤید کا ظہور ہے اور اسی سبب سے
اسکو جذب قلوب کی تاثیر ہے اور پھر رسول کا مقام سکونت بھی متبرک ہے کیونکہ
انکی [illegible] دت کی برکت دونوں مقاموں کو شامل ہے جیسے کہ بادشاہوں کا سایہ
[illegible] ان سب پر شامل ہوتا ہے جو انکے دائرہ کے اندر ہوتے ہیں پھر ان دونوں
[illegible] کے بعد اور انبیا کے آثار و مقامات متبرک ہیں مثلاً قدس [illegible]
او[illegible] اکیہ اور عبادان اور جودی جہان آسمان سے وحی کا دروازہ کھلا ہے

ہے اور امیدوار کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور دعا کی جو بیں ایسی تاثیر ہے جیسے طلب باراں بیں انفاس کی تاثیر۔ اور نوح علیہ السلام کا سکان بہی تمام اجابت وحل مقاصد ہو۔ نیک بخت آدمی کا کلمہ باقی رہتا ہے اور صالحین کی برکتیں ہمیشہ قائم ہیں اور اس کے اندر راز صرف ان کا صدق اور دوگوں کا ان کے واسطے دعا کرنا اور رسولوں کے آثار کی پیروی کرنا ہے اپنی بلند ہمتوں کے ساتھ انبیا کے انوار سے اُنہوں نے فیض حاصل کیا پس اپنے مطلب کو پہونچ گئے حسن ظن دلوں کا مقناطیس ہے صفاء باطن اور اگلے بزرگوں کے درجے اسکے ساتھ جذب کیے جاتے ہیں

الحمد للہ علی ذالک کہ آج بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ اس کتاب مستطاب کے ترجمہ سے فراغت ہوئی

سید لسین علی حسن نظامی خواہرزادہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ
مترجم کتاب ہذا

الحکمت
اکسیر

ترجمہ اُردُو

کنوز الصحۃ و یواقیت المنحۃ

اب علم طب میں جدید اصول پر پہلے فرانسیسی زبان میں
یف ہوئی۔ پھر مقبولیت اور عمدگی کے سبب اسکا مصر کے
ہی ہسپتال کے سول سرجن کی زیر پرستی عربی میں ترجمہ ہوا +
اب ہماری معرفت اس کے نفع کو اپنے اہل وطن تک عام کرنے
ض سے اُردو میں ایک فاضل طبیب سے عمدہ اور بامحاورہ و
یس ترجمہ کرایا گیا ہے۔ جو زیر طبع ہے +
موم فوائد اور اعلےٰ تصنیف ہونیکے سبب یورپ کی دیگر
نوں میں بھی اسکے تراجم ہوچکے ہیں +

منیجر اے۔ آر۔ اینڈ کمپنی بازار سریانوالہ
لاہور